

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کی مہک مبارکہ
پر ایک تحقیقی مقالہ



ابن النبی المعطر

صلی اللہ علیہ وسلم



تالیف
ابوالحسن محمد رفیع قادری رحوی

الکبریا ناشر
بیلرز لاہور



نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کی مہک مبارکہ

پر ایک تحقیقی مقالہ

ابن النبی المعطر

صلی اللہ علیہ وسلم

تسکین القلوب، بعطر المحبوب

تالیف
ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

نیشنل پبلیشرز ۳۰ اردو پور لاہور

Ph: 37352022

اکبر پبلشرز

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)
 الصلوة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ
 وحلی النین واصحابین یا حبیب اللہ

نام کتاب کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
مؤلف ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی
	(فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)
نظر ثانی و پروف ریڈنگ محقق اہلسنت علامہ قصیر شہزاد قادری
	(فاضل و مدرس و نائب مفتی جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات)
کمپوزنگ محمد نفیس قادری رضوی
صفحات	200
تعداد	600
اشاعت اپریل 2016ء
ناشر محمد اکبر قادری
قیمت 160/- روپے

ناشر
 اکبر اکبر پبلشرز
 لاہور

فہرست مضامین

۱۲	حمد باری تعالیٰ
۱۳	نعت رسول مقبول ﷺ
۱۵	نذرانہ عقیدت
۱۵	انتساب
۱۶	ہدیہ تشکر
۱۷	تقریظ نمبر: 1
۲۱	تقریظ نمبر: 2
۲۳	دل کی آواز
۲۷	مقدمہ
۳۱	نبی کریم ﷺ کی پیدائش اور مہک
۳۲	حدیث نمبر: 1
۳۳	شرح
۳۵	حدیث نمبر: 2
۳۶	شرح
۳۷	حدیث نمبر: 3
۳۸	شرح

۳۹	حدیث نمبر: 4
۳۹	وہ نرم و ملائم مہکتا ہوا پھول
۳۹	شرح
۴۰	رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی مہک
۴۲	حدیث نمبر: 5
۴۲	نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کی مہک
۴۲	حدیث نمبر: 6
۴۳	حدیث نمبر: 7
۴۳	حدیث نمبر: 8
۴۴	شرح
۴۵	عنبر کی تعریف
۴۵	مشک کی تعریف
۴۶	حدیث نمبر: 9
۴۷	شرح
۴۷	حدیث نمبر: 10
۴۸	حدیث نمبر: 11
۴۸	حدیث نمبر: 12
۴۹	شرح
۵۰	حدیث نمبر: 13
۵۰	شرح

- ۵۳ _____ حدیث نمبر: 14
- ۵۳ _____ شرح
- ۵۵ _____ حدیث نمبر: 15
- ۵۵ _____ حضور اکرم ﷺ کے دہن اور لعابِ دہن کی مہک
- ۵۵ _____ حدیث نمبر: 16
- ۵۶ _____ شرح
- ۵۷ _____ حدیث نمبر: 17
- ۵۷ _____ شرح
- ۵۸ _____ حضور اکرم ﷺ کا لعابِ دہن
- ۵۹ _____ حدیث نمبر: 18
- ۵۹ _____ حدیث نمبر: 19
- ۶۱ _____ حدیث نمبر: 20
- ۶۱ _____ شرح
- ۶۳ _____ حدیث نمبر: 21
- ۶۳ _____ رسول اللہ ﷺ کی بغل مبارک کی مہک
- ۶۴ _____ شرح
- ۶۸ _____ نبی اکرم ﷺ کی بغلیں
- ۶۸ _____ نبی اکرم ﷺ کے مقدس ہاتھوں کا خوشبودار ہونا
- ۶۸ _____ حدیث نمبر: 22
- ۶۹ _____ شرح

ضروری بات	۷۰
حدیث نمبر: 23	۷۰
شرح	۷۱
نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس	۷۱
حدیث نمبر: 24	۷۲
شرح	۷۲
حدیث نمبر: 25	۷۳
شرح	۷۴
رحمت عالم کی بچوں سے محبت	۷۴
تربیت اولاد	۸۰
حدیث نمبر: 26	۸۳
شرح	۸۳
حدیث نمبر: 27	۸۴
حدیث نمبر: 28	۸۴
شرح	۸۵
انتہائی ضروری بات	۸۵
حدیث نمبر: 29	۸۶
حدیث نمبر: 30	۸۷
حدیث نمبر: 31	۸۷
حدیث نمبر: 32	۸۷

۸۷	شرح
۸۸	معجزات دست نبوی ﷺ
۹۵	حدیث نمبر: 33
۹۵	کمال حسن حضور ﷺ
۹۶	شرح
۹۶	سراقہ قدس
۹۷	جبیں مقدس
۹۸	ابر و مبارک اور بھویں
۹۹	نبی اکرم ﷺ کی چشمان مبارک
۱۰۳	روشن رخسار
۱۰۴	بینی پر نور
۱۰۵	دہن مبارک
۱۰۵	کمال حسن حضور ﷺ
۱۰۷	ریش مبارک
۱۰۸	گردن مبارک
۱۰۹	رنگت مبارک
۱۱۱	نبی اکرم ﷺ کا سینہ اور بطن اقدس
۱۱۳	حدیث نمبر: 34
۱۱۳	حضور ﷺ کے پسینے کی مہک
۱۱۴	حدیث نمبر: 35

۱۱۵	حدیث نمبر: 36
۱۱۵	حدیث نمبر: 37
۱۱۶	حدیث نمبر: 38
۱۱۷	حدیث نمبر: 39
۱۱۷	شرح
۱۱۹	حدیث نمبر: 40
۱۲۰	شرح
۱۲۱	حدیث نمبر: 41
۱۲۲	حدیث نمبر: 42
۱۲۳	شرح
۱۲۳	شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات
۱۲۴	حدیث نمبر: 43
۱۲۵	حدیث نمبر: 44
۱۲۵	حدیث نمبر: 45
۱۲۶	حدیث نمبر: 46
۱۲۷	حدیث نمبر: 47
۱۲۷	رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی برکت سے راستوں کا مہکنا
۱۲۸	حدیث نمبر: 48
۱۲۹	حدیث نمبر: 49
۱۲۹	شرح

- ۱۳۱ _____ وہ قدم مبارک جوتا ج عرش بنے
- ۱۳۲ _____ حدیث نمبر: 50
- ۱۳۳ _____ نبی اکرم ﷺ کے بول، غائط، اور خون مبارک کی مہک اور برکت
- ۱۳۴ _____ حدیث نمبر: 51
- ۱۳۴ _____ حدیث نمبر: 52
- ۱۳۵ _____ حدیث نمبر: 53
- ۱۳۶ _____ حدیث نمبر: 54
- ۱۳۷ _____ شرح
- ۱۳۸ _____ حدیث نمبر: 55
- ۱۳۹ _____ طہارت فضلاتِ نبی کریم ﷺ
- ۱۴۰ _____ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور طہارت فضلاتِ انبیاء علیہم السلام
- ۱۴۱ _____ نکتہ مفیدہ
- ۱۴۲ _____ آپ نے جن پتھروں کو استعمال کیا ان سے خوشبو آتی
- ۱۴۳ _____ حدیث نمبر: 56
- ۱۴۵ _____ حدیث نمبر: 57
- ۱۴۵ _____ شرح
- ۱۴۶ _____ چلا گیا وہ پھول مہک پھر بھی آتی ہے
- ۱۴۶ _____ حدیث نمبر: 58
- ۱۴۷ _____ شرح
- ۱۴۷ _____ حدیث نمبر: 59

۱۴۸	شرح
۱۴۹	حدیث نمبر: 60
۱۴۹	حدیث نمبر: 61
۱۵۰	حدیث نمبر: 62
۱۵۱	شرح
۱۵۲	حاضری روضہ اقدس
۱۵۴	تھے مہکتے انکی سواری کے جانور بھی
۱۵۴	حدیث نمبر: 63
۱۵۵	شرح
۱۵۷	خوشبو کے متعلق فقہی مسائل
۱۵۸	خوشبو سے محبت نبوی ﷺ
۱۶۰	نبی اکرم ﷺ کا خوشبو استعمال کرنا
۱۶۲	مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق
۱۶۵	بطور علاج مرد کا رنگ والی خوشبودار دواء استعمال کرنا
۱۶۶	جمعہ کے دن نہانا اور خوشبولگانا
۱۶۹	حالت روزہ میں خوشبو کا استعمال
۱۶۹	عید کے دن خوشبولگانا
۱۶۹	حج عمرہ کرنے والے کے لیے بحالت احرام خوشبولگانا
۱۷۷	میت کے متعلق خوشبو کے احکام
۱۷۹	الکوحل آمیز پر فیومز اور علمائے کرام کے فتاویٰ جات

۱۸۰	الکحل کی تاریخ
۱۸۰	الکحل کی خصوصیات
۱۸۱	الکحل کی پہچان
۱۸۲	الکحل کا استعمال
۱۸۳	فتویٰ نمبر: ۱۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد اشرف القادری مدظلہ العالی
۱۸۴	فتویٰ نمبر: ۲۔ صاحبزادہ مفتی محمد عثمان افضل قادری مدظلہ العالی
۱۸۴	فتویٰ نمبر: ۳۔ دارالافتاء اہلسنت دعوتِ اسلامی
۱۸۵	فتویٰ نمبر: ۴۔ علامہ غلام رسول سعیدی علیہ الرحمۃ
۱۸۵	الکحل اور اسپرٹ کی تحقیق
۱۸۷	پرفیوم کا حکم
۱۸۸	فتویٰ نمبر: ۵۔ مفتیانِ مجلس شرعی مبارک پور انڈیا
۱۸۸	الکحل کی لفظی تشریح
۱۸۹	الکحل آمیز اشیاء کا استعمال
۱۸۹	پرفیوم کا حکم
۱۹۰	فتویٰ نمبر: ۶۔ مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ وغیرہ
۱۹۳	فتویٰ نمبر: ۷۔ دارالافتاء اہلسنت دعوتِ اسلامی
۱۹۴	فتویٰ نمبر: ۸۔ مفتی محمد اکمل قادری عطاری مدظلہ العالی
۱۹۵	عرض مصنف
۱۹۶	ماخذ و مراجع

حمدِ باری تعالیٰ

ہے پاک مرتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
 کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا
 افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں
 حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا
 اس بے کسی میں دلِ دمرے ٹیک لگ گئی
 شہرہ سنا جو رحمۃ بیکس نواز کا
 تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
 دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا
 بندے پہ تیرے نفسِ لعین ہو گیا محیط
 اللہ کر علاج مری حرص و آرز کا
 کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
 بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ)

نعتِ رسول مقبول

(۱) جِسْمُكَ مُعْطَرٌ وَمَنْبَعُ الْأَنْوَارِ

وَلَطِيفٌ وَنَظِيفٌ يَا سَيِّدَ الْأَبْرَارِ

اے نیک لوگوں! کے سردار صَلَّیْہِ وَسَلَّم آپ صَلَّیْہِ وَسَلَّم کا جسم مبارک خوشبو دار، ملائم، صاف ستھرا، اور انوار کا سرچشمہ ہے۔

(۲) صَلِّ وَسَلِّمْ يَا رَبِّ بِلَا مِقْدَارِ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْأَطْهَارِ

اے میرے رب تعالیٰ! تُو نبی اکرم صَلَّیْہِ وَسَلَّم، آپ صَلَّیْہِ وَسَلَّم کی پاک آل و اصحاب پر بے حد رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

(۳) فِذَاكَ قَلْبِي وَرُوحِي إِذْ تَمُرُّ

تَعْطَرُ الطَّرِيقَ كَمَا فِي الْأَنْحَارِ

یا رسول اللہ صَلَّیْہِ وَسَلَّم! میرا دل اور روح آپ صَلَّیْہِ وَسَلَّم پر قربان ہوں جب آپ صَلَّیْہِ وَسَلَّم چلتے ہیں تو راستے مہک جاتے ہیں، جیسا کہ آثار میں وارد ہے۔

(۴) حَلَى رِيقِكَ مُرًّا وَخَلِيجًا

وَمَاءَ الْأَنْحَارِ وَالْأَنْهَارِ وَالْبَحَارِ

اے اللہ کے پیارے حبیب ﷺ! آپ ﷺ کا لعابِ دہن نے کڑوے، ترش، اور کنوؤں، دریاؤں، اور نہروں کے پانی کو میٹھا کیا۔

(۵) مَا أَحْسَنَ عَرْقُكَ طِيبًا وَرِيحًا

دَلَّكَ الصَّحَابَةُ عَلَى أَجْسَامِ الْأَخْيَارِ

آپ ﷺ کا پسینہ مبارک خوشبو اور مہک میں کتنا ہی عمدہ ہے کہ جس کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے بہترین جسموں پر بطور عطر لگاتے ہیں۔

(۶) لَيْتَ يَدُكَ مَاسٌ وَجْهِي وَصَدْرِي

وَنَقَى عَنْهُمَا مَا مِنَ الْإِثْمِ وَالْغُبَارِ

اے اللہ کے پیارے محبوب ﷺ! کاش آپ ﷺ کا دستِ اقدس میرے چہرے اور سینے کو چھو کر ان سے گناہوں اور خطاؤں کے غبار کو صاف کر دے۔

(۷) طِبُّ حَيَوَةِ النَّاعِمِ وَاجْعَلْهُ نَاعِمًا

أَنْتَ مَالِكٌ ذِي الْفَضْلِ وَالْإِخْتِيَارِ

یا رسول اللہ ﷺ! ناعم کی دنیاوی و اخروی زندگی کو بہتر فرما کر اُس کو حقیقتاً خوشگوار فرمائیں کیونکہ آپ ﷺ (بفضل خدا اللہ تعالیٰ) افضل اور مالک و مختار ہے۔

(ہدیہ عقیدت: ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی)

نوٹ: میں شاعر نہیں ہوں بلکہ میرا تو شاعری سے دور کا تعلق بھی نہیں صرف اور صرف میں نے

اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی بارگاہ میں نظم کے طور پر آپ ﷺ کی تعریف و توصیف کی ہے، ابوالاحمد غفرلہ،



نذرانہ عقیدت

☆☆☆

گلشن رسالت کے اُس مہکتے ہوئے پھول (حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کی بارگاہِ بلند و بالا میں جسکی مہک سے دو جہاں کے گلشن مہک رہے ہیں۔

☆☆☆

انتساب

گلشنِ عشق و محبت کے اُن مہکتے ہوئے تمام پھولوں کے نام جنہوں نے ناموس رسالت کی خاطر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے بالخصوص

شہید ناموس رسالت حضرت غازی

ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ

کے نام جن کے جذبہ ایمانی سے اہل اسلام کو مزید تروتازگی اور نگہت حاصل ہوئی

اور

اپنے والدین کے نام جنکی شب و روز دعاؤں سے بندہ فقیر الی اللہ و رسولہ اس قابل

ہوا۔

”گر قبول افتد زہے عز و شرف“

(ابوالاحمد غفرلہ)

☆ ہدیہ تشکر ☆

میں اپنے جمیع اساتذہ کرام کا مشکور ہوں جنکی بے لوث محنت اور تربیت سے میں دین اسلام کی دربار، خوشبوؤں سے بہرہ ور ہو رہا ہوں۔ بالخصوص اپنے روحانی والد و مربی، مجاہد ملت اسلامیہ، جرنیل اہلسنت حضرت صاحبزادہ پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ کا مشکور ہوں جنہوں نے اپنے علم کے عطر سے مجھے معطر کیا۔

اور اپنے استاذی مکرم محقق اہلسنت حضرت علامہ قیصر شہزاد قادری صاحب کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی پروف ریڈنگ کر کے کتاب کی زیب و زینت میں حد درجہ اضافہ کیا۔ علاوہ ازیں میں اپنے تمام معاونین اور دوست احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کسی طرح بھی میرے ساتھ تعاون فرماتے رہے۔

(ابوالاحمد محمد نعیم قلعہ دی رضوی غفرلہ)

☆ تقریظِ جلیل ☆

استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا محمد صفدر منیر قادری مدظلہ العالی
﴿فاضل و مدرس و جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراٹھیاں شریف گجرات﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي هدانا الى طريق الحق اهل السنة
والجماعة بفضله العظيم والصلوة والسلام على عبده و
نبيه ورسوله ونوره ومنبع جوده ومظهر صفاته ومالك
ملكه وعالم اسراره وزينت فرشه ومكين عرشه وقاسم
رزقه الذي كان لعلی خلق عظیم وعلی الہ وعترة و
اولاده وازواجه وبناته وذرياته وخلفائه واصحابه و
اولياء ملته وعلماء اهل سنته وسائر امتہ الداعين الى
صراط مستقيم.

اما بعد:

اللہ جلّ جلالہ و عمّ نوالہ و اعظم شانہ و اتمّ برہانہ کی حمد و ثناء
اور حضور پر نور، شافع یوم النشور، عالم ما کان و ما یکون، دستگیر جہاں،

غمگسارِ زماں، سیدِ سروراں، مالکِ انس و جاں، سیدِ المبلغین، رحمۃ
للعلمین، نبیِ رحمت، شفیعِ اُمت، قاسمِ نعمت، حسنِ و اخلاق کے پیکر، نبیوں
کے تاجور، محبوبِ ربِ اکبر، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ سینہ، باعثِ
نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے
مالک و مختار، حبیبِ پرودگار، نبیِ مکرم، نورِ مجسم، رسولِ اکرم، شاہِ آدم و بنی
آدم، تجدارِ رسالت، شہشاہِ نبوت، مخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و
شرافت، محبوبِ ربِ العزت، محسنِ انسانیت، حضورِ نبیِ پاک، صاحبِ
لولاک، سیاحِ افلاک، شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال، دافعِ رنج و
ملاں، صاحبِ جود و نوال، رسولِ بے مثل و مثال، بی بی آمنہ سلام اللہ علیہا
کے لال، پرورد و سلام پیش کرنے کے بعد۔

میں بندۂ ناچیز اپنے شاگردِ رشید، ہر دلعزیز، قابلِ تسکین، لائقِ صدِ تحریم و تکریم،
علامہ ابولاحد محمد نعیم قادری رضوی صاحب کی تصنیف ”تسکین القلوب بعطر
المحبوب“ کے بارے چند الفاظ لکھنے کی جسارت اس شعر سے کرتا ہوں کہ۔

اک بار وہ جدھر سے گزرے ہیں نصیر

ہزار بار اُدھر سے بہار گزری ہے

مولانا نے یہ کتاب خالصتاً محبتِ رسول ﷺ کا اظہار کرتے ہوئے تصنیف
فرمائی ہے۔ پڑھنے والا خود محسوس کریگا کہ اس میں سرورِ کونین ﷺ کی پیاری پیاری
خوشبو مبارک کا تذکرہ محبت بھرے انداز سے ہی کیا گیا ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ گذشتہ صدیوں سے لے کر آج تک لوگ سید

عالم مَلِکُ الْعِلْمِ کی زندگی کے ہر پہلو کو اپنی علمی استطاعت کے مطابق احاطہ تحریر میں لا رہے ہیں۔ مولانا نے بھی اسی بات کے پیش نظر یہ کتاب تصنیف کی ہے۔

مولانا نے اپنی تصنیف میں قرآن و حدیث سے مہک رسول مَلِکُ الْعِلْمِ کے 63 واقعات کو قلمبند کیا۔ اور عقائد اہل سنت کی ترجمانی کرتے ہوئے عقائد باطلہ کی بہت مہذب اور مضبوط دلائل سے تردید فرمائی ہے۔ اور آخر میں متقدمین اور متاخرین کے الکوحل والی پرفیوم کے متعلق فتاویٰ و اجات بھی نقل کیے ہیں۔ عربی عبارات کو ترجمہ اور کثیر کتب مفید کے حوالہ جات سے مزین کیا ہے۔

فاضل موصوف بے شمار خوبیوں کے حامل ہیں۔ عربی اور اردو میں حمد، نعت اور منقبت خود ہی بیان کرتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی آپ فی سبیل اللہ تدریس فرما رہے ہیں۔ آپ کی ذہانت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ الشہادۃ العالمیہ (ایم اے) کا امتحان اے گریڈ (ممتاز مع الشرف) کے ساتھ پاس کیا اور گجرات میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے جامعہ کی عزت اور کارگردگی میں اضافہ کیا اور اپنے تمام اساتذہ کا سر فخر سے بلند کر دیا اور سراجی جیسی مشکل ترین کتاب میں 99/100 نمبر حاصل کر کے بتا دیا کہ میں آنے والے دور میں دین متین کی خدمت کو بحوبی انجام دوں گا۔ (انشاء اللہ)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی رہی

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

میری بارگاہِ رب العزت میں دعا ہے کہ فاضل موصوف کو اپنی تائید و نصرت اور

رسول اللہ مَلِکُ الْعِلْمِ کی خاص توجہ عطا فرمائے اور صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین و

فقہائے مکرمین اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہم الرحمۃ کے عقائد و نظریات کے مطابق رسول اللہ ﷺ کی عظمت بیان کرنے کی توفیق بخشے۔

مولانا کے ہاتھ میں جو قلم ہے اس کا سلسلہ فیضان پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری مدظلہ العالی کے وسیلہ سے حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی اور اعلیٰ حضرت بریلوی علیہما الرحمۃ سے ہوتا ہوا مدینہ منورہ سے ملاتا ہے۔ اللہ کے فضل سے یہ قلم عشقِ مصطفیٰ ﷺ میں سرشار رہے، اس سے عدو نبی ﷺ کے سینہ میں غار رہے، عشاقِ رسول ﷺ کے سینہ میں بہار رہے، اور گلستانِ نیک آباد کی تازہ علمی آبشار رہے آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔

فیضانِ جرأت و بہادری

تحریر: علامہ محمد صفدر منیر قادری

﴿فاضل و مدرس جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات﴾

تقریظ جلیل

حضرت علامہ ایاز اختر نعیمی مدظلہ العالی

(فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ! گزشتہ روز مولانا محمد نعیم قادری صاحب کی کتاب ”تسکین القلوب بعطر المحبوب“ نظروں سے گزری۔ صفحہ اول پر نظر پڑتے ہی دل کو سکون آ گیا۔ اس کے بارے تاثرات بیان کرنے لگا تو مولانا روم کا یہ شعر یاد آ گیا کہ

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

ہماری کیا اوقات کہ ہم اس مقدس ہستی کے بارے میں کچھ بیان کر سکیں۔ وہ کمال کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ بس ان کے غلاموں میں اپنا نام لکھوانے کے لیے یہ چند الفاظ پیش خدمت کیے ہیں۔

مولانا موصوف نے اپنی اس کتاب میں ایک اچھوتے موضوع کا انتخاب کیا ہے۔ اور قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے مدلل کلام سے اسے مزین کیا ہے۔ اس کتاب کے ہر لفظ میں محبت کا پہلو نمایاں ہے۔ قاری اس کے مطالعہ کے دوران خود کو عشق رسالت ﷺ میں ڈوبا ہوا اور خوشبوئے مصطفیٰ ﷺ سے مہکتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ اور مدینہ شریف کی ٹھنڈی ہوا کے احساس سے لبریز جھونکے محسوس کیے بغیر نہیں

رہ سکتا۔ قاری اپنے آپ کو مدینے کی گلیوں کا مسافر خیال کرنے لگتا ہے۔ اور پھر اس مقدس وادی میں ایسا گم ہو جاتا ہے کہ واپس آنے کے خیال سے بھی کوسوں دور ہو جاتا ہے۔ مولانا موصوف نے حب رسالت ﷺ میں مگن ہو کر اپنے الفاظ کو پھولوں کی لڑی کی صورت میں پرو کر ایسے ہار بنا دیئے ہیں۔ جن کی خوشبو سے قاری کا ذہن عطر محبوب ﷺ سے معطر ہو جاتا ہے۔ اللہ رب العزت! حضور سرور کونین دلوں کے چین ﷺ کے صدقے مصنف کے علم و عمل میں اضافہ فرمائے، اور ہمیں اور انہیں محبت رسول ﷺ کے جذبے سے مزید سرشار فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

خاکسارِ درِ مصطفیٰ ﷺ

ایاز اختر نعیمی

فاضل جامعہ نعیمیہ لاہور

بانی نعیم العرفان اسلامک انسٹی ٹیوٹ

مکرات

دل کی آواز

بہار کا موسم تھا میں اپنے مدرسے میں آیا تو میری نظر مدرسے میں موجود باغیچے کے گلاب کے ایک پھول پر پڑی جو ابھی تازہ تازہ ہی کھلا ہوا تھا۔ چونکہ صبح کا وقت تھا اس لیے اس پر کچھ شبنم کے قطرے بھی موجود تھے، جب میں نے اس کو ہاتھ لگایا تو اس کی مجھے ٹھنڈک محسوس ہوئی، تو میری توجہ یک دم اُن احادیث کی طرف چلی گئی جن میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم جب کبھی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک پکڑتے تو ہمیں آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک برف کی طرح ٹھنڈے اور خوشبودار محسوس ہوتے تھے۔

تو میرے ذہن میں خیال آیا کہ حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کو مس کرنے کی ٹھنڈک اور خوشبو اسی پھول کی طرح ہوگی جو مہک بھی رہا ہے اور شبنم کی وجہ سے ٹھنڈا بھی ہے۔ پھر اچانک میرے دل نے میرے اس ذہن کو جواب دیا کہ کہاں وہ ہستی کہ کڑور ہاگلشن مل کر بھی اس کی مہک کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور کہاں یہ تنہا اور چھوٹا سا ایک پھول۔؟

لیکن میری ایک بات سے آپ بھی میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ یہ پھول، کلیاں، چمن، مہک، لہک چمک، دمک، صبح کے وقت کی وہ بھینی، بھینی ہوا جو کسی باغیچے یا گلستان سے گزرتی ہے اور اس کی پیاری پیاری دل کو خندہ کر دینے والی خوشبو، یہ

زمین، آسمان، یہ، فلک، ملک، سب کچھ حتیٰ کہ فردوسِ جتناں جس کی مہک اور حسن کی مثال اس دنیا میں نہیں ملتی سب کچھ صرف میرے ہی محبوب ﷺ کے توسل اور صدقہ سے ہیں۔

تو آپ اس بات سے بھی اتفاق کر لیں کہ ان پھولوں میں میرے ہی محبوب ﷺ کی خوشبو مہک رہی ہے، یہ کلیاں میرے ہی محبوب ﷺ کے جسم کی ملائمت کی وجہ سے نرم و گداز ہیں۔

یہ چمنوں اور گلستانوں کی تروتازگی میرے ہی محبوب ﷺ کے جو بن و شباب کی سخاوت ہے، یہ عطروں کی مہک و لہک میرے ہی محبوب ﷺ کی صباحت اور حسنِ گلو و سوز کی دی ہوئی بھیک ہے۔

یہ گلشن سے گزرنے والی ہوا جو پھولوں اور پھلوں کی خوشبو سے مہکتی ہوئی چلتی ہے وہ میرے ہی محبوب ﷺ کی سانسوں کا صدقہ ہے۔

آسمان کی بلندی میرے ہی محبوب ﷺ کی رفعت، یہ فرشتوں کی نورانیت میرے ہی محبوب ﷺ کے نور، اور یہ حوروں کا حسن و جمال میرے ہی محبوب ﷺ کے روحِ تاباں کے طفیل ہے۔

گلستانوں میں بلبلیں اور کونکلیں اپنی پیاری پیاری اور دل نشین آواز کے ساتھ میرے ہی محبوب ﷺ کے نغمے گاتی ہیں۔

یہ پہاڑوں سے ہو کر آنے والے بیٹھے اور ٹھنڈے پانی کے خوبصورت چشمے اُن کنوؤں پر رشک کرتے ہیں جن میں میرے محبوب ﷺ نے اپنا لعابِ دہن ڈال کر میٹھا اور عطر فشاں کیا۔

یہ کہسار اور بڑے بڑے پہاڑ اُن پتھروں پر جان فدا کرتے ہیں جن کو میرے محبوب ﷺ نے اپنے قدموں تلے روندنا۔

وہ راہیں جن کے دائیں بائیں پھول اور کلیاں مہکتی ہیں اور جن پر رنگین اور حسین تتلیاں طواف کرتی ہیں اور وہ راہیں جو مشامِ جاں کو خندہ کرتی ہیں میرے محبوب ﷺ کے مہکتے ہوئے راستے اُن راہوں کے لیے مسیحا جاں ہیں۔

بلبل اور کوئل کو ترنم و سوز میرے ہی محبوب ﷺ کی مدح سرائی کے لیے دیا گیا

ہے۔

اے وہ لوگو! جو حسن طلب اور جمال کے شیدائی ہو آؤ میرے محبوب ﷺ پر شیدا ہو جاؤ جن کے حسن پر حضرت یوسف علیہ السلام بھی رشک کرتے ہیں۔

اے وہ لوگو! جن کو دنیا نے جفا کے زہر سے ڈسا ہے اور جو دنیا کی خام خیالی کے مرض میں مبتلا ہو آؤ میرے محبوب ﷺ کی ہمیشہ رہنے والی وفاء سے شفاء پاؤ۔

اے وہ لوگو! جو میٹھی میٹھی باتوں اور حسین آواز اور بہترین خصال سے محبت کرتے ہو آؤ میرے محبوب ﷺ کی زبان اور لبوں کی مٹھاس پر قربان ہو جاؤ جن کی آواز کی عظمت کا جھنڈا حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے بھی بلند ہے

اے وہ لوگو جو کسی سے کسی احسان کی وجہ سے عقیدت رکھتے ہو میرے محبوب ﷺ کے قدموں پر جان نثار کرو جن کو محسن کائنات کا لقب دیا گیا۔

اے رشحاتِ قلم کے میدان کے شہسوار آؤ میرے محبوب ﷺ کے حسن جمال کی داستانیں تحریر کر کے اپنے اقلام کو سرخرو کرو۔

اے لوگو آؤ اس ہستی سے محبت کرو جس کی محبت تم پر فرض ہے اس ہستی سے پیار

کرو جو کچھ لیتی نہیں فقط دیتی ہے اس رسول ﷺ سے عشق کرو جو تم کو کبھی نہ بھولے آؤ
آؤ میرے محبوب ﷺ سے سچی محبت کر کے دنیا اور دین کی برکات حاصل کر لو وقت
گزر نہ جائے کہیں وقت اجل آنے جائے آؤ آج ہی اس نبی ﷺ سے محبت کر لو جو قبر
میں بھی تم کو تنہا نہ چھوڑیں گے۔

وہ قبر جہاں تمہارے مجازی محبوب تم کو چھوڑ دیں گے جہاں خونی رشتے منہ موڑ
لیں گے جہاں ماں باپ کی الفت دور دور تک نہ ہوگی، جہاں جگری دوست اپنے
ہاتھوں سے مٹی ڈالیں گے، جہاں بیٹے بھی مدد نہ کریں گے۔

اگر وہاں کا کوئی ساتھی وہاں کا کوئی غمگسار تم کو چاہیے تو اپنی زندگی ختم ہونے سے
پہلے اس کو پالو اس سے محبت کر کے اس کی نگاہوں میں سرخروئی حاصل کر لو۔

زندگی نے نہ کبھی کسی سے وفا کی نہ کرے گی کب وقت واپس جائے؟ کچھ معلوم
تو نہیں، آؤ آج سے ہی اور ابھی سے ہی پختہ عہد کریں کہ ہم اس محبوب ﷺ سے محبت
کرتے ہیں جو محبت اور وفا کا سرچشمہ ہیں، جو ہم کو کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے
اور ہاں صرف محبت کا دعویٰ نہ کریں بلکہ محبت کا حق بھی ادا کریں یعنی عمل کے
میدان میں بھی اعلیٰ شہسوار بن جائیں، سراپائے نیل مرام بن جائیں اللہ تعالیٰ مجھے
اور آپ کو اپنے محبوب ﷺ سے صحیح معنوں میں عشق و محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے
اور ہمارے عشق میں مزید وسعتیں عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد گجرات

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور بارگاہ رسالت میں ہدیہ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کے

بعد۔

نبی اکرم ﷺ کی جتنی بھی تعریف و توصیف کی جائے کم ہے کیونکہ آپ گلشن وحدت کے وہ پھول ہیں جس کی رنگت بھی نرالی اور ممتنع النظیر اور مہک بھی بے مثل و مثیل ہے۔ آپ ﷺ سے ہی تمام کائنات کے گل و گلشن مہک رہے ہیں اور آپ ﷺ ہی کی مہک اس تمام کائنات میں پائی جاتی ہے۔ اور آپ ﷺ کی مہک کی بات کیسے بیان ہو سکتی ہے اور کون بیان کر سکتا ہے؟ کیونکہ آپ ﷺ کا ہر عضو اور آپ ﷺ سے مس ہونے والی ہر چیز حتیٰ کہ آپ ﷺ کے ساتھ جس کی نسبت ہو گئی وہ بھی ایسی مہک رکھتی ہے کہ دنیا کی کوئی بھی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ایک جگہ جنت کی شراب کی صفت بیان فرماتے

ہوئے ارشاد فرمایا۔

”حَتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ“

(المصمیں ۸۳، ۲۶)

اس (شراب) کی مہر مٹھک (کستوری) پر ہے اور اسی پر چاہیے کہ للچائیں
للچانے والے۔

اور دوسری جگہ یوں ارشاد فرمایا۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا“

(النور ۷۶: ۵)

بیشک نیک پئیں گے اس جام میں سے جس کی ملونی کافور ہے۔

ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ جنت کی شراب کی صفات بیان فرمائیں کہ ان میں سے مُشک (کستوری) اور کافور کی مہک اور ذائقہ ہوگا۔ اور اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ جنت اور اس کی تمام تر نعمتیں حضور ﷺ کے نور سے بنی ہیں جیسا کہ خود نبی اکرم ﷺ نے ایک صحیح الاسناد حدیث میں ارشاد فرمایا۔

”والجنة وما فيها من النعيم من نوري“

اور جنت اور جو اس میں نعمتیں ہیں (وہ بھی) میرے (محمد المصطفیٰ ﷺ) نور سے ہیں۔

حوالہ: (النور المفعود من النعماء الاول من المصنف، ادارہ اہل سنت و جماعت، لاہور، 2005ء، ص ۶۵)

معلوم ہوا کہ جس مشک اور کافور کا ذکر قرآن میں ہوا وہ میرے ہی نبی ﷺ کے نور کی مہک ہے۔ اور اس تاویل سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی خوشبو کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ تو جیسے جنت کی مہک ہمیشہ رہنے والی ہے ایسے ہی ہمارے آقا ﷺ کی مہک کو بھی دوام ہی دوام ہے۔ اور حضور ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر چیز ہی خوشبو میں بکھیرتی ہے۔

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

أنه صلى الله تعالى عليه وسلم لم يكن منه شيء يكره ولا

غیر طیب“

کہ نبی اکرم ﷺ کی کوئی چیز ایسی نہیں جو ناپسندیدہ اور خوشبو والی نہ ہو،
(یعنی نبی اکرم ﷺ کی ہر چیز ہی محبوب ہے اور اس سے خوشبو مہکتی ہے)

حوالہ: (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلیٰ حل و عر، الباب الثانی فی

تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه، ج ۱، ص ۱۶۹)

نبی اکرم ﷺ کی جسم کی مہک پر پہلے بھی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے لیکن
اُردو میں اس پر کوئی خاص کام نہیں ہوا تو میں نے مناسب سمجھا کہ نبی اکرم ﷺ کے
جسم مبارک کی مہک پر کچھ لکھا جائے اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی اور میں نے یہ کام بفضل
خدا انجام دیا۔ میں نے شروع میں ارادہ کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک کہ
مہک پر چالیس احادیث جمع کر کے اربعین کی شکل میں کتاب کو شائع کیا جائے۔ لیکن
جب کام شروع کیا تو حضور ﷺ کی مہک میں آنے والی احادیث چالیس سے زیادہ
ہو گئیں اور یہ یقیناً نبی اکرم ﷺ کی صفت غیر متناہیہ کی وجہ سے ہوا پھر میں نے اپنا
ارادہ بدل کر حضور ﷺ کی ظاہری زندگی کی نسبت سے تریسٹھ احادیث لکھنے کا ارادہ کیا
لیکن پھر بھی وہی بات کہ نبی اکرم ﷺ کی مہک اور زیادہ میسر ہوئی اور احادیث
تریسٹھ سے بھی زیادہ ہو گئیں۔ پھر اس بارے میں میں نے اپنے اُستادی مکرم اور برادر
اکبر محترم محمد نفیس قادری رضوی صاحب سے مشورہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ نے جو
احادیث جمع کی ہیں ان کی شرح بھی کریں تو میں نے اُن سے کہا کہ حدیث مبارک کی
شرح میں نہیں کر سکتا کیونکہ یہ بہت بڑا کام ہے۔ لیکن آپ نے پُر زور تاکید فرمائی کہ
شرح ضرور ہونی چاہیے اور جو احادیث تریسٹھ سے تجاوز کر گئی ہیں ان کو شرح کے اندر
نقل کرنا چاہیے۔ آپ کے اشد اصرار کی بنا پر بندہ فقیر الی اللہ و رسولہ، نے اپنے کم علمی

کے باوجود شرح کرنے کے لیے کوشش کی۔ اور چونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو کے متعلق لکھا گیا اس لیے مناسب سمجھا کہ خوشبو کے متعلق فقہی احکام بھی ذکر کر دیئے جائیں اور پرفیوم کے مسئلہ میں علمائے کرام کے فتاوا جات بھی نقل کیے جائیں تو یہ کام بھی میں نے اپنی استطاعت کے مطابق کیا۔ لیکن میں پھر بھی قارئین کرام سے عرض کرتا ہوں کہ میری کم علمی کی وجہ سے مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اصلاح کا دامن ہاتھ میں تھام کر اصلاح فرمائے۔

عرض مصنف:

دوران تحریر مجھ سے سہواً کوئی غلطی یا بھول ہوگئی ہو تو میں اپنے اُس رب کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں جس کی بخشش اور مغفرت کے کوئی حد نہیں کہ وہ میرے جملہ گناہ بتوسل مصطفیٰ ﷺ معاف فرما کر دین و دنیا کی بھلائیاں عطاء فرمائے اور میں قارئین کرام سے مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ میری کسی قسم کی بھی غلطی پر مطلع ہوں تو بندہ فقیر کو ضرور اطلاع فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجر عظیم عطاء فرمائے۔ اور اس کو میرے لیے ذریعہ نجات بنائے۔

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

“0335 1600053”

(فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد شریف گجرات)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نبی کریم ﷺ کی پیدائش اور مہک:
امام مناوی فرماتے ہیں۔

وَلَمَّا كَانَ نَوْرُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي ظَهْرِ جَدِّهِ عَبْدِ الْمَطْلَبِ
كَانَتْ تَفْوُحُ مِنْهُ الرَّائِحَةُ الْمُسْكِيَّةُ وَكَانَتْ قَرِيشُ
يَسْتَسْقُونَ بِبِرْكَتِهِ وَيَسْتَنْصِرُونَ بِهِ إِذَا أَصَابَهُمُ انْهَازٌ
جَبَّ مُحَمَّدٌ ﷺ كَانُورَ آبِ ﷺ كَيْ وَادَا حَضْرَتُ عَبْدِ الْمَطْلَبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ فِي بَيْتِهِ مِنْ تَحْتِ الْأُسِّ سَيْمَكٌ جَيْسِي خُوشْبُو مِهْكِي تَهِي، اَوْر قَرِيشِ اس كِي
بِرْكَتِ سِي بَارَشِ طَلَبِ كَرْتِي اَوْر مَصِيبَتِ كِي وَقْتُ اس كِي سَا تَهْدُ مَدُ
مَاتُ كَتِي۔

حوالہ: : مواهب الدنيہ، طہارۃ نسبہ ﷺ، ج ۱، ص ۶۳،

ڈاکٹر عاصم امروہیم الکلی الشارعی، مجموع لطیف اُسی فی صیغ المولد السوی القدسی، ص ۲۱۵،

مولد المناوی، امام و شیخ المناوی علیہ الرحمۃ، النوریہ الرصوبہ پبلشنگ کمپنی، لاہور، پاکستان، ۲۰۱۵ء۔

شرح:

حدیث میں بیان کیا گیا کہ جب نبی اکرم ﷺ کا نور آپ ﷺ کے دادا
حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت میں تھا تو ان سے مشک جیسی خوشبو آتی
تھی دیکھیے کہ میرے محبوب ﷺ کی مہک کتنی زیادہ ہے، پھول جب تک نمودار نہ ہو
اس کی مہک نہیں آتی، عطر جب تک بند رہے اپنی خوشبو نہیں بکھیرتا، لیکن میرے

محبوب ﷺ کی مہک تو دیکھو ابھی جلوہ نمائی بھی نہیں کی لیکن آپ ﷺ کی خوشبو مہک مہک کر یہ بتا رہی ہے کہ وہ باغ رسالت کا مہکتا ہوا پھول جس سے تمام کائنات کے گلشن مہک رہے ہیں وہ نمودار ہونے والا ہے۔ اور حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ قریش آپ ﷺ کی ولادت سے قبل اپنے مصائب اور تکالیف میں آپ ﷺ کی برکت سے مدد حاصل کرتے تھے اور ان کی مصیبت کو دور بھی کیا جاتا تھا۔

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

”لَمَّا وَضَعْتُ وَلَدِي مُحَمَّدًا ﷺ وَضَعْتُهُ مَكْحُولًا مَدْهُونًا مَسْرُورًا مَطْيَبًا مَخْتُونًا قَدْ شَرَحَ اللَّهُ لَهُ صَدْرًا وَحَمَلَهُ جَبْرِيلُ فَطَافَ بِهِ بَرًّا وَبَحْرًا وَحَفَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَرَأَوْا جَبِينًا وَحَاجِبًا يَفُوقُ حَسَنًا وَنُورًا وَضِيَاءً وَعَطْرًا“

کہ جب میں نے اپنے نورِ نظر محمد ﷺ کو جنم دیا تو آپ ﷺ سرمہ اور تیل لگائے ہوئے تھے اور آپ ﷺ سے عمدہ خوشبو مہک رہی تھی اور آپ ﷺ ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو اٹھایا اور خشکی، تری کا چکر لگایا، اور فرشتے آپ ﷺ کے دائیں بائیں تھے تو انہوں نے ایسی پیشانی اور آبروؤں کا دیدار کیا جو بالائے حسن و نور تھی اور جس سے روشنی اور خوشبو مہک رہی تھی۔

تخریج: (ڈاکٹر عاصم ابراہیم الکیالی الشارلی، مجموع لطیف أنسی فی صیغ المولد السوی القدسی

ص ۲۸۱، مريد المروس، امام ابن قیم الجوزی، النوریه الرصویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور، پاکستان، ۱۴۰۱ھ)

حدیث نمبر 1:

اور ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ

”قالت آمنة رضي الله تعالى عنها لما وضعت وضعت
مكحولاً مدهوناً مطيباً مختوناً ساجداً لله عز وجل رافعاً يديه
الى السماء ووجهه يسطع نوراً فاحتمله جبريل ولفه في
ثوب من حرير من الجنة و طاف به مشارق الارض و
مغاربها“

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے اپنے نورِ نظر
محمد ﷺ کو جنم دیا تو آپ ﷺ سرمہ اور تیل لگائے ہوئے تھے
آپ ﷺ سے اعلیٰ قسم کی خوشبو آرہی تھی اور آپ ﷺ کا ختنہ کیا ہوا تھا،
اور آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ کرتے ہوئے پیدا ہوئے اور
آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک آسمان کی طرف بلند تھے اور آپ ﷺ کی
پیشانی پر نور چمک رہا تھا، پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو
اٹھایا اور ایک جنتی ریشمی کپڑے میں لپیٹ لیا اور آپ ﷺ کو مشرق و
مغرب کی سیر کروائی۔

حوالہ: (ڈاکٹر عاصم ابراہیم الکیالی الشازلی، مجموع لطیف أنسی فی صیغ المولد النبوی

القدسسی، ص ۲۹۴، مولد العروس، امام ابن قیم الحوزی، النوریه الرضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور،
پاکستان، ۲۰۱۵ء)

شرح:

ان دو احادیث میں بیان کیا گیا کہ جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی تو
آپ ﷺ کی آنکھوں میں قدرتی طور پر سرمہ لگا ہوا تھا اور آپ ﷺ کے سر مبارک
کے بالوں کو تیل لگا ہوا تھا۔

اور آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے اس دنیا میں تشریف لائے جس میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ ظلمتیں اور اندھیرے ختم ہو جائیں مصائب کے بادل ہٹ جائیں گے اور ہر طرف صرف خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی، اور آپ ﷺ سے عمدہ قسم کی خوشبو آرہی تھی کہ یہ وہ ہستی ہے جو گندگی اور نجاست سے کوسوں دور ہے بلکہ یہ تو وہ ہستی پیدا ہوئی ہے جس سے ویران دل یا دالہی سے مہک اگے، اور امام بوصری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جس جگہ نبی اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی وہ جگہ بھی مہک اٹھی،

أَبَانَ مَوْلَدُهُ عَنْ طِيبٍ غَضْرِهِ

يَا طِيبَ مُبْتَدِئًا مِنْهُ وَمُخْتَمٍ

حضور ﷺ کی جائے ولادت نے جسداقدس کی خوشبو ظاہر کی سبحان اللہ اے لوگوں دیکھو! حضور ﷺ کی جائے ولادت اور مدفن دونوں کیسے پاک اور خوشبودار ہیں۔

کسی نے کیا خوب ترجمانی کی کہ،

خوشبو یہ پیاری پیاری کس گل کی آرہی ہے
بادِ صبا یہ کس کا مژدہ سنا رہی ہے
ابرِ بہار یک سو چھڑکاؤ کر رہا ہے
بادِ سحر خوشی میں پکھے ہلا رہی ہے
آمد ہے کیا اس کی جس کا خدا ہے شیدا
فوجِ نجوم کس کے ہمراہ آرہی ہے

ہر جا سے آواز آئی صل علی النبی کی

حب نبی دلوں پر کیا رنگ لا رہی ہے

اور آپ ﷺ کا ختنہ بھی کیا ہوا تھا اس لیے کہ میرا محبوب ﷺ بہت شرم و حیا والا

ہے تو میرے محبوب ﷺ کی شرم گاہ کو کوئی دوسرا نہ دیکھے جیسا کہ حضور ﷺ نے خود

فرمایا کہ ”بچپن میں جب کبھی میری شرم گاہ سے کپڑا ہٹ جاتا تو فرشتے میری شرم گاہ کو

چھپا دیتے تھے،

جب آپ ﷺ پیدا ہوئے تو اپنا سر مبارک سجدے میں رکھ دیا یعنی آتے ہی

رب تعالیٰ کی ربوبیت اور وحدت کا اعلان فرمایا اور بعض روایات میں آتا ہے کہ

آپ ﷺ ”رَبِّیْ هَبْ لِیْ اُمْتِی“ پڑھ رہے تھے کہ اے میرے رب میری امت

مجھے سونپ دے پتہ چلا کہ حضور ﷺ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی نبی تھے کیونکہ امت

صرف نبی کی ہی ہوتی ہے، اور حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو ایک جنتی

کپڑے میں لپیٹ کر مشرق و مغرب کی سیر کرائی کہ اے میرے محبوب اپنی سلطنت کو

دیکھ لو، اور فرشتوں کے جلوس میں آپ ﷺ کو مشرق و مغرب کی سیر کرائی۔ جس کا

سارا جلوس نوری ہے اس کے اپنے انور کا عالم کیا ہوگا۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا

حدیث نمبر 2:

حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی پیدائش

ہوئی تو

”نظرت إليه صلى الله عليه وسلم فإذا هو كالقمر ليلة
البدر وريحه يسطع كالمسك الأذفر“

میں نے نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ چودھویں
رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور آپ ﷺ کی خوشبو مشک سے اعلیٰ
تھی۔

حوالہ: (شرح ررقانی علی المواہب، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی الررقانی المالکی متوفی
۱۱۲۲ھ، ذکر تروج عبد اللہ آمنة، ج ۱، ص ۲۱۵، دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۹۹۶ء)

شرح:

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کے چہرے کو نورانیت اور حسن میں چودھویں
رات کے چاند کیساتھ تشبیہ دی گئی کہ حضور ﷺ کا حسن کتنا زیادہ تھا، یہی وجہ ہے کہ
صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ سے پہلے اور نہ بعض میں آپ ﷺ کی
مثل دیکھا اور ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں۔

”لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ إِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهُ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ“

حوالہ: (دلائل السوء باب القول فيما اوتى يوسف عليه السلام، ج ۱، ص ۶۰۷)

کہ جب بھی کوئی شخص نبی کریم ﷺ کے حسن کا تذکرہ کرتا تو آپ ﷺ کے
چہرے کو چودھویں رات کے چاند سے تشبیہ دیتا تھا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا کہ۔

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں

یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اور کسی مقام یوں عرض کرتے ہیں کہ

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
امام مناوی علیہ الرحمۃ نے ایک طویل حدیث کو مفہوماً نقل کیا جس کا کچھ حصہ یہ
ہے کہ

”وعبقت الروائح الطيب بين العوالم الجبروتية، و تعطر
الملا الأعلى بعنبر لحظات اوقاته العظام“

تخریج: (ڈاکٹر عاصم ابراہیم الکیالی الشازلی، مجموع لطیف أنسی فی صیغ المولد النبوی
القدس، ص ۲۵۰، مولد المناوی، امام و شیخ المناوی علیہ الرحمۃ، النور بہ الرضویہ پبلیشنگ کمپنی،
لاہور، پاکستان، ۲۰۱۵ء)

جس وقت نبی اکرم ﷺ کی ولادت ہوئی تو عمدہ ترین خوشبوؤں عالم
جبروت میں مہکنے لگیں اور ملاء الاعلیٰ عنبر سے مہکنے لگا۔

حدیث نمبر 3:

نبی اکرم ﷺ کی قبیلہ بنی سعد میں آمد اور قدرتی طور پر خوشبوؤں کے ساتھ
استقبال:

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

وعن حلیمة رضى الله تعالى عنها قالت لما دخلت به الى
منزلي لم يبق منزل من منازل بني سعد الا شممت به ريح
المسك والقيت محبته واعتقاد بركته في قلوب الناس
حتى ان احدهم كان اذا نزل به اذى في جسده اخذ
كفه ﷺ فيضعها على موضع الاذى ليبرأ باذن الله تعالى

سریعا و کذا اذا اعتل لهم بعیر او شاة.

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل التہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، قسم ثانی، الباب الثالث ص ۱۹۱، قدیمی کتب خانہ)

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نبی اکرم ﷺ کے لئے کراپنے گھر میں داخل ہوئی تو بنی سعد کے ہر گھر سے ہم نے مشک جیسی خوشبو کو سونگھا، اور لوگوں کے دلوں میں نبی اکرم ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ سے برکت کا عقیدہ (قدرتی طور پر) پختہ ہو گیا۔ یہاں تک کہ جب کسی کے جسم میں کوئی تکلیف ہوتی تو وہ حضور ﷺ کی (نہی) ہتھیلی کو پکڑتا اور تکلیف والی جگہ پر اس کو رکھتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی تکلیف جلدی سے دور ہو جاتی تھی۔ اور اگر اُن کے اُونٹ یا بکریاں تکلیف زدہ ہوتیں تو وہ ایسا ہی کرتے تھے۔

شرح:

بنو سعد میں حضور ﷺ کی آمد پر جو مہک ہر طرف پھیل گئی وہ کسی آدمی نے نہیں لگائی تھی بلکہ قدرتی طور پر بنو سعد سے پھوٹی تھی اور لوگوں کے دلوں میں خود بخود حضور ﷺ کی محبت رچ بس گئی۔ یہ کون ہے؟ جو حضور ﷺ کی آمد پر خشبوں میں بسا کر نبی اکرم کا استقبال کر رہا ہے یہ کون ہے؟ جو حضور ﷺ کی محبت لوگوں کے دلوں میں کوٹ کوٹ کر بھر رہا ہے یقیناً یہ اللہ رب العزت کی ہی ذات بابرکت ہے جو لوگوں کو یہ بتلا رہی ہے کہ جیسا محبوب اعلیٰ ایسا استقبال بھی اعلیٰ نہ ایسا کسی کو محبوب ملے گا اور نہ ہی اس طرح کسی کا استقبال کیا جائے گا۔

اور حضور ﷺ کا بچپن میں ہی بیماروں کو صحت یاب کرنا ”سبحان اللہ“ اے عقل،

سیلم اور اے ذوقِ حق شناس تو ہی بتا جب میرے محبوب ﷺ کے ہاتھ مبارک کی بچپن میں یہ شان ہے کہ اس کے مس ہونے سے اللہ تعالیٰ امراض کو دفع کر رہا ہے تو جب یہ دستِ کرم اپنے جو بن اور عروج کو پہنچا ہوگا تو اس کی کیا شان ہی گی؟؟؟

لَيْتَ يَدُكَ مَاسٌ وَجْهِي وَصَدْرِي

وَنَقَى عَنْهُمَا مَا مِنْ الْإِثْمِ وَالْغُبَارِ

یا رسول اللہ ﷺ! کاش آپ ﷺ کا دستِ کرم میرے چہرے اور سینے کو مس کر جائے تو ان سے تمام گناہ اور غبار صاف ہو جائے۔

حدیث نمبر 4:

وہ نرم ملائم مہکتا ہوا پھول:

حضرت ابوطالب نبی اکرم ﷺ کے حسن کے متعلق فرماتے ہیں۔

“فَإِذَا هُوَ فِي غَايَةِ اللَّيْنِ وَطِيبِ الرَّائِحَةِ كَأَنَّهُ غُمِسَ فِي الْمِسْكِ”

حوالہ: (مفاتیح الغیب) تفسیر کبیر، ابو عبد اللہ محمد بن عمر بن الحسن الرازی، دار الاحیاء

التراث العربی بیروت، ۱۴۲۰ھ، تحت سورة الضحیٰ آیت: ۶، ج ۳۱، ص ۱۹۶

کہ نبی اکرم ﷺ کی جلد نہایت ہی نرم تھی اور اس کی مہک ایسی تھی جیسے
کی آپ ﷺ کو خوشبو سے نہلایا گیا ہو۔

شرح:

حضور ﷺ کی جلد بہت زیادہ نرم و ملائم تھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہر نرم چیز کو چھوا مگر جو ملائمت نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک کی تھی وہ کسی اور چیز میں نہ پائی، اور بعض روایات میں اس طرح بھی آیا ہے کہ

آپ ﷺ کے ہاتھ ریشم سے بھی زیادہ نرم و ملائم تھے اور برف سے زیادہ ٹھنڈے بھی تھے۔

رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی مہک:

امام المحکمین مولانا نقی علی خاں والد ماجد امام احمد رضا خاں بریلوی علیہما الرحمۃ
نبی اکرم ﷺ کے بالوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

”آپ ﷺ کے بالوں سے خوشبو کی لپٹیں آتیں اور چمکتے رہتے جس
بیمار کو آپ ﷺ کے بال دھو کر پلا دیتے فوراً اچھا ہو جاتا“

ترجمہ: (انوار جمال مصطفیٰ ﷺ، مولانا نقی علی خاں، زاویہ پبلشرز لاہور، ۲۰۱۱ء)

(ص ۲۲۹)

حضرت محمد بن سیرین تابعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قُلْتُ لِعُبَيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصْبَنَاهُ
مِنْ قَبْلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قَبْلِ أَهْلِ أَنَسٍ لَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ عِنْدِي
شَعْرَقَمْنُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا“

تحریر: (محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ - امام صحیح بخاری (لاہور، مکہ
رسمانیہ) کتاب الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الانسان، ج ۱ ص ۹۱)

حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ میں نے عبیدہ کو کہا ہمارے پاس
حضور ﷺ کے بال ہیں جن کو ہم نے حضرت انس سے یا حضرت انس
کے گھر والوں سے حاصل کیا ہے عبیدہ نے کہا اگر ان بالوں میں سے ایک
بال بھی میرے پاس ہوتا تو مجھے وہ دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہوتا۔

شانِ رحمت ہے کہ شانہ نہ جدا ہو دم بھر۔

سینہ چاکوں پہ کچھ اس درجہ ہیں پیارے گیسو

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

”كَانَتْ شَعْرَاتُ مَنْ شَعَرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي قَلَنْسُوَةِ خَالِدِ بْنِ الْوَلَيْدِ فَلَمْ يَشْهَدْ بِهَا قِتَالًا إِلَّا رُزِقَ النَّصْرُ“

پتخریج: (ابو عبد اللہ محمد بن احمد، القرطبی، متوفی ۶۷۱ھ، الاعلام بما فی دین النصاری من الفساد والادھام واطھار محاسن اسلام، دلو التراث العربی، القاہرہ، ص ۳۷۱)

حضور ﷺ کے بالوں میں سے کچھ بال حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ کی ٹوپی میں تھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس ٹوپی کو پہن کر ہر میدان میں نکلتے تو اللہ تعالیٰ ان کے مقدر میں اس ٹوپی کی وجہ سے فتح لکھ دیتا۔

اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں نے کیا خوب کہا کہ۔

مشک بو کوچہ یہ کس پھول کا جھاڑا ان سے
حورو عینر سارا ہوئے سارے گیسو
بھینی خوشبو سے مہک جاتی ہیں گلیاں واللہ
کیسے پھولوں میں بسائے ہیں تمہارے گیسو

کہ یہ گلی کوچوں کو کس کا جھاڑا (اتارا) نصیب ہوا کہ مشک کی سی خوشبو آ رہی ہے
اور اے جنت کی حورو! ہمارے آقا ﷺ کی حالت تو یہ ہے کہ آپ ﷺ کے سارے
کے سارے گیسو (زلفیں) خالص عینر ہیں۔

اور اے میرے مولا تم نے اپنے محبوب ﷺ کی زلفوں کو کس باغ کے پھولوں
سے بسایا ہے کہ جدھر جاتے ہیں تیری ذات کی قسم کوچہ و بازار مہک جاتے ہیں ایسی
خوشبو دنیا کے کسی پھول سے نہیں ملتی یقیناً تم نے کسی خاص پھولوں کے ساتھ اپنے

محبوب کے گیسو سنوارے ہیں۔

حدیث نمبر 5:

نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس کی مہک:

”وقال أنس رضي الله تعالى عنه: شممت العطر كله فلم

أشم نكهة أطيب من رسول الله صلى الله عليه وسلم“

حوالہ: (امام محمد بن يوسف الصالحی الشامی، سبل الهدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، ج ۲،

الباب الثامن، ص ۳۰، مکتبہ نعمانیہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمام عطر سونگھے

لیکن رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے اعلیٰ و عمدہ خوشبو کبھی نہ سونگھی۔

حدیث نمبر 6:

اسی حدیث کو امام مسلم نے الفاظ کے تغیر کے ساتھ بیان کیا

”عن انس بن مالك رضي الله تعالى قال ولا مسست

ديساجة ولا حريرة الين من كف رسول الله ﷺ ولا شممت

مسكة ولا عنبرة اطيب من رائحة رسول الله ﷺ“

حوالہ: صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طیب رائحة النبی ﷺ، حدیث: ۶۰۵۴، ج ۲،

ص ۲۶۳، مکتبہ رحمانیہ لاہور

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ میں نے کوئی

دیباچ اور نہ کوئی ریشم ایسی چھوئی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں سے

زیادہ نرم ہو، اور میں نے کوئی مشک و عنبر ایسی نہیں سونگھی جو رسول

اللہ ﷺ (کے جسم) کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہو۔

حدیث نمبر 7:

”قال انس رضي الله تعالى عنه: كل ريح طيب قد شممت
فما شممت قط أطيب من ريح رسول الله صلى الله عليه
وسلم وكل شيء لين قد مسست فما مسست شيئاً قط ألين
من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم“

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشافعی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع
ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۶، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر اچھی خوشبو کو میں نے
سونگھا لیکن رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے عمدہ خوشبو کبھی نہ سونگھی، اور ہر
نرم چیز کو میں نے چھوا لیکن رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی
چیز کو نہ پایا۔

حدیث نمبر 8:

”حدثنا سليمان بن حرب ثنا عن حماد عن ثابت عن انس
قال مامست حريرا ولا ديباجا الين من كف النبي ﷺ
وَلَا شَمَمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرَفًا قَطُّ أَطْيَبُ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرَفِ
النَّبِيِّ ﷺ“

حوالہ: محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ۔ امام۔ صحیح بخاری (لاہور، مکہ
رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبي ﷺ، ج ۱ ص ۶۲۹

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کوئی
ریشم اور دیباچ ایسا نہیں چھوا جو نبی کریم ﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو

اور میں نے کوئی خوشبو نہ سونگھی جو نبی کریم ﷺ کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہو۔

شرح:

ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ احمد بن عبد الفتاح فرماتے ہیں کہ
 "قاليد اطيب من المسك والجلد البين من الحرير
 والملمس ابرد من الثلج"

حوالہ: (احمد بن عبد الفتاح، شمائل الرسول ﷺ، العائدة الثانية، ج ۱، ص ۱۹۴، دار القمة الاسكندرية)

کہ حضور ﷺ کا ہاتھ مشک سے زیادہ خوشبودار اور جلد ریشم سے زیادہ نرم اور جب کوئی آپ ﷺ کو چھوتا تو اس کو آپ ﷺ کی جلد برف سے زیادہ ٹھنڈی محسوس ہوتی۔

ان احادیث میں بیان ہوا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر قسم کا عطر سونگھا لیکن جو مہک حضور ﷺ کی تھی ایسی مہک نہ سونگھی کیونکہ یہ دنیا کے عطر کسی عطار نے تیار کیے ہوں گے لیکن جو خوشبو میرے محبوب ﷺ سے آتی تھی وہ کسی عطار نے نہیں بنائی تھی بلکہ وہ اُس ذات نے آپ ﷺ کے جسم اقدس میں رکھی جس نے پھول اور کلیوں کو مہکا یا ہے اور ایسی خوشبو کہاں سے ملتی؟ کیونکہ جس طرح میرے محبوب ﷺ کی کوئی مثل نہیں اسی طرح آپ ﷺ کی مہک کی بھی کوئی مثل نہیں۔

انہیں کی بو مایہ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
 انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے

عنبر کی تعریف:

ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ عنبر اور مشک کی تعریف یوں کرتے ہیں۔

”عنبراً هو شیء لفظه البحر أى رمى به ويقال إنه روث دابة من دواب البحر ولا يصح وأصول الطيب خمسة أصناف المسك والكافور والعود والعنبر والزعفران“

حوالہ: (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه، ج ۱، ص ۱۶۵)

عنبر وہ چیز ہے جس کو سمندر پھینکتا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عنبر سمندری جانوروں کے گوہر کو کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں، اور اصل خوشبوئیں پانچ ہیں۔ ۱۔ مشک، ۲۔ کافور، ۳۔ عود، ۴۔ عنبر، ۵۔ زعفران۔

مشک کی تعریف:

اور مشک کی تعریف کرتے ہوئے ملا علی قاری فرماتے ہیں۔

”والمسک ما خرج من الظباء بعد بلوغ النہایة فی النضج وغزلان المسک نوع خاص من الظباء“

حوالہ: (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه، ج ۱، ص ۱۶۵، ۱۶۶۰، بتصرف)

اور جو ہرن سے مکمل طور پر پکنے کے بعد خارج ہوتا ہے اس کو مشک کہتے

ہیں، اور ”غزلان مشک“ ہرن کی ایک خاص قسم سے پیدا ہوتی ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک کی ملائمت اور مہک کا

تذکرہ یوں کرتے ہیں کہ

سرتا بقدم ہے تن سلطانِ زمن پھول

لب پھول، دہن پھول، ذقن پھول، بدن پھول

کہ تاجدارِ زمانہ حبیبِ یگانہ ﷺ سرانور سے لے کر قدم مبارک تک پھول
(لطافت والے) ہیں ہونٹ، منہ، ٹھوڑی اور سارا جسم اقدس پھول کی طرح نرم و ملائم
اور مہکتا ہے۔

حدیث نمبر 9:

“قال معاذ بن جبل رضى الله تعالى عنه: كنت أسير مع

رسول الله صلى الله عليه وسلم قال أدن مني فدنوت منه .

فما شمتت مسكا ولا عنبرا أطيب من ريح رسول الله

صلى الله عليه وسلم“

حوالہ جات: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشافعی، میل الہدیٰ والرشاد، المتوفی ۲۰۹۵ھ، جماد
ع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ح ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۷، مکتبہ معانیہ پشاور،
۱۴۲۸ھ امام یوسف بن اسماعیل السہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثاني عشر،
ص ۴۸۸، قدیمی کتب خانہ،

☆العصائص الكبرى ج ۱، باب فی عرفہ الشریف، ص ۱۱۶ (رحمانیہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول

اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے قریب ہو

جاؤ تو میں آپ ﷺ کے قریب ہو گیا (یہاں تک کہ حضرت معاذ بن جبل

نے نبی اکرم ﷺ کے جسم کی خوشبو کو سونگھا تو فرمایا) پس میں نے کوئی

مشک اور عنبر نہیں سونگھی جو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے عمدہ ہو۔

شرح:

اس حدیث میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ کا نبی اکرم ﷺ سے قرب بیان کیا گیا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کے کتنے قریبی اور جان نثار صحابی تھے کہ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو فرمایا کہ اے احمد قریب ہو جاؤ اے محمد قریب ہو جاؤ اور حضور ﷺ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرما رہے ہیں کہ قریب ہو جاؤ "سبحان اللہ" اور ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت معاذ بن جبل نے فرمایا کہ جب میں نبی کریم ﷺ کے قریب ہوا تو میرا منہ آپ ﷺ کی مہر نبوت کو لگ رہا تھا تو مجھے آپ ﷺ کی مہر نبوت سے مشک و عنبر سے اعلیٰ خوشبو سونگھنے کو ملی۔

تخریج: (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلیٰ جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المعاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه، ج ۱، ص ۱۶۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں کیا خوب ترجمانی کرتے ہیں۔

بوسہ گہ اصحاب وہ مہر سامی
وہ شائے چپ میں اُس کی عنبر قای
یہ طرفہ کہ ہے کعبہ جان و دل میں
سنگ اسود نصیب رکن شامی

حدیث نمبر 10:

قال وائل بن حجر رضي الله تعالى عنه: لقد كنت أصافح النبي صلى الله عليه وسلم أو يمس جلدی جلده فأتعرفه

بعد فی یدی فإنه لأطیب رائحة من المسک.

تخریج: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشافعی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۵۹۴ھ، حصہ ۲، ابواب صفة جسدہ الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۶، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مصافحہ کرتا یا کبھی میرا جسم آپ ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ مس ہوتا تو مجھے بعد میں ایسا لگتا تھا کہ میں نے مشک کی خوشبو لگائی ہے۔

حدیث نمبر 11:

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا نعرف رسول اللہ ﷺ اذا قبل بطیب ریحہ.

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب حضور ﷺ آتے تو ہم آپ ﷺ کی خوشبو کی وجہ سے جان جاتے (کہ آپ ﷺ تشریف لا رہے ہیں)۔

تخریج: (ابو محمد الحسن بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوی متوفی ۵۱۶ھ، شرح السنة للبغوی باب الطیب ریحہ ﷺ ج ۱۲، ص ۲۳۲، المعصائص الکبریٰ ج ۱، باب الآیاتی عرقہ الشریف ﷺ، ص ۱۱۴، رحمانیہ)

حدیث نمبر 12:

“عن ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول ﷺ يعرف باللیل بریح الطیب“

تخریج: (امام یوسف بن اسماعیل النہانی، متوفی ۱۲۵ھ، جامع المعمرات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص ۴۸۸، قدیمی کتب خانہ، المعصائص الکبریٰ ج ۱، باب الآیاتی عرقہ الشریف ﷺ، ص ۱۱۵، رحمانیہ)

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو پاکیزہ خوشبو کے ساتھ پہچانے جاتے تھے۔

شرح:

ان دونوں حدیثوں میں سے ایک میں یہ بیان ہوا کہ جب حضور ﷺ ہماری طرف آتے تو ہم آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی مہک کی وجہ سے پہچان لیتے کہ حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور دوسری حدیث میں یہ ہے کہ جب رات کے وقت حضور ﷺ ہماری طرف آتے تو ہم آپ ﷺ کی مہک کی وجہ سے جان لیتے کہ نبی اکرم ﷺ آرہے ہیں۔

یعنی دن کے وقت صحابہ کرام کی توجہ کسی اور طرف ہوتی تو نبی اکرم ﷺ کی مہک ان کی توجہ حضور ﷺ کی طرف کروادیتی کہ اٹھو نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری ہو رہی ہے باادب کھڑے ہو جاؤ یا رات کی تاریکی کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نبی اکرم ﷺ کی آمد پر واقف نہ ہوتے تو وہ حضور ﷺ کی مہک سے جان لیتے کہ آقائے نامدار جلوہ فرمانے لگے ہیں لہذا وہ حضور ﷺ کے ادب میں کھڑے ہو جاتے تھے۔

اور رات کے وقت بھی آپ ﷺ کی مہک بکھر جاتی تاکہ رات کی رانی کا پودا یہ نہ کہے کہ میں رات کو خوشبو بکھیرتا ہوں تو ہے کوئی مجھ جیسا؟ تو حضور ﷺ کو یہ بھی خوبی عطا کی گئی کہ کوئی بھی حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کو نہیں پہنچ سکتا۔

وہ خدا نے ہے رتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہ ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

حدیث نمبر 13:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ میں نے دس سال تک حبیب اکرم ﷺ کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل کیا اور ہر قسم کے عطر سونگھے اور ان کی خوشبوؤں کا اچھی طرح اندازہ لگایا لیکن نبی اکرم ﷺ کی نگہت اقدس اور طیب ریح اور جسد اطہر سے پھوٹنے والی خوشبو اور مہک بالکل نرالی تھی (یعنی دنیا کے مشک و عنبر وغیرہ کا اس کے ساتھ کوئی موازنہ ہی نہیں تھا)۔

دراں زمین کہ نسیم وز وطرہ یار چہ جائے دم زدن نا قہائے تا تاریست

حوالہ: (عبد الرحمن ابن جوزی، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، مترجم علامہ مفتی محمد اشرف سیالوی علیہ الرحمۃ، حامد ایڈ کمپنی (فرید بکسٹال) لاہور ۲۰۰۲ء، ص ۴۴۶)

شرح:

اس حدیث اور مذکورہ بالا احادیث کی شرح میں چند اقوال ائمہ کرام نقل کیے جاتے ہیں۔

امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

أن هذه الرائحة الطيبة كانت رائحة رسول الله صلى الله عليه وسلم من غير طيب.

اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ پاکیزہ خوشبو بذات خود رسول اللہ ﷺ (کے جسم اطہر) کی تھی نہ کہ کوئی خوشبو لگانے سے۔

• تخریج: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماد
ع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۸، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وهذا مما أكرمه الله تعالى به. قالوا: وكانت الريح الطيبة صفته صلى الله عليه وسلم وإن لم يمس طيباً ومع هذا كان يستعمل الطيب في أكثر أوقاته مبالغة في طيب ريحه لملاقاة الملائكة وأخذ الوحي ومجالسة المسلمين“

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۸، مکتبہ نعمانیہ پشاور،
☆ عی بن سلطان محمد الملا علی قاری حنفی متوفی ۱۰۱۴ھ، مرقاة شرح مشکوٰۃ، باب اسماء الہی ﷺ ج ۹، ص مسلسل ۲۷۰۲)

امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ (آپ ﷺ کے جسم سے خوشبو آنا) اُن چیزوں میں سے ہے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عزت دی ہے اگر آپ ﷺ خوشبو کو استعمال نہ بھی کرتے تو بھی آپ ﷺ خوشبو آتی لیکن اکثر اوقات میں آپ ﷺ خوشبو کو استعمال فرماتے تاکہ آپ ﷺ کی خوشبو اور زیادہ ہو جائے کیونکہ آپ ﷺ فرشتوں سے ملتے آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا اور ان لیے بھی کہ آپ مسلمانوں میں بیٹھتے تھے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

“یکے از طبقات عجیب آنحضرت طیب ریح است کہ ذاتے وے ﷺ بود بے آنکہ استعمال طیب از خارج کند و بیچ طیب بدهاں نمی رسد“

حوالہ: (مدارج النبوة: ج ۱، ص ۲۹)

حضور ﷺ کی مبارک صفات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ بغیر خوشبو کے استعمال

کے حضور ﷺ کے جسم اقدس سے ایسی خوشبو آتی جس کا مقابلہ کوئی خوشبو نہ کر سکتی۔
علامہ احمد عبد الجواد الدومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

”کان رسولی اللہ ﷺ طیباً من غیر طیب و لکنہ کان یتطیب
و یتعطر توکیداً لرائحة و زیادة فی اذکاء“

حوالہ: (الاتحافات الربانیہ لدومی، ص ۲۶۳)

حضور ﷺ کا جسم شریف خوشبو کے استعمال کے بغیر بھی مہکتا تھا لیکن
حضور ﷺ اس کے باوجود پاکیزگی و نظافت میں اضافہ کے لیے خوشبو
استعمال فرما لیتے تھے۔

شیخ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

”وقد کان ﷺ طیب الرائحة و ان لم یمس طیباً کما جاء
ذلک فی الاخبار الصحیحة لکنہ کان یتعمل الطیب
زیادة فی طیب الرائحة“

حوالہ: (شرح شمائل ترمذی، ص ۳۷۸)

احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے جسم مبارک سے
خوشبو کی مہک بغیر خوشبو کے آتی تھی۔ لیکن آپ ﷺ خوشبو کا استعمال
خوشبو میں اضافی کے لیے کرتے تھے۔

یا آپ ﷺ اس لیے خوشبو کو استعمال فرماتے تاکہ میری امت پر اس کی خلت
ظاہر ہو جائے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ خوشبو لگانا میری سنت ہے۔ حالانکہ
آپ ﷺ کو خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ آپ ﷺ کا جسم تو بطور معجزہ ہر
وقت مہکتا رہتا تھا جیسا کہ ماقبل ذکر کیا گیا ہے بلکہ میں کہتا ہوں کہ خوشبوؤں کو جو مقام

و مرتبہ ملاوہ نبی اکرم ﷺ کے ان کو استعمال کرنے کی وجہ سے ہی ملا۔ ابوالاحمد غفرلہ“

حدیث نمبر 14:

“روی ابن مردويه عن أنس رضي الله تعالى عنه قال: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم منذ أسرى به ريحه ريح عروس وأطيب من ريح عروس“

حوالہ: (امام محمد بن يوسف الصالحی الشامی، سبل الهدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۸، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

امام ابن مردویہ علیہ الرحمۃ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ معراج کرائی گئی تو آپ ﷺ کی خوشبو دہنوں کی خوشبو سے عمدہ ہوگی۔

شرح:

نبی اکرم ﷺ کے جسم کی مہک آپ ﷺ کے معراج کرنے سے پہلے بھی عمدہ اور اعلیٰ تھی جیسا کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث ماقبل گزری کہ ”جب آپ ﷺ کی پیدائش ہوئی تو آپ ﷺ سے کستوری سے پاکیزہ خوشبو آرہی تھی اور جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں پر فرمایا اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ ﷺ کے جسم کی مہک میں مزید اضافہ کیا گیا ہو۔ واللہ اعلم بالصواب، ابوالاحمد غفرلہ“

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی معراج کی رات جو قدرتی طور پر خوشبو آرہی تھی اس کا ذکر یوں فرماتے ہیں کہ

دہن کی خوشبو سے مست کپڑے نسیم گستاخ آنچلوں سے
غلاف مشکیں جو اڑ رہا تھا غزال نافے بسا رہے تھے
براق کے نقشِ سُم کے صدقے وہ گل کھلائے کہ سارے رستے
مہکتے گلبن، لہکتے گلشن ہرے بھرے لہلہا رہے تھے

کہ معراج کی مدت کعبہ معظمہ کے خوشبودار غلاف سے بادِ نسیم بڑی چالاکی کے
ساتھ کھیل کود کر کے خوشبو چڑا رہی تھی اور خوشبو میں بسا ہوا غلاف کعبہ وجد میں جھوم رہا
تھا اور حضور ﷺ کی وجہ سے اتنی خوشبو پھیل گئی کہ ہرن اپنی تھلیاں بھر بھر کر لے جا
رہے تھے۔ میں کہتا ہوں یقیناً یہ تمام تر سخاوتیں خود حضور ﷺ کی ذات مبارک ہی کر
رہی تھی جن کو اللہ تعالیٰ نے قاسمِ مطلق بنا کر بھیجا۔

اور حضور ﷺ کی سواری (براق) کے کھروں کے نشانات پر جان نثار کروں کہ
اس نے ایسے ایسے پھول کھلائے کہ تمام راستے میں سرخ گلاب کے پھول مہک رہے
تھے باغات سرسبز اور ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی کہ ایسی بہار پہلے سوائے شب
ولادت مصطفیٰ ﷺ کے کبھی نہ آئی تھی اور بعد میں آنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
کسی نے کیا خوب کہا کہ

نکبت و رنگ و نور کا عالم
ذرے ذرے میں طور کا عالم
کیا بتاؤں بیاں سے باہر ہے
شبِ اسری حضور کا عالم
(ﷺ)

حدیث نمبر 15:

حضور اکرم ﷺ کے وہن، لعابِ وہن کی مہک مبارکہ علامہ قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے شفا شریف میں نقل کیا:

واتی بدلو من ماء زمزم فمج فيه فصار اطيب من المسك.

آپ ﷺ کے پاس زمزم کے پانی کا ایک ڈول لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں کلی مبارک فرمائی پس وہ مشک سے بھی زیادہ خوشبودار ہو گیا۔

تخریج: (الفاضی ابو الفضل عیاض مالکی علیہ الرحمۃ، متوفی ۵۵۴ھ، الشفا بتعریف حقوق مصطفیٰ، ص ۲۰۹، مکتبہ شانِ اسلام محلہ جنکی پشاور)

حدیث نمبر 16:

عن وائل بن حجر رضى الله تعالى قال اتى النبى ﷺ بدلو من ماء فشرب من الدلو ثم صب فى البئر او قال ثم مج فى البئر ففاح منها مثل رائحة المسك.

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل النہانی، متوفی ۱۳۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر ص ۴۸۴، قدیمی کتب خانہ،

امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، ح ۲، الباب الثامن، ص ۳۰، مکتبہ نعمانیہ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ڈول لایا گیا جس میں پانی تھا آپ ﷺ نے ڈول سے کچھ پانی پیا پھر اُس ڈول کو کنویں میں ڈال دیا یا فرمایا کہ آپ ﷺ نے کنویں میں کلی فرمائی تو کنویں سے کستوری جیسی خوشبو آنے لگی۔

شرح:

ان دو حدیثوں میں ایک میں صرف پانی کے ڈول کا ذکر ہے اور دوسری میں زم زم کے پانی کے ڈول کا ذکر ہے کہ دو واقعات دو مختلف مقامات وقوع پذیر ہوئے ہوں۔

امام محمد بن یوسف الصالحی اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
 “أتی بدلو فتوضاً منه فتضمن ومج مسکا أو أطيّب من المسك”

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، ج ۲، الباب الثامن، ص ۳۰، مکتبہ نعمانیہ)

آپ ﷺ کے پاس ایک ڈول لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں کلی فرمائی تو اس سے مشک بلکہ اس سے بھی عمدہ خوشبو مہکنے لگی۔
 عام آدمی کے منہ سے تھوک یا کوئی اور چیز کسی کھانے میں غلطی سے بھی گر جائے تو لوگ اُس کھانے کو بھی پسند نہیں کرتے لیکن نبی اکرم ﷺ نے جان بوجھ کر اور سب کے سامنے کنوؤں میں کلی فرمائی پھر بھی ہر کسی شخص نے اس کے پانی کو پسند کیا۔ بلکہ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضور ﷺ نے کڑوے کنویں میں کلی فرمائی تو وہ میٹھا ہو گیا اور لوگ اُس کا پانی پہلے کڑواہٹ کی وجہ سے نہ پتے تھے لیکن جب آپ ﷺ کے کلی فرمانے کی وجہ سے اس میں مٹھاس پیدا ہو گئی تو اس کو پینا شروع کر دیا۔

جس کے پانی سے شاداب جان و جنان
 اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس سے کھاری کنویں شیرۂ جاں بنے
اس زلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

حدیث نمبر 17:

”وقالت عميرة بنت سمعود الأنصارية رضى الله تعالى عنها: دخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا وأخواتي وهن خمس فوجدنا يأكل قديدا فمضغ لهن قديدا ثم ناولنى القديدة فقسمتها بينهن. وفمضغت كل واحدة قطعة فلقين الله وما وجد لأفواههن خلوف.“

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشافعی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب الثامن، ص ۳۱، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت عمیرہ بنت سمعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور میری
پانچ بہنیں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں آپ ﷺ اس وقت قدید
تناول فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے میری بہنوں کے لیے قدید (ایک
عربی کھانا) چبایا (یعنی اپنے منہ میں چبایا) اور پھر مجھے دیا تو میں نے اُن
کو بانٹ کر دیا اُن میں سے ہر ایک نے وہ حصہ کھالیا تو میری اُن بہنوں
کے منہ سے آخری دم تک بدبو نہ آئی (یعنی آخری دم تک اُن کے منہ
حضور ﷺ کے تھوک مبارک کی برکت سے مہکتے رہے)

شرح:

اس حدیث میں بیان ہوا کہ حضور ﷺ نے لڑکیوں کو جب قدید چبا کر دیا تو
انہوں نے اس قدید کو کھالیا تو اس کی برکت یہ ہوئی کہ ان لڑکیوں کے منہ آخری دم تک

مہکتے رہے۔

حضور اکرم ﷺ کا لعابِ دہن:

یہ حضور ﷺ کے لعابِ دہن کی برکت ہے کہ جس منہ میں چلا جائے وہ مہکتا ہی رہتا ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ مدینہ میں ایک بد زبان عورت تھی ایک دفعہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ اس وقت کھانا تناول فرما رہے تھے یہ عورت آپ ﷺ سے کہنے لگی کہ مجھے بھی عطا فرمائیں تو آپ ﷺ نے اس کو کھانا دے دیا تو وہ بولی نہیں میں تو وہ کھاؤں گی جو آپ ﷺ کے منہ مبارک میں ہے تو حضور ذات نے تو کبھی کسی سائل کو ”نہ“ نہیں فرمائی آپ ﷺ نے اپنے منہ سے کھانا نکالا اور اس عورت کو دے دیا صحابہ فرماتے ہیں کہ پہلے مدینہ میں اس عورت سے زیادہ بد زبان کوئی نہ تھا لیکن جب حضور ﷺ کے لعابِ دہن سے تر کھانا اس عورت کے منہ میں گیا تو وہ مدینہ میں سب سے زیادہ حیاء والی ہو گئی۔

حوالہ: (المعجم الكبير: سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني المتوفى ۳۶۰، باب الصاد، ابو عبد الرحيم خالد بن ابي، ج ۸، ص ۲۳۱، حديث نمبر: 7903)

اور حضور ﷺ کا لعابِ دہن وہ ہے کہ علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ شارح عقائد نسفی فرماتے ہیں۔ کہ مجھے دورانِ طالب علمی سبق یاد نہ ہوتا تھا لیکن میں ہر وقت محنت کرتا رہتا تھا اور سبق یاد کرتا رہتا لیکن جب استاد صاحب کے سامنے جاتا تو سب کچھ بھول جاتا ایک دن خواب میں میرے مقدر جاگ اٹھے اور حضور ﷺ تشریف لائے اور میرے منہ میں اپنا لعابِ دہن ڈالا، جب علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ کے منہ میں جاتا ہے تو آپ کے زبان کی بندش ختم ہو جاتی ہے اور اس زبان

سے ایسے ایسے علمی نکات نکلتے ہیں کہ جو علامہ سعد الدین تفتازانی نے کسی سے اور پڑھے بھی نہیں اور صبح کو آپ کے اُستاد بھی فرماتے ہیں اے سعد الدین تو کل والا سعد الدین نہیں ہے اسی لعاب دہن نے آپ علیہ الرحمۃ کو وقت کا علامہ بنا دیا کہ تمام علماء آپ علیہ الرحمۃ کی علمی برتری کا اعتراف کرتے تھے اور اب بھی کرتے ہیں۔

حدیث نمبر 18:

“و قال عتبة بن فرقد رضى الله تعالى عنه اصابني الم فجثته
فتفل في يديه و مسح ظهري و بطني فذهب الالم و لازمني
ريح اطيب من المسك“

حوالہ: (احمد بن حسین بن علی بن العطب، متوفی ۸۱۰ھ، وسیلة الاسلام بالبنی علیہ الصلوۃ والسلام، دار الغرب الاسلامی بیروت، ۱۴۰۰ھ-۱۹۸۱ء، ج ۱، ص ۱۳۲)

حضرت عتبہ بن فرقد فرماتے ہیں مجھے تکلیف ہوئی تو میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک پر اپنا لعاب دہن ڈال کر میرے پیٹ اور پشت پر پھیرا تو میری تکلیف دور ہو گئی اور اسی دن سے مجھ سے مشک سے اعلیٰ خوشبو آنے لگ پڑی۔

حدیث نمبر 19:

عن أم عاصم امرأة عتبة بن فرقد قالت كنت عند عتبة أربع
نسوة ما منا امرأة إلا وهي تجتهد في الطيب لتكون اطيب
من صاحبها وما يمس عتبة الطيب وهو اطيب ريحا منا
وكان الى خرج الى الناس قالوا ما شممنا ريحا اطيب ريحا
من ریح عتبة فقلنا له في ذلك قال اخذني الشری علی

عہد رسول اللہ ﷺ فشکوت ذلک الیہ فامرنی ان
اتجرد فتجردت وقعدت بین یدیه والقیث ثوبی علی فرجی
فنفت فی یدہ ثم وضع یدہ علی ظہری وبطنی فعبق بی هذا
الطیب من یومئذ.

تخریج: (امام یوسف بن اسماعیل النہانی، جامع المعجزات، فصل ثانی ص ۳۱۵، قدیمی
کتب خانہ)

حضرت ام عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عتبہ بن فرقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی زوجہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم حضرت عتبہ کی چار بیویاں
تھیں ہم میں سے ہر ایک دوسری سے عمدہ خوشبو لگانے کی کوشش کرتی
لیکن جو خوشبو ہمیں عتبہ سے آتی تھی وہ ہماری خوشبو سے کئی گنا بہتر تھی
حضرت عتبہ جب بھی لوگوں کے پاس سے گزرتے تو لوہ کہتے کہ ہم نے
عتبہ جیسی خوشبو آج تک نہیں سونگھی۔ ہم نے حضرت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں میرے جسم
پر پھنسیاں ظاہر ہوئیں۔ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنی بیماری
کی شکایت کی آپ ﷺ نے مجھے جسم نکا کرنے کا حکم دیا میں نے کپڑے
اتار دیئے اور اپنا ستر چھپا کر آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ
نے اپنے دست اقدس پر اپنا العابد بن لگا کر میری پشت اور میرے پیٹ پر
مل دیا اسی دن سے میری بیماری بھی جاتی رہی اور مجھ میں یہ خوشبو پیدا ہو
گئی۔

حدیث نمبر 20:

ایک روایت میں اس حدیث کے یہ الفاظ ہیں:

قَالَتْ أُمُّ عَاصِمٍ امْرَأَةُ عَتَبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا:
كُنَّا نَسْطِيبُ وَنَجْهَدُ لَعَتَبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ أَنْ يَبْلُغَهُ فَمَا يَبْلُغُهُ وَرَبَّمَا
لَمْ يَمَسَّ عَتَبَةَ طَيِّبًا فَقُلْنَا لَهُ فَقَالَ: أَخَذَنِي الْبُشْرَى عَلَى عَهْدِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ فَتَفَلَّ فِي كَفِّهِ ثُمَّ
مَسَحَ جِلْدِي فَكُنْتُ مِنْ أَطْيَبِ النَّاسِ رِيحًا

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۵۹۵ھ، ج ۲،

الباب الثامن، ص ۳۱، مکتبہ نعمانیہ)

حضرت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ حضرت ام عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا
فرماتی ہیں کہ ہم خوشبو لگاتیں تھیں اور حضرت عتبہ خوشبو نہیں لگاتے تھے
لیکن پھر بھی اُن سے خوشبو آتی رہتی تھی ہم نے اس کا سبب پوچھا تو
حضرت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں
میرے جسم پر پھنسیاں ظاہر ہوئیں۔ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا
آپ ﷺ نے اپنے دست اقدس پر اپنا لعاب دہن لگا کر میری پشت اور
میرے پیٹ پر مل دیا تو اس دن سے میں لوگوں میں سے زیادہ خوشبو والا
ہو گیا۔

شرح:

ان احادیث میں بیان ہوا کہ حضرت عتبہ بن فرقہ رضی اللہ عنہ کو جب تکلیف
ہوئی تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی عام طبیب یا ڈاکٹر کے پاس نہیں گئے بلکہ اُس ہستی

کے پاس حاضر ہوئے جن کو رب کائنات نے طیب الارواح والا بدن بنا کے بھیجا ہے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ تمام مصائب میں مدد فرماتے ہیں۔ چاہے وہ کوئی جسمانی تکلیف ہو یا روحانی کسی قسم کی بھی ہو حضور ﷺ ہر تکلیف کو دور فرما دیتے ہیں۔

اس طرح کے واقعات کتب احادیث میں بہت زیادہ ہیں جن میں یہ مذکور ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور ﷺ کے لعابِ دہن کی وجہ سے شفاء ملی مثلاً جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں پر سانپ نے ڈس لیا تو آپ ﷺ نے اُس پر اپنا لعابِ دہن لگایا تو سانپ کے زہر کا اثر ختم ہو گیا اور وہ بالکل ٹھیک ہو گئے۔

حضرت رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھ جب تیر لگنے سے پھوٹ گئی تو آپ ﷺ نے اپنا لعابِ دہن اُن کی آنکھ پر لگایا تو بالکل ٹھیک ہو گئی۔

حوالہ: (خصائص کبریٰ، ذکر المعجزات الواقعة فی الغزوات، ج ۱، ص ۳۳۸)

اور اسی طرح جب غزوہ خیبر کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں کو تکلیف ہوئی تو وہ بھی حضور ﷺ کے لعابِ دہن کی وجہ سے ہی دور ہوئی۔

حوالہ: (بخاری شریف، باب الدعاء النبوی ﷺ، ج ۴، ص ۴۷، حدیث نمبر: ۴۹۴۲، ج ۵،

ص ۱۳۴، حدیث نمبر: ۴۲۱۰)

امام اعظم علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا

و علی من رمد به داوۃ فی خیبر فشفی بطیب لماک

• (قصیدۃ نعمان)

حضرت حارث بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بدر میں شہید ہو گئے جب ان کی شہادت کی خبر مدینہ میں ان کی والدہ اور بہن کو ملی، تو ان کو بہت صدمہ ہوا

حضور ﷺ بدر سے واپس تشریف لائے تو حضرت حارث بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اگر میرا بیٹا جنت میں ہے تو خوشی کا مقام ہے اور رونے کی ضرورت نہیں، اگر دوزخ میں ہے تو خدا کی قسم میں چلا چلا کر روں گی حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم تمہارا بیٹا جنت میں ہے۔

وہ کہنے لگیں کہ میں اب نہیں روں گی تو حضور ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ طلب کیا اور اس میں اپنے ہاتھ دھوئے اور کلی فرمائی اور یہ پانی حضرت حارث بن سراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ اور بہن کو پلا دیا اور فرمایا کہ اس پانی کو تھوڑا سا لے کر اپنے گریبانوں پر بھی چھڑک لو ان دونوں نے ایسا ہی کیا اور اپنے گھر چلی گئیں راوی فرماتی ہیں کہ ہم نے دیکھا کہ مدینہ میں کوئی عورت ان سے زیادہ خوش نہ تھی۔

حوالہ: (مفاسد اسلام، ص ۲۵۵ بحوالہ ذکر جمیل ص ۱۵۳، ابن ابی شیبہ: ۳۶۷۱۳، کمر

العمال: ۳۰۰۲۴)

مزید واقعات کے لیے کتب سیرت و شمائل کا مطالعہ فرمائیں۔

حدیث نمبر 21:

رسول اللہ ﷺ کی بغل مبارک کی مہک:

امام دارمی علیہ الرحمۃ نے بنی حریش کے ایک ثقہ آدمی سے روایت کیا وہ فرماتے ہیں۔

”قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي حَیْن رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا عَزَّ بَن مَالِك فَلَمَّا أَخَذَتْهُ الْحِجَارَةُ أَرَعْتُ فُضْمَنِي النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَسَالَ عَلَيَّ مِنْ عَرَقٍ إِبْطُهُ مِثْلَ

رِيحِ الْمَسْكِ

کہ جب حضور ﷺ نے حضرت معز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اقرار بازنا پر سنگسار کرنے کا حکم دیا تو میں اپنے باپ کے ساتھ وہاں موجود تھا ان کے بدن پر پتھر برستے دیکھ کر مجھ میں کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی قریب تھا کہ میں گر پڑتا۔ تو حضور ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ لگا لیا وہ ایسا وقت تھا کہ آپ ﷺ کی بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا جس کی مہک مشک و عنبر سے بھی عمدہ تھی۔

حوالہ جات: (الخصائص الكبرى ج ۱، باب الایة فی عرفہ الشریف ﷺ، ص ۱۱۴ (رحمانيہ))

☆ دارمی: ۲۴،

☆ امام یوسف بن اسماعیل السہانی، متوفی ۱۲۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثانی عشر، ص ۴۸۸، قدیمی کتب خانہ،

☆ زرقانی علی المواہب، ج ۴، ص ۱۸۷ بحوالہ ذکر جمیل، علامہ شفیع اوکاڑوی صاحب علیہ الرحمۃ، صبا القرآن پبلی کیشنز لاہور ۲۰۱۱ء، ص ۲۱۹،

☆ امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۷، مکتبہ نعمانیہ پشاور

شرح:

حضرت معز بن مالک اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے ایک صحابی ہیں۔ ان سے ایک مرتبہ ایسا مکروہ ترین فعل سرزد ہو گیا جو ایک صحابی کی شانِ رفیع کے ہرگز شایاں نہ تھا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بظاہر یہ واقعہ نہایت قبیح ہے لیکن غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں درسِ بصیرت اور خطا کاروں کے لیے ایک بہترین اُسوہ و نمونہ ہے۔ اور اس سے بڑھ کر توبۃ النصوح کی مثال نہیں مل سکتی۔

چنانچہ ایک مرتبہ جذباتِ نفس سے مغلوب ہو کر زنا کا ارتکاب کر بیٹھے۔ اس وقت تو جذبات کے طوفان میں کچھ نہ سوجھا بعد میں جب ہوش آیا تو آنکھیں کھلیں اور شدت سے احساس ہوا کہ کیا کر بیٹھے، اس واقعہ کو امام مسلم نے یوں بیان فرمایا کہ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ مَا عِزُّ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ: وَيَحْكُ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَحْكُ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَتُبْ إِلَيْهِ قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ طَهَّرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ الرَّابِعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ: فِيمَ أَطَهَّرُكَ فَقَالَ: مِنْ الزُّنَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبِ جُنُونٍ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ فَقَالَ: أَشْرَبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنَكَّهَ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمَرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَزْنَيْتَ فَقَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُولُ: لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ وَقَائِلٌ يَقُولُ: مَا تَوْبَةُ أَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَا عِزُّ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ قَالَ: فَلَبِثُوا بِذَلِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ
فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَقَالُوا: غَفَرَ اللَّهُ
لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ

حوالہ: (مسلم شریف، کتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه، ج ۳، ص ۱۳۲۱)

حدیث: (۱۶۹۵)

حضرت سلمان بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت
ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اسی بے تابی کے عالم میں دوڑتے ہوئے)
حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے پاک
کیجئے۔ (آپ ﷺ سمجھ گے لیکن پردہ پوشی فرماتے ہوئے فرمایا) کہ جاؤ
خدا سے مغفرت چاہو اور اس کے حضور توبہ کرو۔

(یہ جواب سن کر) واپس چلے گے تھوڑی دور جا کر پھر لوٹ آئے اور پھر
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے پاک کیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر وہی
جواب دیا کہ جاؤ اللہ تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرو! پھر چلے گے تھوڑی دور
جا کر پھر لوٹ آئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھے پاک کریں! آپ ﷺ
نے پھر وہی فرمایا پھر لوٹ گے چوتھی بار آ کر پھر عرض کیا مجھے پاک
فرمائیے۔

اب آپ ﷺ نے (صراحتاً) پوچھا کس چیز سے پاک کروں؟ عرض کیا
زنا (کی گندگی) سے! (حضور ﷺ جرم کے ایسے صریح اعتراف سے
بہت متعجب ہوئے کیوں کہ اس کی سزا بھی بہت دردناک تھی یعنی سنگ

ساری۔) اس لیے آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا ان کو جنون تو نہیں؟ عرض کیا گیا نہیں۔ پھر فرمایا اس نے شراب تو نہیں پی؟ ایک صاحب نے اُٹھ کر منہ سونگھا تو شراب کا بھی کوئی اثر نہ تھا۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا کیا تم نے واقعی زنا کیا ہے؟ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا جی ہاں! اس اقرار کے بعد آپ ﷺ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم دیا (حکم صادر ہی اُن کو لے جا کر) سنگسار کر دیا گیا۔

(اس کے بعد) ان کے بارے میں لوگوں کی رائیں مختلف تھیں بعض نے کہا کہ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ہلاک ہو گے اور بعض کہتے تھے کہ ان کی توبہ سے افضل کسی کی توبہ نہیں۔ دو تین دن تک ان کے بارے یہی رائے زنی ہوتی رہی۔ پھر حضور ﷺ صحابہ کے مجمع میں تشریف لائے اور سلام کر کے بیٹھ گئے اور فرمایا ماعز بن مالک کے لیے سب مغفرت کی دعا کرو سب نے دعا کی دعا کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا۔

”بے شک ماعز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ایسی توبہ کی کہ اگر اس کو تمام امت پر تقسیم کر دیا جائے تو تمام امت کے لیے یہی ایک توبہ کافی ہے۔“

اللہ اللہ کیا ہی اعلیٰ توبہ کا جذبہ ہے کہ کسی بھی رکاوٹ نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہو کو نہیں روکا۔ ہم جیسے سیاہ کاروں اور بدکاروں کو اس سے ہر قسم کی شرمندگی ایک طرف رکھ کر توبہ کرنے کا سبق ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ کے صدقے ہم سب گناہ گاروں کی بھی توبہ قبول فرمائے۔“ آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔

نبی اکرم ﷺ کی بغلیں:

حضور ﷺ کی بغلیں نہایت پاکیزہ اور خوشبودار تھیں آپ ﷺ کی بغلوں کا رنگ متغیر نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی آپ ﷺ کی بغلوں میں بال تھے۔

حوالہ: (خصائص الكبرى، ذكر المعجزات والخصائص في حقه، باب الآية في اطيئه الشريف، ج ۱، ص ۱۰۷:)

کسی نے کیا خوب کہا کہ

واہ اے عطر خدا ساز مہکنا تیرا

خوبرو ملتے ہیں کپڑوں پہ پسینہ تیرا

نبی اکرم ﷺ کے مقدس ہاتھوں کا خوشبودار ہونا۔

رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک اور بازو مبارک پر گوشت تھے ریشم سے بڑھ کر نرم اور بے حد خوشبودار اور ٹھنڈے تھے۔

حدیث نمبر 22:

حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہیں کہ۔

“خرج رسول الله ﷺ بالهاجرة الى البطحاء فتوضأ ثم صلى

الظهر ركعتين والعصر ركعتين وبين يديه عنزة. كان تمر من

ورائها المرأة وقام الناس فجعلوا يأخذون يديه فيمسحون بها

وجوههم، قال فاخذت بيده فوضعتها على وجهي، فاذا هي

ابرد من الثلج واطيب رائحة من المسك.”

حوالہ: (محمد بن اسماعيل بخاری، صحيح بخاری، كتاب المواقف، باب صفة

النبي ﷺ، حديث: ۳۵۵۳،

☆، عبد المالك بن محمد ابراہیم النسابةوری متوفی ۵۴۰ھ، شریف مصطفیٰ، دار البشائر الاسلامیہ، مکہ مکرمہ، ۱۴۲۴ھ، ج ۲، فصل ذکر الآیۃ فی عرقہ ﷺ، ص ۱۱۷)

رسول اللہ ﷺ نے دوپہر کے وقت مقام بطحاء کی طرف سفر فرمایا۔ پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا پھر نمازِ ظہر اور عصر کی دو، دو رکعتیں ادا فرمائیں اور آپ ﷺ کے سامنے نیزہ (بطورِ سترہ) تھا۔ عورت نیزہ کی دوسری طرف سے گزر رہی تھی پھر لوگ کھڑے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں کے ساتھ اپنے ہاتھ لگاتے اور پھر آپ کے ہاتھوں کو اپنے چہروں پر ملتے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے بھی حضور ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑا اور آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

شرح:

اس حدیث میں بیان ہوا کہ لوگ حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک پکڑ کر اپنے چہروں پر ملتے معلوم ہوا کہ کسی بزرگ ہستی سے برکت حاصل کرنا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول رہا ہے۔

حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک وہ ہاتھ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی نعمت و خیر رکھی ہے اور یہی وہ ہاتھ مبارک ہیں جو کسی صاحبِ مرض کے جسم سے مس ہوتے ہیں تو اس کو بفصلِ رب کائنات شفا مل جاتی ہے۔

حوالہ: (بخاری شریف، باب الصلاة علی الشہید، حدیث نمبر: ۱۳۴۴، بخاری شریف، باب

قتل ابی رافع عبد اللہ بن ابی حدیث نمبر: ۴۰۳۹)

ضروری بات:

حدیث میں جو بیان کیا گیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرمایا تو اس کا مطلب یہ کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے اول وقت میں ادا فرمایا۔ ایک نماز کے وقت میں دو نمازوں کو بطور ادا جمع نہیں کیا جاسکتا کیونکہ نماز کے لیے وقت کا ہوا ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ آپ ﷺ نے دو، دو رکعات ادا فرمائی اس لیے کہ آپ ﷺ سفر میں تھے۔

حدیث نمبر 23:

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی لوگ آئے اور آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوالات کیے تو آپ ﷺ نے ان کو جوابات ارشاد فرمائے (اس کے بعد فرماتے ہیں) کہ۔

”ثم قام رسول الله ﷺ وقام الناس فجعلوا يقبلون يده

(ﷺ) فاخذتها فوضعتها على وجهي فاذا هي اطيب من

المسك و ابيض من الثلج“

حوالہ: (ابو بکر احمد بن حسین بن علی العراسانی، البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ، شعب الایمان، باب

نعظیم السی ﷺ، ج ۳، ص ۱۰۷، مکتبۃ الرشید للنشر والتوزیع بالریاض، طبعۃ الاولى ۱۴۲۳ھ، ۲۰۰۳ء)

پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی کھڑے ہو گئے پس لوگ

حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دینے لگے پھر میں بھی اٹھا اور رسول

اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ مشک سے زیادہ

خوشبودار اور برف سے زیادہ سفید تھا۔

شرح:

اس حدیث مبارک میں بیان ہوا جب حضور ﷺ کھڑے ہوئے تو تمام لوگ کھڑے ہو گئے معلوم ہوا کہ کسی کے ادب کے لیے تعظیماً قیام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طریقہ اور معمول تھا اور یہ بھی واضح ہوا کہ حضور ﷺ یا کسی برگزیدہ بندے کے ہاتھ کو بوسہ دینا سنت صحابہ کرام ہے اور صرف بوسہ دینا ہی نہیں بلکہ اُس کو منہ پر ملنا بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سنت مبارک رہی ہے ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے منبر پر ہاتھ پھیرتے پھر اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔

حوالہ: (شفاء شریف، القسم الثانی، باب الثالث، الفصل السابع اعزاز مالہ من صلوٰۃ، ج ۲،

ص ۱۲۷)

نبی اکرم ﷺ کے دست اقدس:

یہ نبی کریم ﷺ کے ہاتھ کی فضیلت ہے کہ ان سے خوشبو آتی رہتی تھی۔ اور یہ وہ ہاتھ مبارک ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت رکھی تھی کہ اگر ان ہاتھوں میں چھڑی آتی ہے تو جس بت کو لگتی ہے تو وہ اوندھے منہ زمین پر گر جاتا ہے جس سے سب لوگ تعجب کرتے ہیں۔

حوالہ: (سیرت ابن ہشام، ذکر الأسباب الموجبة للسیر إلى مكة وذكر فتح مكة في شهر

رمضان سنة ثمان، باب امان الرسول صفوان بن امیه، ج ۲، ص ۱۱۷)

اور جب یہ دست مبارک کسی لاغر اور کمزور جانور پر لگتے تھے تو وہ تندرست اور چست و چالاک ہو جاتا تھا اور سب سے تیز بھاگنے لگتا تھا۔

حوالہ: (السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الزکوٰۃ، باب کیف فرض الصدقة، ۴، ص ۱۴۹)

اور یہی وہ ہاتھ مبارک ہیں کہ جب ان میں پتھر آتے تھے تو وہ آپ ﷺ کی شہادت دیتے تھے اور کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیتے تھے۔

تخریج: (دلائل النبوة، ابو نعیم: الفصل الخامس عشر ذکر احوال ج ۱، ص ۲۲۷، حدیث

(۱۸۹)

حدیث نمبر 24:

اور دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

“عن أسامة بن شريك رضي الله تعالى عنه قال: وضع رسول الله ﷺ على يده فاذا هي ابرد من الثلج و اطيب من المسك“

حوالہ: (احمد بن علی بن عبد اللہ تقی الدین المقریری، متوفی ۵۸۴ھ، امتاع الاسماع بما للسی من الاحوال والاموال والحفدة والمناع، فصل فی محبة النبی ﷺ، ج ۷، ص ۱۰۲، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۰ھ-۱۹۹۹ء)

حضرت أسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے اوپر اپنا دست مبارک رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

شرح:

• حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کا کیا کہنا ان کی کیا خوبی اور فضیلت بیان کی جائے آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک اگر کسی کے جسم سے مس ہوتے تھے تو آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور مہک اُس آدمی کے دل میں یہ خیال پیدا کر دیتی تھی کہ جنت کی ٹھنڈی ہوائیں اور جنت کی مہک اس ہستی کا تو سل اور وسیلہ سے ہیں۔

اور آپ ﷺ جب اپنے ہاتھ مبارک کسی کے چہرے اور سینے سے مس کرتے ہیں تو وہ چہرہ اور سینہ اتنا روشن ہو جاتا ہے کہ اندھیری کوٹھری میں بھی روشنی کرتا ہے۔

حوالہ: (کنز العمال حدیث نمبر: ۳۶۸۲۳)

اور کبھی آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک مس ہونے کی وجہ سے کسی کا چہرہ مثل آئینہ کے چمک جاتا ہے اور اس میں اشیاء کے عکس نظر آتے ہیں۔

حوالہ: (مسند امام احمد، مسند کوفیین، حدیث قتادة بن معان، ج ۳۳، ص ۴۲۸ حدیث

نمبر: ۲۰۳۱۷)

اور جب یہ ہاتھ مبارک کسی ٹوٹی ہوئی ہڈی کے ساتھ مس ہوتے ہیں تو وہ بالکل ٹھیک ہو جاتی ہے۔

حوالہ: (بخاری شریف "باب قتل ابی رافع عبد اللہ بن ابی حدیث نمبر: ۴۰۳۹)

اور جب یہ ہاتھ مبارک حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و گرم اللہ وجہہ الکریم کے سینے پر پھیرے جاتے ہیں تو آپ کو مدینۃ العلم کا دروازہ بنا دیتے ہیں۔

حوالہ: (ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب القضاة، ج ۲، ص ۷۷۴ حدیث نمبر: ۲۳۱۰ -

☆ حاکم لمستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب قصة اعتراف محمد بن مسلمہ انصاری، ج ۳،

ص ۱۴۵، حدیث نمبر: ۴۶۵۸ -)

حدیث نمبر 25:

عن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله ﷺ صلاة
الاولى ثم خرج الى اهله و خرجت معه فاستقبله ولدان
فجعل يمسح خدي احدهم واحدا واحدا قال و اما انا
فمسح خدي قال فوجدت ليديه بردا و ريحا كأنما
أخرجها من جونة عطار

حوالہ: (مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب طب
ریحہ ﷺ، ج ۲، ص ۲۶۲، مکتبہ رحمانیہ،

۱۸۵۷ عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی، الامام، ۹۱۱ھ، الرياض الانبقة فی شرح اسماء حیر
الحنيفة، المعروف شرح اسماء النبی من حرف الطاء، ص ۲۳۱، شبیر برادرز لاہور)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ کیساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اپنے گھر کی طرف گئے
میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ گیا سامنے سے کچھ بچے آئے آپ ﷺ نے
ان میں سے ہر ایک کے رخسار پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور میرے رخسار
پر بھی ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور
خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقے
(ڈبے) سے نکالا ہو۔

شرح:

اس حدیث میں بیان ہوا کہ حضور ﷺ نے بچوں کی رخساروں پر اپنا دست
مبارک پھیرا جس سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ بہت پیار فرماتے تھے اور
پیار میں ان کی رخساروں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔

رحمتِ عالم ﷺ کی بچوں سے محبت:

نبی اکرم ﷺ بچوں سے کتنی محبت کرتے تھے اس بارے میں چند احادیث
مبارکہ پیش کرتا ہوں تاکہ یہ احادیث ہمارے لیے مشعلِ راہ کا کام دیں۔

(۱)

حضرت اُم قیس بنت مھسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شیرخوار بچے نبی اکرم ﷺ

کی خدمت اقدس میں لے کر آئیں آپ ﷺ نے اس بچے کو گود میں بیٹھا لیا، اس نے آپ ﷺ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے اس پر پانی بہا دیا اور کچھ نہ کہا۔

(2)

أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

تخریج: (بخاری شریف، کتاب الادب، باب رحمة الولد و تقبيله)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک دن آپ ﷺ حضرت امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو چوم رہے تھے۔ حضرت اقرع بن حابس تمیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، دیکھ کر کہنے لگے میرے دس بیٹے ہیں، میں نے ان میں سے کسی کو نہیں چوما۔ آپ ﷺ نے فرمایا، جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(3)

“عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبِيٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ”

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الاستیذان، باب التسليم على الصبيان)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچوں پر گزر رہا تو آپ نے

ان کو سلام کیا اور فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کا گزر بچوں پر ہوتا تو آپ ﷺ بھی بچوں کو سلام کرتے تھے۔

(4)

حضرت عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی سفر سے تشریف لاتے تو آپ ﷺ کی اہل بیت کے بچے آپ ﷺ کی خدمت میں لائے جاتے، ایک دفعہ آپ ﷺ کسی سفر سے واپس تشریف لائے تو سب سے پہلے میں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش حاضر ہوا، آپ ﷺ نے مجھے اپنے آگے سوار کر لیا، پھر حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دو صاحبزادوں میں سے کوئی ایک سامنے آئے تو آپ ﷺ نے ان کو اپنے پیچھے سوار کر لیا اسی طرح تینوں ایک سواری پر مدینہ شریف میں داخل ہوئے۔

حوالہ: (مشکوٰۃ شریف بحوالہ مسند شریف، باب آداب السفر)

(5)

“عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ”

حوالہ: (بحاری شریف، کتاب الباس، باب الثلاثة على الدابة، حديث نمبر: ۵۹۶۵)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن جب آپ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کے پاس بنی عبدالمطلب کے دو صاحبزادے آئے تو آپ ﷺ نے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو پیچھے بٹھالیا۔

(6)

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي بِأَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مُدَّنَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَهَ مَعَ بَرَكَهَ ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کبھی کوئی پہلا پھل پکتا تو لوگ اس کو رسول اللہ ﷺ کے خدمت میں پیش کرتے۔ آپ اس پر یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ ہمارے مدینہ میں اور ہمارے پھل میں اور ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت عطاء فرما“ اس دعا کے بعد جو بچے آپ ﷺ کے پاس موجود ہوتے ان میں سے سب سے چھوٹے کو پھل عنایت فرماتے (پھر اُس سے بڑے کو پھر اُس سے بڑے کو یوں ہی پھل ختم ہو جاتا)

حوالہ: (صحیح مسلم شریف، کتاب الفضائل، باب فضل المدینہ، حدیث نمبر ۱۳۷۳)

(7)

”وَيَذَاعِبُ صِبْيَانَهُمْ وَيُجْلِسُهُمْ فِي حِجْرِهِ“

حضور ﷺ صحابہ کرام ﷺ کے بچوں کو اپنی مقدس گود میں بٹھا لیتے اور ان سے خوش طبعی فرماتے۔

حوالہ: (الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، فصل اما حسن عشرته، ص ۸۲، مکتبہ روضۃ

القرآن پشاور،

تکما مدارج النبوة، قسم اول، باب دوم، در بیان اخلاقی و صفاء، ج ۱، ص ۴۱، نوربہ روضہ لاہور)

(8)

“عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصَّبِيَّانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ نَزَعَ اللَّهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ“

تخریج: (بخاری شریف، کتاب الادب، باب رحمة الولد و نفيہ)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ایک دیہاتی آپ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ تم بچوں کو چومتے ہو، ہم نہیں چومتے، آپ ﷺ نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ تمہارے دل سے رحمت نکال لے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔“

(9)

“أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا أَهْلَ جَاهِلِيَّةٍ وَعِبَادَةَ أَوْثَانٍ فَكُنَّا نَقْتُلُ الْأَوْلَادَ وَكَانَتْ عِنْدِي بِنْتُ لِي فَلَمَّا أَجَابَتْ وَكَانَتْ مَسْرُورَةً بِلُغَائِي إِذَا دَعَوْتُهَا فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاتَّبَعَنِي فَمَرَرْتُ حَتَّى أَتَيْتُ بَشْرًا مِنْ أَهْلِي غَيْرَ بَعِيدٍ فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَرَدَّيْتُ بِهَا فِي الْبَشْرِ وَكَانَ آخِرَ عَهْدِي بِهَا أَنْ تَقُولَ: يَا أَبَتَاهُ يَا أَبَتَاهُ فَبَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَكَفَ دَمْعُ عَيْنَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُلَسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْزَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: كُفَّ فَإِنَّهُ

يَسْأَلُ عَمَّا أَهَمُّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَعِدْ عَلَيَّ حَدِيثَكَ فَأَعَادَهُ فَبَكَى حَتَّى وَكَفَ الدَّمْعُ مِنْ عَيْنَيْهِ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ وَضَعَ عَنِ الْجَاهِلِيَّةِ مَا عَمِلُوا فَاسْتَأْنِفَ عَمَلَكَ“

حوالہ: (اسو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی، متوفی ۲۵۵ھ، سن درمی شریف: کتاب الدلائل النوة، بَابُ مَا كَانَ عَلَيْهِ النَّاسُ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَبَرِ وَالضَّلَالَةِ، ج ۱، ص ۲۴، شبیر برادرز لاہور)

ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم زمانہ جاہلیت میں تھے اور بتوں کی بوجا کرتے تھے، ہم اپنی اولاد کو قتل کر دیتے تھے (یعنی بچیوں کو)، میری ایک بیٹی تھی جب وہ بولنے لگی، تو جب میں اُس کو بلاتا وہ میرے بلانے سے خوش ہوتی۔ ایک دن میں نے اُسے بلایا وہ میرے پیچھے چل پڑی یہاں تک کہ میں اپنے گھر کے قریب ایک کنویں کے پاس پہنچا اور میں نے اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُس کو کنویں میں پھینک دیا (اے اللہ کے رسول ﷺ) اُس کے آخری کلمات (جو اُس وقت اُس کے زبان پر جاری تھے وہ) اے ابا جان اے میرے ابا جان تھے (یعنی میں نے اُس کو کنویں میں ڈال دیا اور وہ مجھے ابو جان، بابا جان کہہ کہہ کر رحم و کرم کی اپیل کر رہی تھی)۔

یہ واقعہ سن کر نبی ﷺ رونے لگ پڑے اور آپ ﷺ کے آنسو بہنے لگے، نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے اصحاب میں سے ایک نے اُس آدم سے کہا کہ تم نے نبی ﷺ کو غمگین کر دیا ہے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ رہنے دیں اس نے وہی پوچھا ہے جو اُس کے ذہن میں تھا، اور پھر فرمایا

کہ مجھے یہ واقعہ پھر سناؤ اُس آدمی نے یہی واقعہ پھر سنایا تو پھر نبی اکرم رحمت عالم ﷺ رونے لگے اور آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو جاری ہوئے اور آنسوؤں کی وجہ سے آپ ﷺ کی ریش (داڑھی) مبارک تر ہو گئی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس آدمی سے فرمایا کہ جاہلیت میں لوگوں کے (برے) اعمال کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا اب تم (نیک) عمل کا آغاز کرو۔ (یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے جاہلیت کے کیے ہوئے برے اعمال پر پکڑ نہیں فرمائے گا آج کے بعد نیک کام ہی کرنا)

(10)

“وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوقِرْ كَبِيرَنَا وَيَرْحَمَ صَغِيرَنَا“

حوالہ: (مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمرو بن عاص، ج ۱۱، ص ۵۲۹،

حدیث نمبر 6937)

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو ہمارے بڑوں کا ادب نہ کرے اور ہمارے چھوٹوں (بچوں) پر رحم نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (یعنی ہمارے طریقے سے نہیں)

تر بیتِ اولاد:

بچوں سے محبت اور پیار کرنا اعلیٰ ظرفی کی علامت ہے اور یہی بچے قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں اگر ہم ان کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آئیں گے تو کل یہ بھی اعلیٰ اخلاق و کردار کے مالک بنے گے اور اگر آج ہم نے ان پر ظلم کیا اور غصہ کیا تو کل اگر یہی بچے ظالم اور جابر اور والدین کے نافرمان بن جائیں گے تو اس میں ہمارا ہی قصور

ہوگا۔ کہ اگر ہم ان کے ساتھ اچھے طریقے سے پیش آتے تو یہ بھی ایسا ہی کرتے۔
اولاد کی اعلیٰ تربیت والدین کے فرائض میں شامل ہے حضور ﷺ کی ایک
حدیث کا مفہوم ہے کہ ہمیشہ اپنی اولاد کی تربیت کرتے رہو۔ جس طرح والدین اپنی
اولاد کو بولنا اور چلنا سیکھاتے ہیں اسی طرح ان کو اچھی طرح بات کرنے، سنت کے
مطابق اور شرعی لباس پہننے کی بھی تربیت دیں آپ آج جو فصل کاشت کریں گے کل
وہی آپ کو تیار ملے گی آج اپنی اولاد کو بے حیائی اور برائی سے روکیں گے تو وہ برائی
سے رک جائے گی۔

آج اپنی اولاد کو حضور ﷺ کی محبت کا درس دیں گے تو وہ یقیناً عاشق رسول بنے
گی۔ حضور ﷺ سے محبت ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض عین ہے اور اپنی اولاد کو محبت
رسول ﷺ کا سبق دینے کے متعلق حضور ﷺ کا فرمان مبارک ہی کافی ہے
حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”قَالَ ادَّبُوا أَوْلَادَكُمْ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَحُبِّ
أَهْلِ بَيْتِهِ وَعَلَى قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ“

تخریج: (احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیثمی، المتوفی: ۹۷۴، الصواعق المحرقة،
المقصد الثانی فی ما تضمنه، ج ۲، ص ۴۹۶،

☆ محمد بن احمد عبد السلام خضر الشقیری الحوامدی، متوفی: ۵۵۲۱، السنن والمبتدعات
المتعلقة بالأذکار والصلوات، فصل فی الذکر والدعاء عند المطر، ج ۱، ص ۲۸۲،

☆ زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم
المنای القاهر یمتوفی (۵۱۰۳)، فیض القدر شرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۲۲۵،

☆ زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین الحدادی ثم
المنای القاهر یمتوفی (۵۱۰۳)، التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۵۳،

☆ أبو العباس شہاب الدین احمد بن ابی بکر بن إسماعیل بن سلیم بن قاسم بن عثمان

سوصیری الکثنانی الشافعی، متوفی: ۵۸۴ھ، إتحاف الخیرة المہرۃ بزوائد المسانید العشرۃ، باب فی
تلاعن و تحریم ۵: ج ۸، ص ۱۸۵،
☆ عبد الرحمن بن أبی بکر جلال الدین السیوطی، متوفی: ۹۱۱ھ، الفتح الکبیر فی صم الریادة
مع تصغیر، حرف الهمزة، ج ۱، ص ۵۷،
☆ إسماعیل بن محمد بن عبد الہادی الجراحی العجلونی المتوفی: ۱۱۶۲ھ، کشف الحما،
رس الإلیاس، باب الهمزة مع الذال المعجمہ، ج ۱، ص ۷۴،
☆ عبد الرحمن بن أبی بکر جلال الدین السیوطی المتوفی: ۹۱۱ھ، صحیح وصعید الجامع
لتفسیر وزیادته،

اپنی اولاد کو تین چیزیں سیکھاؤ اپنے نبی ﷺ کی محبت، اور نبی اکرم ﷺ

کے اہل بیت کی محبت اور قرآن کی تلاوت،

آج آپ اپنی اولاد کو نماز کی عادت ڈالیں گے تو مرتے دم تک وہ نماز

کی پابند رہے گی آپ اپنی اولاد کا خیال ضرور رکھا کریں۔

ایک کسان جب دھان (مونجی) کی فصل کاشت کرنے لیے یا باغبان
(مالی) کسی اور پودے کی پیوری لگاتا ہے تو وہ اس کی حفاظت بھی کرتا ہے تاکہ اس کو کوئی
پرندہ خراب نہ کر دے کوئی جانور نہ کھا جائے کوئی آدمی ان کے نرم نرم شگوفوں کو مسل نہ
دے کوئی کیڑا وغیرہ نہ لگ جائے تو آپ ہی بتائیں کہ ایک عام سی فصل اور پودے کے
لیے اتنی محنت اور دیکھ بھال، اور جو آپ کے گلشن کے ننھے ننھے پھول اور کلیاں ہیں اور
ہ پھول اور کلیاں جو آپ کی زندگی کا سرمایہ ہیں ان کو ویسے ہی چھوڑ دیں گے؟؟؟
نہیں نہیں ان کی دوستی، صحبت، چال چلن، تنہائی وغیرہ پر خاص نظر رکھیں کہ کہیں آپ کا
سرمایہ تباہی اور بربادی کی طرف تو نہیں جا رہا؟؟؟ کہیں اُن کی دوستی ایسے لوگوں کے
تو نہیں جو دین و ایمان، یا عزت، کے ڈاکو ہیں؟؟؟ یا ایسے لوگوں کے ساتھ تو
نہیں جو ملک یا شہر یا آپ کے گھر کو نقصان پہنچانے والے ہیں؟؟؟

الغرض جتنی اچھی تربیت اولاد کی کریں گے تو اُس کا فائدہ اُتنا ہی زیادہ آپ کو ہوگا اور اگر خدا نہ کرے آپ نے اپنی اولاد کی تربیت بری کی تو کل اس کا وبال بھی آپ پر ہی آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اولاد کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق دے آمین بجاہ النبی الکریم الامین۔

حدیث نمبر 26:

ایک روایت میں ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث ذکر کی گئی ہے۔
 ”قال جابر بن سمرة رضي الله تعالى عنه مسح رسول الله صلى الله عليه وسلم خدي فوجدت ليدہ بردا وريحا
 كأنما أخرج يده من جؤنة عطار“

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۵۹۵ھ، جماعہ ابواب صفہ جسدہ الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۶، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے رخسار پر رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ پھیرا تو میں نے آپ ﷺ کے دست اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو ایسی پائی کہ گویا آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ عطار کے صندوقچے سے نکالا ہو۔

شرح:

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”فكان الخد الذي مسحه ﷺ احسن“.

حوالہ: (شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی متوفی ۷۴۸ھ، سیر العلام النبلا، ج ۳، ص ۱۸۷)

میری وہ رخسار جس پر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیرا تھا وہ زیادہ خوبصورت تھی۔

حضور ﷺ نے اپنے ہاتھ عطار کے صدوقے نکالا تو نہ ہوتا تھا لیکن آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کی مہک کی وجہ سے ایسا محسوس ہوتا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک کو کوئی خوشبو لگائی گئی ہے کیا ہی اعلیٰ معجزہ ہے کہ ہر ہر عضو سے خوشبو مہک رہی ہے، سبحان اللہ والحمد للہ علیٰ ذلک۔

حدیث نمبر 27:

قال یزید بن الأسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ناولنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فاذا ہی ابرد من الثلج واطیب ریحاً من المسک.

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدیٰ والرشاد، المتوفی ۹۵۴ھ، جماع

ابواب صفة حسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۶، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنا ہاتھ مبارک پکڑایا تو وہ برف سے ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

حدیث نمبر 28:

یہ حدیث اس روایت کے ساتھ بھی ملتی ہے

“حدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَمْنَى فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَاولْنِي يَدَكَ فَنَاولَنِيهَا فَذَا هِيَ

ابرد من الثلج و اطيب ريحا من المسك“

تخریج: (دلائل النبوة لیبہقی، باب طیب رائحة رسول اللہ ﷺ، ج ۱، ص ۲۵۷)

ہم کو بیان کیا حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یعلیٰ بن عطاء سے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن یزید بن اسود (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے سنا اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ اس وقت منیٰ میں تھے پس میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اپنا ہاتھ عنایت فرمائیں تو نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنا ہاتھ مبارک دیا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

شرح:

سبحان اللہ آج ہم کسی مرشد کے پاس جاتے ہیں اور اپنا ہاتھ اُن کے ہاتھ میں دیتے ہیں صرف اس لیے کہ یہ سلسلہ چلتا چلتا حضور ﷺ تک پہنچ جاتا ہے تو ہمارا ہاتھ بھی حضور ﷺ کے ہاتھ میں آ جائے لیکن میں ہزار ہا جانیں قربان کروں نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام پر جن کو حضور ﷺ بلا بلا کو خود اپنا دست مبارک تھما رہے ہیں اور جن کے ہاتھوں میں حضور ﷺ خود اپنا مبارک ہاتھ دے کر اُن کو شیطان کے شر سے محفوظ فرما رہے ہیں، سبحان اللہ“

انتہائی ضروری بات:

چونکہ اولیاء اللہ کے سلسلہ میں داخل ہونا ان کا مرید اور معتقد ہونا دونوں جہان کی بھلائی اور برکت کا ذریعہ ہے اس لیے بیعت سے پہلے پیر و مرشد میں یہ چار باتیں

ضرر دیکھ لیں۔ (۱) صحیح العقیدہ سنی ہو (۲) کم از کم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضرورت کے مائل خود کتابوں سے نکال لے نہیں تو حلال حرام، جائز ناجائز کا فرق نہ کر سکے گا (۳) فاسق معلن نہ ہو (یعنی اعلانیہ گناہ نہ کرتا ہو) کیونکہ فاسق کی توہین واجب ہے اور پیر کی تعظیم ضروری ہے (۴) اس کا سلسلہ نبی اکرم ﷺ تک متصل (ملا ہوا) ہو ورنہ اوپر سے فیض نہ آئے گا۔

حوالہ: (قانون شریعت، حصہ اول ص ۶۳، اکبر بک سیلرز لاہور)

اور بیعت کرتے وقت مرد اپنا ہاتھ مرشد کے ہاتھ میں دیں لیکن عورتوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنا ہاتھ پیر و مرشد کے ہاتھ میں دیں اور پیر و مرشد کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ عورتوں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر بیعت کریں یا عورتوں کی طرف دیکھیں، اُمید ہے کہ آپ مندرجہ بالا گفتگو سے سمجھ گے ہوں گے کہ کون سا پیر اصلی ہے اور کس نے لوگوں کی آنکھوں میں نمک چھڑک رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اچھے برے کے درمیان فرق کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حدیث نمبر 29:

عن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال كنت أصفح
النبي ﷺ ويمس جلدی جلدہ فاعرف فی یدی بعد
ثلاثة أطيب من ریح المسک.

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل البہانی، متوفی ۱۲۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث،

الباب الرابع، فصل ثانی ص ۳۱۵، ۳۱۶، قدیمی کتب خانہ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نبی
اکرم ﷺ سے مصافحہ کیا کرتا تھا اور میری جلد آپ ﷺ کی جلد مبارک کو

چھوتی تھی پس میں تیسرے دن کے بعد بھی اپنے ہاتھ میں مشک سے بھی زیادہ مہک محسوس کرتا تھا۔

حدیث نمبر 30:

روایت ہے کہ آپ ﷺ جس چیز کو چھو لیتے اس میں مشک، دُہن برقی خوشبو ہو جاتی تھی، یہاں تک کہ خشک لکڑی سے بھی خوشبو آنے لگتی تھی۔

حوالہ: (جامع المعجزات مترجم، الشیخ محمد عبد الواعظ الرهاوی علیہ السلام، فرید بکسٹال لاہور،) ۲۶

حدیث نمبر 31:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سفر سے واپس آ کر مجھے کچھ نہ کچھ عطاء فرماتے تھے جس سے مہینہ بھر خوشبو آتی رہتی تھی۔

حوالہ: (جامع المعجزات مترجم، الشیخ محمد عبد الواعظ الرهاوی علیہ السلام، فرید بکسٹال لاہور،) ۲۶۹

حدیث نمبر 32:

روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ایک سانپ سے کلام کرتے ہوئے فرمایا: تمہارے منہ میں جوڑ ہر ہے اسے پھینک دو، سانپ نے سر جھکا دیا تو مشقال برابر کوئی چیز باہر نکال دی جسے حضور ﷺ نے پکڑ کر ریت میں پھینک دیا تو ریت سے خوشبو آنے لگی (یقیناً یہ خوشبو حضور ﷺ کے چھونے سے پیدا ہوئی تھی، ابوالاحمد غفرلہ)

حوالہ: (جامع المعجزات مترجم، الشیخ محمد عبد الواعظ الرهاوی علیہ السلام، فرید بکسٹال لاہور،) ۲۷۰

شرح:

ان احادیث میں حضور ﷺ کے دستِ اقدس کے معجزات بیان کیے گئے جو

آپ نے پڑھے ہیں میں نے ماقبل ان کے علاوہ حضور ﷺ کے ہاتھ مبارک کے چند معجزات بیان کیے اس جگہ مزید چند معجزات بیان کرتا ہوں جو آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک سے صادر ہوئے، وباللہ التوفیق“

معجزات دست نبوی ﷺ:

(1)

”أن أبيض بن حمال كان بوجهه حرازة وهي القوباء
فالتقمت أنفه فمسح النبي صلى الله عليه وسلم على وجهه
فلم يمس ذلك اليوم وفيه أثر.“

حضرت ابيض بن حمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر داد تھا۔ جس
سے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا ایک دن حضور ﷺ نے ان کو طلب فرمایا
اور ان کے چہرے پر اپنا دست شفا پھیرا شام سے پہلے پہلے داد اور اس کا
نشان بھی جاتا رہا۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ فی معرفة الصحابة،
مذكرة ابيض بن حمال، ج ۱، ص ۱۷۷)

(2)

”قال: أتيت النبي صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم
وبكفي سلعة فقلت: يا رسول الله إن هذه السلعة قد آذنتني
تجول بيني وبين قائم السيف فقال: ادن فدنوت فوضع يده
على السلعة فما زال يطحنها بكفه حتى رفع. وما أدرى أين
أثرها.“

حضرت شریحیل بن عبدالرحمن الجعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
 حضرت ﷺ کی خدمت میں آیا میری ہتھیلی میں ایک گٹھی تھی اور عرض کیا
 یا رسول اللہ ﷺ میرے ہاتھ میں یہ گٹھی ہے جس کی وجہ سے میں تلوار کا
 قبضہ اور گھوڑے کی باگ نہیں پکڑ سکتا حضور ﷺ نے فرمایا قریب آؤ تو
 میں قریب ہوا تو آپ ﷺ اپنی ہتھیلی سے اس گٹھی کو رگڑا، تو اس کا نشان
 تک نہ رہا۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ الاصابہ فی معرفة الصحابہ،

لذکرہ شرحیل بن عبد الرحمن الجعفی، ج ۳، ص ۲۶۸)

(3)

”وعن ابن عباس قال: إن امرأة جاءت باهن لها إلى رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله إن ابني به
 جنون وإنه ليأخذه عند غدايتنا وعشايتنا لمسح رسول الله
 صلى الله عليه وسلم صدره فنع لعة وخرج من جوفه مثل
 الجرو الأسود يسمى“

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک عورت اپنے بیٹے
 کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول
 اللہ ﷺ کہ اس کو جنون ہے۔ اور صبح اور شام کے وقت اس کو دورا پڑتا
 ہے حضور ﷺ نے اس کے سینے پر ہاتھ مبارک پھیرا، لڑکے نے قے کی
 اور اس میں سے ایک کالے کتے کا پلا لکلا اور وہ بچہ فوراً ٹھیک ہو گیا۔

حوالہ: (احمد بن محمد بن ابی بکر بن عبد الملك القسطلانی، متوفی ۸۹۲ھ، مواہب

الدنية، باب حديث القصة، ج ۲، ص ۲۹۸

(4)

”عن قتادة بن النعمان أنه أصيبت عينه يوم بدر فسالت حدقته علي وجنته فأرادوا أن يقطعوها فقالوا: لا حتى نستأمر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فاستأمروه فقال: لا ثم دعا به فوضع راحته على حدقته ثم غمزها فكان لا يدري أي عينيه ذهب.“

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی آنکھ مبارکہ کو بدر کے دن صدمہ پہنچا اور آنکھ مبارکہ کا ڈیلار خسار پر آ گیا لوگوں نے کہا کہ اس کو کاٹ دیا جائے۔ پھر کہا جتنی دیر تک حضور ﷺ سے پوچھا نہ لیں یہ کام نہیں کریں گے جب حضور ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو پھر ان کو بلایا اور ڈیلے کو اپنے دست مبارک سے اس کی جگہ پر رکھ دیا، آنکھ ایسی درست ہو گئی کہ کوئی بھی نہ بتا سکتا تھا کہ دونوں آنکھوں میں سے کون سی کو صدمہ پہنچا تھا۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ فی معرفة الصحابة،

مذکر قتادہ بن نعمان، ج ۵، ص ۳۱۸)

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت قتادہ فرماتے تھے کہ مجھے دوسری آنکھ کی نسبت اس آنکھ سے زیادہ نظر آتا تھا جس کو حضور ﷺ نے ٹھیک کیا تھا۔

(5)

”فقال: يا رسول الله امسح وجهي وادع لي بالبركة قال:

ففعَلَ فكان وجهه يزهُو.

حضرت عائذ بن سعید جسہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ میرے چہرے پر اپنا ہاتھ مبارک پھیر دیں اور میرے لیے برکت کی دعا فرمادیں حضور ﷺ نے اسی طرح کیا تو اس وقت سے حضرت عائذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ ہمیشہ تروتازہ اور نورانی رہا کرتا تھا۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الإصابہ فی معرفۃ الصحابہ، تذکرۃ عائذ بن سعید، ج ۳، ص ۹۳)

(6)

”مسح النبى صلى الله عليه وآله وسلم وجه قتادة بن ملحان ثم كبر فبلى منه كل شيء غير وجهه“

رسول اللہ ﷺ نے حضرت قتادہ بن ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرے پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا جب وہ عمر رسیدہ ہو گئے تو ان کے تمام جسم پر بڑھاپے کے آثار نمایاں تھا لیکن چہرہ بالکل تروتازہ تھا۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الإصابہ فی معرفۃ الصحابہ، تذکرۃ قتادہ بن ملحان، ج ۵، ص ۱۷)

(7)

”قال قيس: فأجلسني النبي صلى الله عليه وآله وسلم بين يديه ومسح على رأسي ودعاني وقال: بارك الله فيك يا قيس. ثم قال: أنت أبو الطفيل“

فهلك قيس وهو ابن مائة سنة ورأسه أبيض وأثر يد رسول
الله صلى الله عليه وآله وسلم فيه أسود.

حضرت قیس بن زید بن حباب جذامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
نبی کریم ﷺ نے میرے سر پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور برکت کی دعا
فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت ڈالے تم ابو طفیل ہو حضرت قیس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سو برس کی عمر میں وفات پائی ان کے سر کے بال
مبارک سفید ہو گئے تھے مگر جس جگہ حضور ﷺ نے ہاتھ مبارک رکھا تھا
اُس جگہ کے بال سیاہ ہی تھے۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ فی معرفة الصحابة،

تذکرہ قیس بن زید الجذامی، ج ۵، ص ۳۵۷)

(8)

”وَفَدَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَقْرَعُ فَمَسَحَ
عَلَى رَأْسِهِ فَنَبَتَ شَعْرُهُ“

حضرت ہلب طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوئے وہ اقراع (گنچے) تھے رسول اللہ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ
پھیرا اس وقت بال اُگ آئے (اسی وجہ سے ان کو ہلب (زیادہ بالوں
والا) کہا جاتا تھا۔)

حوالہ: (یوسف بن عبد اللہ النمری القرطبی، متوفی ۴۶۳ھ، الاستیعاب فی معرفة الاصحاب،

تذکرہ ہلب طائی، ج ۴، ص ۱۵۴۹)

(9)

”رَوَتْ عَنْهُ ابْنَتُهُ عَمْرَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَكَسَانِي بِرَدِينٍ وَأَعْطَانِي سِيفًا
قَالَتْ: فَمَا شَابَ رَأْسَ أَبِي حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ“

حضرت یسار بن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی بیٹی عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے دو چادریں پہنا دیں اور ایک تلوار بھی عطاء فرمائی۔ حضرت یسار کی صاحبزادی حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ میرے باپ کے سر میں سفید بال نہ آئے یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگی۔

حوالہ: (امام ابن اثیر، منوفی، ۵۶۳، أسد الغابہ، تذکرہ یسار بن ازہر الجہنی، ج ۵،

ص ۷۷)

(10)

”قال أبو عمر: كان سهل قد خرج بابنته عميرة وبصاعين
من تمر فقال: يا رسول الله إن لي إليك حاجة. قال: وما
هي قال: تدعو الله لي ولا بنتي. وتمسح رأسها فإنه ليس
لي ولد غيرها قالت: عميرة: فوضع كفه على فاقسم بالله
لكان برد كفت رسول الله صلى الله عليه وآله وبهلم على
كبدى بعد.“

ابو عمر فرماتے ہیں حضرت سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو صاع
کھجوریں بطور زکوٰۃ اور اپنی بیٹی عمیرہ کو لے کر رسول ﷺ کی خدمت با
برکت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ ﷺ سے
کام ہے فرمایا کیا کام ہے؟ عرض کیا کہ آپ ﷺ میرے حق اور میری

بیٹی کے حق میں دعا فرمائیں، اور اس بیٹی کے سر پر اپنا ہاتھ پھیر دیں میری اس کے علاوہ اور کوئی اولاد نہیں حضرت عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا قول ہے کہ حضور ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتی ہوں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک کی ٹھنڈک اس کے بعد بھی میرے کلیجے (سینے) میں رہی۔

حوالہ: (امام احمد بن علی بن حجر العسقلانی متوفی ۸۵۲ھ، الاصابہ فی معرفة الصحابة،

تذکرہ عمیرہ بنت سہل بن رافع، ج ۸، ص ۲۵۰)

(11)

”عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ فِي غَنَمٍ لِأَبِي أَبِي مُعَيْطٍ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا غُلَامُ، عِنْدَكَ لَبَنٌ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَلَكِنِّي مُؤْتَمَنٌ قَالَ: فَهَلْ عِنْدَكَ شَاةٌ لَمْ يَنْزُ عَلَيْهَا الْفَحْلُ، قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَتَيْتُهُ بِشَاةٍ شَطُورٍ، فَمَسَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ الضَّرْعِ، وَمَا لَهَا ضَرْعٌ، فَإِذَا ضَرْعٌ خَافِلٌ مَمْلُوءٌ لَبَنًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِصَخْرَةٍ مَنْقُورَةٍ، فَحَلَبَ، ثُمَّ سَقَى أَبَا بَكْرٍ وَسَقَانِي، ثُمَّ قَالَ لِلضَّرْعِ اقْلُصْ فَرَجَعَ كَمَا كَانَ، فَأَنَا رَأَيْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَّمَنِي فَمَسَحَ رَأْسِي، وَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ، فَإِنَّكَ غُلَامٌ مُعَلَّمٌ فَأَسْلَمْتُ“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا ایک روز رسول ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے کیا تیرے پاس دودھ ہے؟؟

میں نے کہا کہ ہاں لیکن میں امین ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تیرے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس پر نہ کو دا ہو؟؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں پس میں نے ایک بکری پیش کی جس کے تھن نہ تھے آپ ﷺ نے اس کے تھنوں پر ہاتھ مبارک مارا اچانک دودھ سے بھرا ہوا ایک تھن ظاہر ہوا آپ ﷺ نے دودھ دوہا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مجھ کو پلایا۔ پھر تھن کو ارشاد فرمایا کہ سکڑ جا تو وہ ایسا ہی ہو گیا جیسا پہلے تھا یہ دیکھ کر ہمیں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے تعلیم دیں آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا برکت دے کر فرمایا کہ تو تعلیم یافتہ لڑکا ہے پس میں اسلام لے آیا۔

حوالہ : (امام ابو القاسم سلمان بن ایوب، الطبرانی، المعجم الصغیر الطبرانی، باب من اسند

عمر، ج ۱، ص ۲۱۰، حدیث ۵۱۳)

حدیث نمبر 33:

کمالِ حسنِ حضور ﷺ:

”عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْيَضَ اللَّوْنُ مَشْرَبًا حَمْرَةً أَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ دَقِيقَ الْمَسْرَبَةِ دَقِيقَ الْعَرَبِيِّنِ سَهْلَ الْخَدَيْنِ كَثَ اللَّحْيَةِ ذَا وَلْمَةٍ كَأَنَّ عُنُقَهُ ابْرَمَقُ

فَضَّةٌ لَهُ شَعْرٌ يَجْرِي مِنْ لَبَتِهِ إِلَى سِرْتِهِ كَالْقَضِيبِ لَيْسَ فِي بَطْنِهِ وَلَا صَدْرِهِ شَعْرٌ غَيْرُهُ كَأَنَّ عِرْقَهُ فِي وَجْهِهِ اللَّوْلُو وَلَرِيحُ عِرْقِهِ أَطِيبُ مِنَ الْمَسْكِ الْأَذْفَرِ“

حوالہ: (الخصائص الكبرى ج ۱، باب ذكر المعجزات والخصائص في خلقه ﷺ، ص ۱۲۸،

رحمانيہ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ سرخی مائل سفید، پتلیاں سیاہ، سینہ سے ناف تک بالوں کا ایک خط، ناک بلند، رخسار دراز اور بلند، داڑھی گھنی، اور بال کان کی لوت تک تھے۔ گردن مبارک گویا چاندی کی صراحی تھی۔ پیشانی پر پسینہ موتیوں مانند چمکتا اور پسینہ کی خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ اور لطیف تھی۔

شرح:

اس حدیث مبارک میں حضور ﷺ کے تقریباً اکثر اعضاء کا ذکر ہوا، ہم اس جگہ نبی اکرم ﷺ کے جسم مبارک اور اعضاء مبارک کا اجمالاً تذکرہ کرتے ہیں۔

سیر اقدس:

(۱) ”عن الحسن بن علی عن خاله هند بن ابی ہالة

قال: کان رسول اللہ ﷺ عظیم الہامة“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال

المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الاول فی صفة رأسه، ص ۳۹۱، دار الکتب

العلمیہ ۲۰۱۲ء،

☆ امتناع الاسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفلة والمتاع، أحمد بن علی بن عبد القادر

أبو العباس الحسيني العبيدي نقى الدين المقرئ المتوفى: ۸۴۵ھ، باب اما وجهه الكريم، ج ۲،

ع ۱۵۲)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا سرِ نازِ عظیم تھا۔
(2) "عن نافع بن جبیر قال: وصف لنا علي بن ابي طالب النبي ﷺ فقال كان عظيم الهامة"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الاول فی صفة رأسه، ص ۳۹۱، دار الکتب العلمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے جسم مبارک کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کا سرِ نازِ عظیم تھا۔ یعنی مقدار اور حجم میں جیسے کہ کیف میں اور معنوی عظمت میں۔

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
سر کا عظیم ہونا قوتِ دماغ اور نورِ عقل اور جودتِ فکر کی علامت ہوتا ہے اور یہاں صرف یہ ہے کہ سرا قدس چھوٹا نہیں تھا نہ یہ کہ مقدار میں اعتدال نہ تھا، "العیاذ باللہ" بلکہ تمام اعضاء مبارکہ میں کمال درجہ کا اعتدال اور انتہا کا موازنہ تھا (اور حضور ﷺ کے تمام اعضاء میں یہی قاعدہ کلیہ ہے کہ تمام اعضاء اعتدال میں تھے)

حوالہ: (شاہ عبدالحق محدث دہلوی، مدارج النبوة، ج ۱، سر مبارک کا بیان)

جبین مقدس:

"عن الحسن بن علی عن خاله هند قال كان رسول الله واسع الجبين"

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثانی فی صفة جیبه، ص ۳۹۱، دار الکتب العلمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جبین مبارکہ کشادہ تھی۔
ابرو مبارک اور بھویں:

”عن الحسن بن علی بن ابی طالب عن خالہ ہند بن ابی ہالہ قال: کان رسول اللہ ﷺ ازج الحواجب سوابغ فی غیر قرن بینہا عرق یدرہ الغضب“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثالث فی صفة حاجیبه، ص ۳۹۲، دار الکتب العلمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ماموں حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ابرو مبارک مقدار میں طویل تھے اور ان پر بال مناسب مقدار میں تھے نہ بہت زیادہ تھے اور نہ بالکل کم تھے اور باہم ملے ہوئے نہیں تھے اتنے قریب تھے کہ دور سے باہم ملے ہوئے معلوم ہوتے تھے دونوں ابروؤں کے درمیان ایک رگ مبارک تھی جو حالت رعب اور جلال میں حرکت میں آ جاتی تھی اور خون میں جوش پیدا ہونے سے اس میں لرزہ سا معلوم ہوتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کی چشمان مبارک:

نبی اکرم ﷺ کی مبارک آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو اب بھی ساری کائنات کا مشاہدہ فرما رہی ہیں۔ اور ان کے مزید فضائل پیش کیے جاتے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی آنکھوں کا ذکر یوں فرماتا ہے۔

”مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَفَى“ (التجم: ۵۳: ۱۷)

آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

(۲) ”عن الحسن بن علی عن خاله هند بن ابی ہالہ

قال: کان رسول اللہ ﷺ ادجع العینین ازج الحواجب

سوابغ من غیر قرن اهدب الاشعار“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال

المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الرابع فی صفة عینه و اهدابه، ص ۳۹۲، دار الکتب

العلمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ماموں حضرت

ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی

مقدس آنکھوں کی پتلی بہت سیاہ بھوئیں مبارک طویل اور باریک اور

بالوں والی اور مکمل طور پر ملی ہوئی نہ تھیں اور پلکیں مبارک دراز تھیں۔

(۳) ”عن جابر بن سمرة قال: کان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اشکل العینین“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال

المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الرابع فی صفة عینه و اهدابه، ص ۳۹۲، دار الکتب

العلمیہ ۲۰۱۲ء، مسلم شریف، کتاب الفضائل، باب نمبر ۲۷)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں سفید سرخی مائل تھیں، یعنی سفید میں سرخ باریک دھاریاں تھیں۔

(4) ”عن جابر بن سمرة قال: كنت اذا نظرت الى رسول الله ﷺ قلت اكحل و ليس باكحل“

حوالہ: (جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب فی صفة النبی ﷺ، حدیث نمبر ۳۶۴۵)
☆ امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوری، منوفی ۵۹۸ھ، نوادر حوال
المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الرابع فی صفة عینه و اهدابه، ص ۳۹۳، دار الکتب
العلمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں جب بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھتا تو دل میں کہتا کہ آپ ﷺ نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے، (حالانکہ وہ قدرتی سرمہ کی دھاریاں تھیں) نہ کہ سرمہ لگانے کی وجہ سے تھیں۔

(5) ”عن أبي هريرة: أنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبَلَتِي هَاهُنَا وَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَإِنِّي لَأَرَاكُمْ وَرَاءَ ظَهْرِي“

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الاذان، باب الخشوع فی الصلاة، ح ۱، ص ۱۱۴۹)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم میرا منہ قبلہ کی طرف دیکھتے ہو؟ اللہ کی قسم مجھ پر نہ تمہارا رکوع اور نہ تمہارا خشوع (دل کی ایک حالت جو دیکھنے سے بھی نظر نہیں آتی) پوشیدہ ہے اور بے شک میں تم کو اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کیا خوب فرماتے ہیں۔

اے فروغت صبح آثار و دہور

چشم تو بیندہ ما فی الصدور

(6) ”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى مَا وَرَائِي كَمَا أَنْظُرُ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيَّ“

حوالہ: (دلائل النبوة، ابو نعیم، فصل الثالث والعشرون ذكر تحرك الجبل حراء، روینہ ﷺ من ظہرہ، ج ۱، ص ۴۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ بے شک میں اپنے پیچھے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسا کہ میں اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

(7) ”وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرَى بِاللَّيْلِ فِي الظُّلْمَةِ كَمَا يَرَى فِي النَّهَارِ فِي الضُّوءِ“

حوالہ: (زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث فی ما فضله اللہ بہ، الفصل فی کمال خلقته و جمال صورته ﷺ، ج ۵، ص ۲۶۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ رات کے اندھیرے میں بھی ایسا ہی دیکھتے تھے جیسا کہ دن کی روشنی میں۔

(8) ان احادیث کی شرح کرتے ہوئے علامہ زرقانی فرماتے ہیں۔

”فالمعنى: إن رؤيته في النهار الصافي والليل المظلم متساوية؛ لأن الله تعالى لما رزقه الاطلاع بالباطن

والإحاطة بإدراك مدركات القلوب جعل له مثل ذلك
في مدركات العيون ومن ثمَّ كان يرى المحسوس من وراء
ظهره كما يراه من أمامه“

حوالہ: (زرقانی علی المواہب، المقصد الثالث فی ما فضله اللہ بہ، الفصل فی کمال حقیقہ و
جمال صورہ ﷺ، ج ۵، ص ۲۶۳)

پس معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ کا روشن دن اور اندھیری رات میں دیکھنا
برابر ہے اس لیے جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو باطن کی اطلاع اور
دل کی باتوں کا پورا پورا ادراک عطاء فرمادیا تو ایسا ہی آپ ﷺ کی
آنکھوں کو بھی (ظاہری باطنی) ادراک عطاء فرمادیا چنانچہ آپ ﷺ اپنی
پیٹھ کے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتے جس طرح آگے دیکھتے تھے۔

(۹) ”عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا“

حوالہ: (مسلم شریف، کتاب العتن و اشراط الساعة، باب هلاك هذه الامّة بعضهم ببعض،
ج ۴، ص مسلسل ۲۲۱۵)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا بے شک اللہ نے میرے لیے زمین کو سمیٹ دیا ہے یہاں تک کہ
میں نے (ساری) دنیا اور اس کے مشارق و مغارب کو دیکھا لیا۔

(۱۰) ”عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
وَالسَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ رَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ
كَائِنٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفْيٍ هَذِهِ“

حوالہ: (زرقانی علی المواہب، تابع المقصد الثامن فی طبعہ، الفصل الثالث فی انبائہ ﷺ)

بلانباہ المغنیات، ج ۱۰، ص ۱۲۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ نے میرے لیے دنیا کے حجابات اٹھا دیئے ہیں تو میں دنیا اور جو کچھ بھی اس میں قیامت تک ہونے والا ہے سب کو اپنے دیکھ رہا ہوں جیسے کہ اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہوں۔

(۱۱) ”وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ وَإِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا“

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب المغازی، باب غزوة أحد، ج ۴، ص ۹۵، حدیث

نمبر: ۴۰۴۲)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (میری اور) تمہاری ملاقات کی جگہ حوضِ کوثر ہے اور میں اس (حوضِ کوثر) کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔

سرِ عرش پر ہے تیری گز ردل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

روشن رخسار:

(۱) ”غَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خَالِهِ هَنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَهْلَ الْخَدَيْنِ“

حوالہ: (امام عبدالرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال

المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسمہ، الباب الخامس فی صفة خدیہ، ص ۳۹۲، دار الکتب

العلمیہ ۲۰۱۲ء)

☆ اتحاف سعادة المتقين فی شرح احياء العلوم الدین، ۷/۱۵۵)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ماموں حضرت ہند

بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے رخسار مبارک ڈھلواں تھے اور زیادہ اُبھرے ہوئے نہیں تھے (اور نہ جڑوں سے چپکے ہوئے تھے بلکہ پُر گوشت تھے اور چہرہ مبارک کو چودھویں کے چاند کی مانند گول بنایا گیا تھا۔)

بیتِیٰ پُر نور:

(۱)

”عن ہند بن ابی ہالہ قال: کان رسول اللہ اقنى العرقين له نور يعلوه يحسبه من لم يتأمله اشم“

تخریج: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجزری، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب السادس فی صفة انفیه، ص ۳۹۴، دار الکتب العلمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بینی مبارک (ناک مبارک) درمیان سے ذرا خمیدہ تھی اور بلند تھی اس پر نور نمایاں نظر آتا تھا جو شخص غور سے نہ دیکھتا تو اس کو گمان گزرتا کہ ناک مبارک زیادہ بلند ہے حالانکہ بلند فی الواقع نہیں تھی بلکہ کمال کی موزونیت تھی اور اعلیٰ درجہ کا تناسب تھا محض جلوۂ نور کی وجہ سے بادی النظر کو بلندی محسوس ہوتی تھی۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا:

بیتِیٰ پُر نور پر رخشاں ہے بکہ نور کا

ہے لواء الحمد پر اڑتا پھریرا نور کا

دہن مبارک:

نبی اکرم ﷺ کے دہن اور لعاب دہن کے فضائل ہم ماقبل میں ذکر چکے ہیں۔
کمال حسن حضور ﷺ:

”سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ لَا بَلْ
مِثْلُ الْقَمَرِ“

حوالہ: (محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ - امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ
رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ۱ ص ۶۲۸)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا چہرہ
تکواری طرح (چمکتا) تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح (چمکتا) تھا۔

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ ز جاجہ نور کا

تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

حضرت ابوسحاق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو
فرماتے سنا۔

”كَانَ رَسُولُ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُمْ خُلُقًا“

حوالہ: (محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ - امام صحیح بخاری (لاہور، مکتبہ
رحمانیہ) کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، ج ۱ ص ۶۲۸)

حضور ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ
اچھے اخلاق والے تھے۔

میٹھی باتیں تری دین عجم ایمان عرب

نمکیں حسن ترا جان عجم شان عرب

اور مسلم شریف میں ہے کہ

حضرت ابواسحاق فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا۔

”مَا رَأَيْتُ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

حوالہ: (مسلم بن حجاج القشیری ۲۶۱ھ۔ امام صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب انصاف، باب صفة شعره الصفاة والحلیته ج ۲ ص ۲۶۴)

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی حضور ﷺ سے زیادہ حسین نہ دیکھا۔

اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو کمال کر دیا کہ۔

وَ أَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِي
وَ أَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبْرَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

حوالہ: (دیوان حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، ص 56)

یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے کبھی نہ دیکھا (اور نہ آئندہ دیکھے گی) اور آپ ﷺ سے زیادہ خوبصورت کسی ماں نے نہ جنا (اور نہ ہی جنے گی) آپ ﷺ کو ہر (چھوٹے، بڑے) عیب سے پاک پیدا کیا گیا ہے، گویا آپ ﷺ کی تخلیق آپ ﷺ کی مرضی اور چاہت کے عین مطابق کی گئی ہے۔

اور میرے امام الشاہ احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے یوں ترجمانی کی کہ

لَمْ يَأْتِ نَظِيرُكَ فِي نَظَرٍ مِثْلٍ تَوْنِهِ شَدِيدًا جَانَا
جگ راج کوتاج تورے سر سو ہے تجھ گوشہ دوسرا جانا
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا۔

صَبِيحٌ مَلِيحٌ أَدْعَجَ الْعَيْنَ أَشْكَلُ
فَصَبِيحٌ لَهُ الْإِعْجَامُ لَيْسَ بِشَائِبِ

آپ ﷺ کا رخ انور روشن ہے حسن دل لبھانے والا ہے چشم مازاغ کی سیاہی
بہت شدید ہے اور اس کے سفید حصہ میں سرخ ڈوروں کی آمیزش نے آنکھوں کو از حد
پرکشش بنا دیا ہے آپ ﷺ کے کلام میں ایسی فصاحت و بلاغت ہے کہ اس میں
عجمیت کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔

حوالہ: (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ، فصیحة اطیب النعم، صبا القرآن پہلی
کیشنز، لاہور، ۲۰۱۳ء، ص ۵۲)

ریش مبارکہ:

”عن عمر بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله ﷺ

كان ياخذ من لحيته من طولها عرضها بالسوية“

حوالہ: (امام ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ۱۰/۳۵۰،

☆، امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا سا حوال
المصطفی ﷺ، ابواب صفات جسمہ، الباب العاشر فی ذکر اللحية الکريمة، ص ۳۹۷، دار الکتب
العلمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت عمر بن شعیب علیہ الرحمۃ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ
رسول اللہ ﷺ اپنی داڑھی مبارک کو لمبائی اور چورائی میں کاٹتے اور طول
و عرض میں برابر رکھتے تھے۔

بعض روایات میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارک طبعاً چار انگشت کی مقدار پر رک گئی تھی اور اس سے زیادہ نہ ہوتی تھی لیکن امام ابن جوزی نے جو روایت نقل کی ہے یہ ترمذی شریف کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ ﷺ اس کو کاٹتے تھے اور صحیح روایت بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ داڑھی مبارک کے لبائی چورائی میں کاٹ کر طول و عرض برابر کرتے تھے۔ مشہور مذہب احناف یہ ہے کہ چار انگشت کی مقدار واجب ہے اور علماء و مشائخ کو اس سے طویل رکھنا مستحب ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قبضہ یعنی مشت بھر سے زیادہ کاٹ دیتے تھے۔

حوالہ: (حاشیہ علی الوفاء باحوال المصطفیٰ، علامہ مفتی محمد اشرف سیالوی علیہ الرحمۃ، الوفاء منہج، ص ۴۴۸، فرید بکسٹال لاہور)

گردن مبارک:

(۱) ”عن ام معبد انها وصفت رسول الله ﷺ فقالت: في

عنقه سطرع“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوری، متوفی ۵۹۸ھ، الوفاء باحوال المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثانی عشر فی ذکر صفة عنقه، ص ۴۰۰، دار الکتب العمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ﷺ کی گردن مبارک بلند تھی یعنی اس میں قدرے درازی تھی جو کہ موجب سرفرازی تھی۔

(۲) ”عن عثمان بن عبد المالك قال: حدثني خالي،

وكان من اصحاب علي يوم صفين، عن علي قال: كان

رسول الله ﷺ كان عنقه ابريق فضة“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثانی عشر فی ذکر صفة عقه، ص ۴۰۰، دار الکتب العلمیہ ۲۰۱۲ء)

عثمان بن عبد المالك روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے ماموں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت بیان کی اور وہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے، کہ رسول اللہ ﷺ کی گردن مبارک صفائی اور سفیدی کے لحاظ سے چاندی کے کوزہ کی مانند تھی۔

رنگت مبارکہ:

ہم یہاں پر حضور ﷺ کی رنگت کے متعلق چند احادیث نقل کرتے ہیں۔
(۱) ”عن انس بن مالک قال: کان رسول اللہ ﷺ ازھر اللون لیس بالادیم ولا بالابیض الامھق“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثامن والعشرون فی صفة لونه ﷺ، ص ۴۰۹، دار الکتب العلمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی رنگت مبارکہ میں بہر ہی آب و تاب اور چمک دمک تھی آپ ﷺ کی رنگت نہ بالکل گندم گوں تھی اور نہ بالکل سفید تھی۔

(۲) ”عن ابی ہریرۃ قال: کان رسول اللہ ﷺ ابیض کانما صیغ من فضة“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال

المصطفى ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثامن والعشرون في صفة لونه ﷺ، ص ۴۰۹، دار الكتب العلمية 2012ء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا رنگ مبارک سفید تھا اور یوں لگتا تھا کہ آپ ﷺ چاندی سے بنائے گئے ہیں۔

(3) ”عن علی قال: كان رسول الله ﷺ ابيض مشرباً“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفى ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثامن والعشرون في صفة لونه ﷺ، ص ۴۰۹، دار الكتب العلمية 2012ء)

☆ ابن سعد، الطبقات ۱/۲/۱۲۶۔

☆ ابن کثیر، البداية النهاية، ۶/۲۱۱۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ وجہہ الکریم سے مروی کہ آپ ﷺ کا رنگ مبارک سفید تھا جس میں سرخی جھلکتی تھی (جیسے چاندی پر سونے کا پانی چڑھایا گیا ہو) یعنی بظاہر سرخی مائل تھا مگر غور سے دیکھنے والے کو اندر سے انوار پھوٹتے نظر آتے تھے۔

(4) ”عن انس قال: كان لون رسول الله ﷺ اسمر“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن الجوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفى ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب الثامن والعشرون في صفة لونه ﷺ، ص ۴۱۰، دار الكتب العلمية 2012ء)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رنگت کے اعتبار سے (بھی) سب لوگوں میں سے زیادہ حسین (جاذبِ نظر اور دلکش) تھے۔

نبی اکرم ﷺ کا سینہ اور بطنِ اقدس:

حضور ﷺ کا سینہ او بطن دونوں ہموار و برابر تھے سینہ اقدس کسی قدر بھرا ہوا اور چوڑا تھا سینہ اقدس کے درمیان بالوں ایک باریک خط تھا جو ناف تک تھا اور سینہ اقدس کے اوپر دونوں طرف بال نہ تھے۔

اور آپ ﷺ کے اس سینے مبارک میں وہ قلب اطہر ہے جس میں اسرارِ الہیہ اور معارف ربانیہ رکھے گئے کیوں آپ بوجہ صورت نوری سب سے پہلے پیدا کیے گئے صدرِ معنوی کی شرح اور قلب اقدس کی وسعت کا بیان طاقتِ بشری سے خارج ہے۔ چار بار فرشتوں نے آپ ﷺ کے صدر مبارک کو شق کیا اور قلب شریف کو نکال کر دھویا۔ اور اس کو ایمان اور حکمت سے بھر دیا اسی بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے قرآن پاک میں یوں ارشاد فرماتا ہے "الم نشرح لک صدرک" (الانشراح: ۱) (کیا ہم نے آپ ﷺ کا سینہ نہیں کھول دیا) یہی وجہ ہے کہ جو اسرار آپ ﷺ کے قلب شریف کو عطا ہوئے وہ کسی اور مخلوق کو عطا نہیں ہوئے اور نہ کسی اور کا قلب اس کا متحمل ہو سکتا تھا۔ حضور ﷺ اپنے قلب مبارک کے متعلق یوں فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

حوالہ: (خصائص کبریٰ بحوالہ ابن سعد و طبرانی، جو اول، ص ۷۳)

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود

شرح صدر صدقات پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں

غنیہ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

اور حضور ﷺ کے لطن مبارک کے متعلق امام ابن جوزی یوں بیان کرتے ہیں۔

(1) ”عن ام معبد انها وصفت رسول الله ﷺ فقالت: لم

تعبه ثجلة“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن جوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب السادس عشر فی صفة بطه ﷺ، ص ۴۰۱، دار الکتب العلمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت ام معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی تعریف و توصیف کرتے ہوئے فرمایا کہ انہیں پیٹ کی بڑائی اور آگے کی طرف بڑھنے نے عیب دار نہیں کیا

(2) ”عن ام هانئ قالت: ما رأيت بطن رسول الله ﷺ الا

ذكرت القراطيس المثنى بعضها على بعض“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن جوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب السادس عشر فی صفة بطه ﷺ، ص ۴۰۲، دار الکتب العلمیہ ۲۰۱۲ء)

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میری نظر جب بھی نبی اکرم ﷺ کے پیٹ پر پڑی تو مجھے تہ بہ تہ رکھے ہوئے اوراق یاد آئے۔

(3) ”عن مخرش الكعبي قال: اعتمر رسول الله ﷺ من

الجعمرانة ليلاً فنظرت الى ظهره كأنه سبيكة فضة“

حوالہ: (امام عبد الرحمن بن علی بن محمد بن جوزی، متوفی ۵۹۸ھ، الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ، ابواب صفات جسده، الباب السادس عشر فی صفة بطه ﷺ، ص ۴۰۲، دار الکتب العلمیہ ۲۰۱۲ء)

”مخرش کعبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرانہ سے رات کے

وقت عمرہ فرمایا (اور احرام باندھا) تو میں آپ ﷺ کی پیٹھ مبارک کو

دیکھا گویا کہ وہ چاندی (پگھلا کر) ڈھالی گئی ہے“

جب پستِ اقدس کی سفیدی اور درباری کا یہ عالم ہے تو آپ ﷺ کے پیٹ

مبارک کی کیفیت بھی یہی ہوگی۔

اور نبی اکرم ﷺ باوجود کل کائنات کے مالک ہونے کے بہت زیادہ قناعت

فرمانے والے تھے غزوہ خندق میں آپ ﷺ نے اپنے نرم و ملائم بطنِ اقدس پر پتھر

باندھ کر قناعت کی اعلیٰ ترین مثال بے مثل بیان فرمائی۔

کل جہان ملک اور جو کی روٹی غذا

اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

جو کہ عزم شفاعت پہ کھینچ کر بندھی

اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

حدیث نمبر 34:

حضور ﷺ کے پسینے کی مہک مبارکہ:

”قال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: کان عرق رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم فی وجه اللؤلؤ ولریح عرق رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم أطیب من ریح المسک الأذفر.“

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سل الہدی والرشاد، المومنی، ۸۹۵، حما

ع انوار صفۃ جسدہ الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۶، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا پسینہ

آپ ﷺ کے چہرے پر موتیوں کی مثل ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کے پسینے

کی خوشبو تو اذفر مشک سے بھی اعلیٰ و عمدہ تھی۔

حدیث نمبر 35:

”عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم إنني زوجت ابنتي وأحب أن تعينني بشيء فقال: ما عندي شيء ولكن ابنتي بقارورة واسعة الرأس وعود شجرة. فأتاه بهما فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يسلمت له فيها من عرقه حتى امتلأت القارورة فقال خذها وأمر ابنتك أن تغمس هذا العود في القارورة وتطيب به. فكانت إذا تطيبت به يشم أهل المدينة رائحة ذلك الطيب

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۸۹۵ھ، جماعی ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۶، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی بیٹی کی شادی کر رہا ہوں آپ میری مدد فرمائیے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت میرے پاس کچھ نہیں ہے لیکن تم کھلے منہ والی شیشی اور درخت کی ایک ٹہنی لے کر آؤ وہ دونوں چیزیں لے کر آیا تو حضور ﷺ نے دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی میں بھر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بیٹی کو دو اور کہو کہ اس ٹہنی کو شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے۔ چنانچہ جب اس کی بیٹی

اس خوشبو کو لگاتی تو اس سے سارا شہر مہک اٹھتا۔

حدیث نمبر 36:

”قال عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه: كأن ريح عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم ريح المسك بأبي وأمي لم أر قبله ولا بعده مثله.“

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۵۹۵ھ، جما

ح ۱۰۲ ص ۸۵، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پسینے خوشبو مشک سے اعلیٰ تھی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میں نے آپ سے پہلے اور بعد میں آپ جیسا نہیں دیکھا۔

حدیث نمبر 37:

”عن أنس بن مالك قال: دخل علينا النبي صلى الله عليه وسلم فنام عندنا فعرق وجأت أمي بقارورة فجعلت تسليط العرق فيها فاستيقظ النبي صلى الله عليه وسلم فقال: يا أم سليم ما هذا الذي تصنعين قالت: هذا عرقك نجعلهُ في طيننا وهو من أطيب الطيب“

حوالہ: (مسلم بن حجاج القشيري ۲۶۱ھ۔ امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ)

کتاب الفضائل، باب طیب عرفہ والتبرک بہ ﷺ ح ۲ ص ۲۶۳،

☆ امام یوسف بن اسماعیل البہانی، متوفی ۱۲۵ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب

الثانی عشر، ص ۴۸۸، قدیمی کتب خانہ،

☆ الحاصل الکبریٰ ج ۱، باب الایقنی عرفہ الشریف ﷺ، ص ۱۱۴، رحمانیہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے پاس لائے اور آرام فرمانے لگے تو آپ ﷺ کو پسینہ آگیا میری والدہ (حضرت ام سلیم (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس پسینے کو ایک شیشی میں محفوظ کرنے لگیں تو حضور ﷺ بیدار ہو گئے۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم یہ کیا ہے؟ عرض کی یہ آپ کا پسینہ ہے ہم اس کو اپنی خوشبو میں ملایں گے اور وہ ہماری سب سے بہترین خوشبو ہوگی۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ

”نرجو برکتہ لصیاننا قال اصبت“

حوالہ: (مسلم بن حجاج القشیر نمبر ۲۶۱)۔ امام۔ صحیح مسلم (لاہور، مکتبہ رحمانیہ) کتاب الفضائل، باب طیب عرقہ والتبرک بہ ﷺ ج ۲ ص ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، مسند امام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ، ج ۲۱، ص ۷۳۳، ۷۳۴، حدیث نمبر ۱۳۳۱۰، ۱۳۳۶۶)

ہم اسے اپنے بچوں کو برکت کے لیے لگائیں گے تو حضور ﷺ نے فرمایا تو برکت پہنچ گئی۔

حدیث نمبر 38:

”عن أم سليم قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

يقلع عندي على نطع فإذا عرق أخذت سكا فجعنته بعرقه“

تخریج: (الخصائص الكبرى ج ۱، باب فی عرقہ الشریف، ص ۱۱۶ رحمانیہ)

حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس رسول

اللہ ﷺ قیلولہ فرماتے تھے تو میں آپ ﷺ کے لیے چمڑے کا بستر

بچھاتی جب آپ ﷺ کو پسینہ آتا تو میں اس کو شیشی کر (چند خوشبوؤں

کے مرکب) میں ملا لیتی تھی۔

حدیث نمبر 39:

”عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي أُمَّ سَلِيمٍ فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نَظْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطَّيِّبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ أَدُوفٌ بِهِ طَيِّبٌ“

حوالہ: (الحصائص الكبرى ج ۱، باب المعجزة في بوله وغائطه صلى الله عليه وسلم، ص ۱۲۱، رحمانيہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس قیلولہ فرمانے کے لیے آتے تو اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کے لیے چمڑے کی چٹائی بچھاتی تو آپ ﷺ اس پر قیلولہ فرماتے حضور ﷺ کو پسینہ بہت آتا تھا اُم سلیم اس کو جمع کر لیتی ایک روز حضور ﷺ نے فرمایا اے اُم سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ ﷺ کا پسینہ خوشبو کے لیے جمع کر رہی ہوں۔

شرح:

امام نووی علیہ الرحمۃ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔
”كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سَلِيمٍ فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا قَدْ سَبَقَ أَنَّهَا كَانَتْ مُحَرَّمًا لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الدُّخُولُ عَلَى الْمَحَارِمِ وَالنُّومُ عِنْدَهُنَّ وَفِي بُيُوتِهِنَّ وَجَوَازُ النَّوْمِ عَلَى الْأَذْمِ وَهِيَ الْأَنْطَاعُ وَالْجُلُودُ“

حوالہ: (شرح نووی علی مسند کتاب انصاف، باب طیب عرقہ وسترکۃ ﷺ ج ۱ ص ۸۷)

نبی کریم ﷺ حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر جاتے اور سو جاتے جیسا کہ ماقبل گزر چکا حضرت اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم ﷺ کی محرم تھیں اس حدیث سے ثابت ہوا کہ محارم کے گھر جانا اور چمڑے کی چٹائی پر سونا جائز ہے۔

اور علامہ احمد شہاب الدین اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حضرت اُم سلیم اور حضرت اُم حرام آپس میں بہنیں تھیں نبی کریم ﷺ ان دونوں کے ہاں آرام فرمایا ہے اس پر یہ اشکال ہوتا ہے کہ اجنبی کے ہاں سونا جائز نہیں اور نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے علامہ خفاجی لکھتے ہیں کہ علامہ عبدالبر وغیرہ نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ دونوں حضور ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں اس وجہ سے حضور ﷺ ان کے ہاں جا کر سوتے تھے۔

حوالہ: (شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی، جلد ۶، ۷۹۱، فرید بکستان

لاہور)

”سبحان اللہ نبی اکرم ﷺ کے پسینے کا عالم دیکھیے کہ خوشبو جو کہ پہلے ہی بہترین ہوتی ہے لیکن جب اُس میں نبی اکرم ﷺ کا پسینہ ملایا جائے تو صحابہ کا فرمان ہے کہ وہ اور بھی عمدہ اور بہترین ہو جاتی ہے۔ اور اس کو ہم اس لیے جمع کر رہے ہیں تاکہ اس کے ساتھ ہم اپنے بچوں کے لیے برکت حاصل کریں معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کا پسینہ مبارک بھی متبرک ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس سے برکت حاصل کرتے رہے ہیں“ ابوالاحمد غفرلہ“

اظہارِ عشق کے انداز بھی نرالے ہوتے ہیں اور خوشبوئے وفا کے پیرائے بھی جدا

جدا ہوتے ہیں کبھی کوئی صحابی نبی اکرم ﷺ سے آپ ﷺ کے چادر مانگ لیتا ہے کہ میں اس کو اپنا کفن بناؤں گا اور کبھی کوئی حصولِ برکت کے لیے آپ ﷺ کا پسینہ شیشی میں جمع کر لیتا ہے، حضور ﷺ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں قیلولہ (دن کے وقت سونا) فرماتے تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا پسینہ اور بال مبارک ایک شیشی میں جمع کر لیتے تھے اور اپنی خوشبو میں (بطور اضافہ) ملا لیا کرتیں تھیں۔ اور یہ کام وہ کس لیے کرتیں تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبان سے سنئے اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس بات کو اپنے دل میں نقش کر لیجئے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

حدیث نمبر 40:

”عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطْعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذَلِكَ النِّطْعِ قَالَ: فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْوَفَاةَ أَوْصَى إِلَيَّ أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذَلِكَ السُّكِّ قَالَ: فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ“

حوالہ جات: (بخاری شریف: کتاب الاسناد، باب من راقوما فقال عده،

حدیث: ۵۹۲۵،

☆ السنن الماثورة للشافعی، باب ما جاء فی صلاة العوف، ج ۱، ص ۱۵۶، ح ۷۰،

☆ صحيح ابن حزيمة، باب، ذكر الدليل على ان عرق، ج ۱، ص ۱۴۲، ح ۲۸۱،

☆ شرح مشكل الآثار، ج ۶، ص ۳۶۰، ح ۲۵۳۱،

حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت کی کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی اکرم ﷺ کے لیے چٹائی بچھاتی تھیں تو حضور ﷺ حضرت اُم سلیم کے ہاں اس چٹائی پر قیلولہ فرماتے تھے آپ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کی ظاہری آنکھیں بند ہو جاتیں تو اُم سلیم آپ ﷺ کا پسینہ اور بال مبارک ایک شیشی میں جمع کرتیں پھر اس کو ایک خوشبو والی شیشی میں (بطور اضافہ خوشبو) ڈال دیتی۔ جب حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت اجل آیا تو آپ نے مجھے (حضرت ثمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو) وصیت فرمائی کہ اس شیشی سے میرے کفن کو خوشبو لگائی جائے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کفن کو اسی شیشی سے خوشبو لگائی گئی۔

شرح:

”سبحان اللہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور ﷺ کا پسینہ اور بال اتنے محبوب تھے کہ ان کو وہ زمین پر گرنے نہ دیتے تھے کوئی آپ ﷺ کے بالوں کے متعلق کہتا ہے کہ یہ مجھے دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے سب سے زیادہ محبوب ہیں تو کوئی بغرض فتح و برکت اُن کو اپنی ٹوپی میں رکھ لیتا ہے اور کوئی اُن کو دھو کر مریضوں کو پلاتا ہے تو وہ شفا پا جاتے ہیں، اور کوئی کہتا کہ ان کو میرے کفن میں رکھ دینا تاکہ میں یہ گوارہ نہیں کرتا کہ یہ بال مبارک مجھ سے جدا ہوں۔ سبحان اللہ“

اور یہی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کی مہک مبارک والی اکثر احادیث کے راوی ہیں ذرا ان کے باغ کی کھجوروں کی بھی فضیلت سنتے جائیں کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی تو آپ رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کا باغ سال میں دو بار پھل دیتا اور اُس پھل سے بھی کستوری کے خوشبو آتی تھی۔

حوالہ: (کرامات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ، ضمیمہ برادر، (مور، ص ۱۴۵)

حدیث نمبر 41:

”انه صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّتْ اِيْ مَسْحَ بِاصْبَعِهِ لِمَنْ اسْتَعَانَ بِهِ عَلٰى تَجْهِيْزِ بَنْتِهِ مِنْ عِرْقَةٍ فِيْ قَارُوْرَةٍ وَّ قَالَ مَرَهَا فَلَطِيْبٌ بِهِ فَكَانَتْ اِذَا طَطِبَتْ بِهِ شَمُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَاكَ الطَّيْبُ فَسَمُوْا بَيْتَ الْمَطْطِيْبِيْنَ“

حوالہ: (عسی بن سلطان المعروف بملا علی الفاری، متوفی ۱۰۱۴ھ، جمع الوسائل فی شرح الشرائع، باب ما جاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ، ج ۲، ص ۲، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۸۶)

ایک صحابی نے اپنی لڑکی کے جہیز کے لیے کچھ کپڑے تیار کیے اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کا پسینہ طلب کرنے کے لیے آیا آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کی ایک انگلی کو اس مبارک پسینے سے تر کیا جو کہ ایک شیشی میں بند کیا ہوا تھا۔ پھر چند قطرے اس صحابی کو عطاء کیے اور فرمایا اپنی لڑکی کو کہہ دو کہ جب وہ جہیز کے کپڑے پہنے تو ان قطروں کو بطور خوشبو استعمال کرے۔ اس کے بعد جب کبھی وہ نیک بخت خاتون یہ خوشبو لگاتی تو اہل مدینہ اس کو سونگھتے اور اس کے گھر خواتین جمع ہو جاتیں اس کے بعد اس گھر کا نام ہی بیت المصططیبین (خوشبو سونگھنے

والوں کا گھر) مشہور ہو گیا۔

حدیث نمبر: 42:

خصائص کبریٰ میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي وَأَحَبُّ أَنْ تَعِينَنِي قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنْ إِيْتَنِي بِقَارُورَةٍ وَاسِعَةٍ الرَّأْسِ وَعُودِ شَجَرَةٍ فَأَتَاهُ بِهِمَا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلُتُ الْعِرْقَ مِنْ ذِرَاعِيهِ حَتَّى امْتَلَأَتِ الْقَارُورَةُ قَالَ فَخُذْهَا وَمُرِّ ابْنَتَكَ أَنْ تَغْمَسَ هَذَا الْعُودَ فِي الْقَارُورَةِ وَتَطِيبَ بِهِ فَكَانَتْ إِذَا تَطِيبَتْ بِهِ يَشُمُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ رَائِحَةَ ذَلِكَ الطَّيِّبِ فَسَمُوا بَيْتَ الْمُطِيبِينَ“

حوالہ: الخصائص الکبریٰ ج ۱، باب الآية فی عرفہ الشریف ﷺ، ص ۱۱۵ (رحمہ اللہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی بیٹی کی شادی کر رہا ہوں آپ میری مدد فرمائیں آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت تو کچھ موجود نہیں ہے لیکن تم کھلے منہ والی شیشی اور درخت کی ایک ٹہنی لے کر آؤ وہ دونوں چیزیں لے کر آیا تو حضور ﷺ نے دونوں کلائیوں سے پسینہ پونچھ کر شیشی میں بھر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی بیٹی کو دو اور کہو کہ اس ٹہنی کو شیشی میں ڈبو کر خوشبو لگائے۔ چنانچہ اس کی بیٹی نے ایسا ہی کیا تو اس خوشبو سے سارا شہر مہک اٹھا تو شہر والوں نے اس لڑکی کے گھر کا

نام ہی، "بیت المطلبین" (خوشبوؤں والا گھر) رکھ دیا۔

شرح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ جہیز میں لوگوں کی مدد بھی کرتے تھے تاکہ وہ اپنی بیٹیوں کو رخصت کر سکیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے پاس اگر کچھ نہ ہوتا تو بھی آپ ﷺ کسی کو خالی ہاتھ نہ بھیجتے۔ اور مزے کی بات تو یہ کہ کسی کو جہیز میں اعلیٰ چیز ہی دی جاتی ہے تاکہ اُس لڑکی کے سسرال اُس کو طعنے نہ ماریں۔ اور حضور ﷺ نے اپنا پسینہ مبارک عطاء فرما کر بتا دیا کہ یہ پسینہ کوئی عام پسینہ نہیں۔ بلکہ یہ وہ پسینہ ہے جس کو حاصل کرنے کے لیے عاشق اپنی جان کی بازی سے بھی گریز نہیں کرتا۔

شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ جہیز ایک لعنت ہے یہ کہنا بالکل ٹھیک نہیں کیونکہ حضور ﷺ نے بھی اپنی بیٹیوں کو جہیز دیا ہے تو کیا رسول اللہ ﷺ ملعون چیز کو دیتے ہیں۔ یہ نہ تو حضور ﷺ کی شان کے لائق ہے اور نہ ہی آپ ﷺ کی صاحبزادیوں کی شان کے لائق ہے۔ لہذا جہیز کو لعنت نہ کہنا چاہیے۔

ہاں ایک بات کا ضرور خیال رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنا آپ کو عطا کیا ہے اس کے اندر رہ کر اپنی بیٹیوں کو جہیز دیں یہ نہ ہو کہ ایک بیٹی کو بہت زیادہ دے دیں اور دوسری کی باری آپ کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو۔ یا یہ کہ آپ اتنا دے دیں کہ ساری عمر اُس کا قرض ہی ادا کرتے رہیں۔ الغرض چادر دیکھ کر پاؤں پھلایئے، اور جہیز مانگنے والوں کو بھی شرم کرنی چاہیے کہ جس نے اپنے دل کا ٹکڑا دے دیا اس سے جہیز کا مطالبہ

کرنا اچھا لگتا ہے؟؟؟ اور یہ بھی کہ ہم جس کو جہیز کے لیے تنگ کر رہے ہیں وہ بھی تو ہمارا مسلمان بھائی ہے۔ جس طرح ہم مزدوری کرتے ہیں وہ بھی اپنی پیٹھ پر منی اٹھا کر کھاتا ہے۔ تو براہ کرم آپ کو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا واسطہ اپنے مسلمان بھائیوں کا ہر طرح خیال رکھا کریں۔

جہیز دینے والے والدین سے بھی یہ گزارش ہے کہ آپ اپنی بچیوں کو بے حیائی کے لیے ٹی وی یا ایل سی ڈی نہ دیں بلکہ اس کی جگہ انکی تربیت کے لیے ایک قرآن مجید اور اسلامی کتابیں دیں تاکہ یہ آپ اور آپ کی اولاد کے لیے ذریعہ نجات بنے۔

آج ہم کہتے ہیں کہ ہماری بیٹی، بیٹے کو گرمی لگتی ہے چلو، اے سی دے دیتے ہیں یا لگوادیتے ہیں ایمان سے بتائیے کبھی آپ نے قبر اور خشر کی گرمی کے بارے میں بھی سوچا؟؟؟

اگر ہم اپنی اولاد سے واقع ہی محبت کرتے ہیں تو ان کو جہنم کا ایندھن کیوں بنا رہے ہیں؟؟؟

”شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات“

حدیث نمبر 43:

”وقال أنس رضي الله تعالى عنه: كان رسول الله صلى الله

عليه وسلم أزهر اللون كأن عرقه اللؤلؤ“

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سل الہدی والرشاد، المنوفی ۱۹۵۴ء، حما

ح ابواب صفۃ حمیدہ الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۷، مکتبہ معانیہ پشاور)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نورانی

رنگ والے تھے اور آپ ﷺ کا پسینہ موتیوں جیسا تھا۔

اس حدیث کی شرح ماقبل گزر گئی ہے۔

حدیث نمبر 44:

”وقالت عائشة رضي الله تعالى عنها: كان عرق رسول الله صلى الله عليه وسلم في وجهه مثل اللؤلؤ أطيب ريحا من المسك الأذفر وكان كف عطار مسها طيب أو لم يمسها به يصفحه المصافح فيظل يومها يجد ريحها ويضع يده على رأس الصبي فيعرف من بين الصبيان من ريحها على رأسه.“

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد، المنوفی ۱۳۹۵ھ، ج ۱، ابواب صفۃ حسدہ الشریف صلی اللہ علیہ وسلم ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۵، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر موتیوں کی مثل ہوتا جس سے اذفر مشک سے بھی عمدہ خوشبو آتی تھی۔ اور چاہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو استعمال کرتے یا نہ کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک عطار کے ہاتھ کی طرح مہکتا رہتا، جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرتا تو سارا دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی خوشبو محسوس کرتا رہتا، اور جب کسی بچہ کے سر پر ہاتھ مبارک رکھ دیتے تو وہ بچہ اپنے سر کی مہک کی وجہ سے دوسرے بچوں سے جدا اور ممتاز ہو جاتا۔

حدیث نمبر 45:

”عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: كان عرق رسول

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ مِثْلَ اللُّلُؤِ أَطْيَبَ مِنَ
المِسْكِ الْأَذْفَرِ وَكَانَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَنُورَهُمْ لَوْنًا
لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ إِلَّا شَبَّهَ وَجْهَهُ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، يَقُولُ
هِنْدٌ: فِي أَعْيُنِنَا أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ“

حوالہ: (دلائل النبوة باب القول فيما اوتى يوسف عليه السلام، ج ۱، ص ۶۰۷)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
کا پسینہ آپ ﷺ کے چہرے پر موتیوں کی طرح چمکتا جس سے مشک
جیسی خوشبو آتی تھی اور آپ ﷺ لوگوں میں سے بہت خوبصورت اور
نورانی رنگ والے تھے جب بھی کوئی تعریف کرنے والا آپ ﷺ کی
تعریف کرتا تو آپ ﷺ کو چودھویں کے چاند کے ساتھ تشبیہ
دیتا۔ حضرت ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ (اگر ہم سے حضور ﷺ
کے حسن کے بارے پوچھتے ہو) تو ہماری آنکھوں کو آپ ﷺ چودھویں
کے چاند سے بھی زیادہ حسین لگتے تھے۔ سبحان اللہ

حدیث نمبر 46:

خصائص کبریٰ میں اس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

”عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَنُورَهُمْ لَوْنًا لَمْ يَصِفْهُ وَاصِفٌ قَطُّ إِلَّا
شَبَّهَ وَجْهَهُ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَانَ عَرَقُهُ فِي وَجْهِهِ مِثْلَ
اللُّلُؤِ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ الْأَذْفَرِ“

حوالہ: (الخصائص الكبرى ج ۱، باب الآية في عرقه الشريف ﷺ، ص ۱۱۵ (رحمانيه)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ حسین اور خوبصورت تھے آپ ﷺ کے رنگ مبارک میں نورانی کیفیت تھی اس لیے آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا ہمیشہ آپ ﷺ چودھویں کے چاند کے ساتھ تشبیہ دیتا آپ ﷺ کے چہرے کا پسینہ موتیوں کی طرح اور خوشبو میں مشک سے بھی عمدہ تھا۔

نوٹ: یہ احادیث ہی ایک دوسری کی شرح کر رہی ہیں باقی حضور ﷺ کے حسن جمال پر پہلے بھی بیان آچکا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے قدموں کی برکت سے راستوں کا مہکنا
حدیث نمبر 47:

حضور ﷺ جس راستے سے گزر جاتے وہ راستہ بھی مہک جاتا تھا۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ۔
”قال كان رسول الله ﷺ اذا مر في الطريق من طرق المدينة وجد منه رائحة المسك وقالوا مر رسول الله ﷺ في هذا الطريق.“

حوالہ: (عبد مالک بن محمد ابراہیم السابوری متوفی ۵۰۷ھ، شرف مصطفیٰ، دار المشاعر الاسلامیہ، مکہ مکرمہ، ۱۴۲۴ھ، ج ۲، فصل ذکر الایۃ فی عرفہ ﷺ، ص ۱۱۶،
☆ امام یوسف بن اسماعیل النہانی، متوفی ۱۲۵ھ جامع المعجزات، المسم الثالث، الباب الثاني عشر، ص ۴۸۸، قدیمی کتب خانہ،

☆، الحصال الکبریٰ ج ۱، باب الایۃ فی عرفہ الشریف ﷺ، ص ۱۱۵، (رحمۃ)

رسول اللہ ﷺ جب مدینہ شریف کے راستوں میں سے کسی راستے سے

گزر جاتے تو اُس راستے سے کستوری جیسی خوشبو مہکتی رہتی (جب لوگ اُس کو سونگھتے تو) کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کا اس راستے سے گزر ہوا ہے۔

حدیث نمبر 48:

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِصَالٌ لَمْ يَكُنْ يَمُرُّ فِي طَرِيقٍ فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ رِيحِ عَرْفِهِ الشُّكُّ مِنْ إِسْحَاقٍ وَلَمْ يَكُنْ مَرًّا بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا سَجَدَ لَهُ.“

حوالہ جات: (سر دارمی باب فی حسن النبی ﷺ ج ۱، ص ۲۰۷،

☆ احمد بن الحسین بن علی، ابو بکر البیہقی، متوفی ۵۴۵ھ، دلائل السوء ومعرفة احوال صاحب شريعة، باب ما جاء في وجود رائحة الطيب من كل طريق سلكه، ج ۶، ص ۶۹، دار الكتب العلمية بيروت،

☆ امام يوسف بن اسماعيل السهاني، متوفی ۱۳۵ھ جامع المعجزات، القسم الثالث، الباب الثاني عشر، ص ۴۸۸، قديمي كتب حابه،

☆ الحقائق الكرى ج ۱، باب الآية في عرفه الشريف ﷺ، ص ۱۱۴ (رحمانيه)،

☆ اسوار عوثيه شرح الشمائل السويه، محمد امير شاه قادري گيلاني، ضياء الدين پبليکيشنز، کراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۸۵)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میں کچھ اوصاف (ایسے) تھے کہ جب حضور ﷺ کسی راستے سے گزرتے جاتے تو کوئی شخص آپ ﷺ کے پیچھے آتا تو وہ آپ ﷺ کے پسینے کی خوشبو کی وجہ سے جان لیتا کہ نبی اکرم ﷺ کا یہاں سے گزر ہوا ہے اور جب آپ ﷺ کسی پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ آپ ﷺ کو سجدہ کرتا۔

حدیث نمبر 49:

امام بزار نے یوں روایت کیا ہے۔

“وروی البزار وأبو يعلى بسند جيد عن أنس رضي الله عنه
كان إذا مر في الطريق من طرق المدينة وجد فيه رائحة
المسك فيقال مر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم
من هذا الطريق.”

حوالہ: (شرح شفاء، ملأ على قارى، القسم الاول فى تعظيم العلى الاعلى جل و عز، الباب
الثانى فى تكميل الله تعالى له المحاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه ج ۱، ص ۱۶۷)

امام بزار اور ابو یعلیٰ نے سند جید کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کیا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے راستوں میں
سے کسی راستے سے گزرتے تو اس راستہ سے کستوری کی مہک آتی تو لوگ
کہتے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہاں سے گزر رہا ہے“ (سبحان اللہ)“

شرح:

کسی نے اس کی کیا خوب شرح کی کہ۔

ولو أن ركبا يمموك لقادهم... نسيمك حتى يستدل به الركب
اور اگر کوئی قافلہ آپ ﷺ کا قصد کرے تو آپ ﷺ کے جسم کی خوشبو اس
قافلے کی راہنمائی کرتی ہے یہاں تک کہ قافلہ آپ ﷺ تک پہنچ جاتا ہے۔
اور کوئی یوں کہتا ہے۔

يروح على تلك الطريق التي غدا... عليها فلا ينهي علاه نهاته
تنفسه في الوقت أنفاس عطره... فمن طيبه طابت له طرقاته

تروح له الأرواح حيث تنسمت... لها سحرا من حبه نسماته

حوالہ: (امام محمد بن یوسف الصالحی الشامی، سبل الہدی والرشاد، المتوفی ۸۹۵ھ، حما
ع ابواب صفة جسده الشریف ﷺ ج ۲، الباب التاسع عشر، ص ۸۷، مکتبہ نعمانیہ پشاور)

آپ ﷺ ان راہوں سے لوٹتے ہیں جن سے آپ ﷺ کا گزر ہوا ہے اور
آپ ﷺ کی انتہا آپ ﷺ کی مزید رفعت کو روک نہیں سکتی جب آپ ﷺ سانس
لیتے ہیں تو دل و جان معطر ہو جاتے ہیں اور آپ ﷺ کی خوشبو سے راستے مہک
جاتے ہیں جب آپ ﷺ کی خوشبو کے جھونکے آتے ہیں تو ارواح کو سکون ملتا ہے۔
حضرت ابو عبد اللہ عطار نے کیا خوب کہا کہ:

بطیب رسول اللہ طاب نسیمها

المسک ما الکافور ما الصندل الطیب

آپ ﷺ کی خوشبو سے مدینہ منورہ کی ہوائیں خوشبودار ہو گئیں کیا ہے کستوری
اور کافور اور کیا ہے عطر صندل تر و تازہ۔

اور اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے اس شعر کو ان الفاظ کے ساتھ نقل
کیا۔

بطیب رسول اللہ طاب نسیمها

المسک والكافور المنديل الرطب

حوالہ: (سیرت مصطفیٰ جانِ رحمت ج ۱، ص ۷۴۸)

یعنی رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے مدینہ کی فضاء مہک رہی ہے مشک اور کافور کیا ہیں ان
کی مثل تو وہاں کھجوروں میں خوشبو ہے۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے کیا خوب ترجمانی فرمائی کہ

اُن کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں

جس راہ چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

وہ قدم مبارک جو تاج عرش بنے:

نبی اکرم ﷺ کے دونوں پاؤں نرم اور پُر گوشت تھے اور اتنے خوب صورت تھے کہ کسی انسان کے اتنے خوب صورت نہ تھے جب آپ ﷺ چلتے تو قدم مبارک کو قوت اور وقار اور تواضع کے ساتھ اُٹھاتے جیسا کہ ہمت اور شجاعت کا قاعدہ ہے۔

(۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

”كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمُوشَةٌ“

رسول اللہ ﷺ کی پنڈلیاں مبارک لطیف و نازک تھیں۔

حوالہ: (ترمذی شریف: ابواب المناقب، باب صفة النبی ﷺ حدیث نمبر: ۳۶۴۵، ج ۵،

ص ۶۰۳)

(۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

”وَلَمْ يَر مَقْدِمًا رُكِبَتْ بَيْنَ يَدَي جَلِيسٍ لَهُ“

اور آپ ﷺ کو کبھی اس طرح نہیں دیکھا گیا کہ آپ ﷺ اپنے پاؤں لوگوں کے سامنے کر کے یا لوگوں کی طرف پھیلا کر بیٹھے ہوں۔

حوالہ: (ترمذی: ابواب الصفة القيامة والرقائق والورع، باب (ناموسوم) ج ۴، ص ۶۵۴، حدیث

نمبر: ۲۴۹۰)

(۳) ایک مرتبہ حضرت ابوطالب کو پیاس لگی تو۔

”قَالَ لِنَبِيِّ ﷺ عَطَشْتُ وَلَيْسَ عِنْدِي مَاءٌ فَنَزَلَ اِ

وَضَرَبَ بِقَدَمَيْهِ الْاَرْضَ فَخَرَجَ الْمَاءُ فَقَالَ اشْرَبْ“

انہوں نے حضور ﷺ سے کہا اے بھتیجے میں پیاسا ہوں اور میرے پاس پانی نہیں ہے۔ یہ سن کر حضور ﷺ اپنی سواری سے اترے اور اپنا پاؤں مبارک زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکلنے لگا فرمایا اے چچا پانی پی لو۔

حوالہ: (شفاء شریف، ومما يشبه هدا معجراته، ج ۲، ص ۲۹۰،

شرح شمائل علی قاری، باب من معجراته تكثير الطعام، ج ۱، ص ۶۰۵،

السيرة الحلبية: علی بن ابراهیم بن أحمد الحلبي المتوفى: ۱۰۴۰ھ، باب ذكر سد من معجراته، ج ۳،

ص ۴۱۳: دار الكتب العلمية،)

(4) حضور ﷺ کے قدم مبارک وہ قدم ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ مع حضرت ابوبکر و حضرت عمر و حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم احد پہاڑ پر کھڑے تھے کہ وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا۔

”فَضْرَبَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اثْبُثْ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صَدِيقٌ وَ شَهِيدَانِ“

حوالہ جات: (بخاری شریف، کتاب المساقب، باب قول النبي لو كنت متخذ عبيلاً، ج ۵،

ص ۹، حدیث نمبر: ۳۶۷۵، راد طوق الحجاہ،

☆ مسند ابی داؤد الطیالسی، ج ۳، ص ۴۸۴، ح ۲۰۹۷،

☆ فضائل صحابہ لاحمد بن حنبل، فضل عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ج ۱، ص ۵۰۲، ح ۸۱۸،

☆ السنة لابن ابی عاصم، ج ۲، ص ۶۲۱، ح ۱۴۳۸،

☆ السنن الکبریٰ للنسائی، ج ۷، ص ۳۰۶،

☆ صحيح ابن حبان، ج ۱۵، ص ۲۸۰، ح ۶۸۶۵،)

تو حضور ﷺ نے اس پر اپنا پاؤں مارا اور فرمایا احد ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (تو وہ ٹھہر گیا۔)

ایک ٹھوکر سے احد کا زلزلہ جاتا رہا
رکتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر ایڑیاں

پہاڑ آپ ﷺ کے جلال سے کانپنے لگا یا جیسا کہ یہ حضور ﷺ کے جلال کے بعید نہیں۔

یا آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں جو منے لگا کیونکہ حضور ﷺ نے خود فرمایا کہ:

”هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنَحْبُهُ“

تخریج: (بخاری شریف، کتاب الجہاد و سیر، باب فضل الخدمۃ فی الغزو، حدیث: ۲۸۸۹، ۲۸۹۳، ج ۴، ص ۳۵)

☆ امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، موطا امام مالک، کتاب الجامع، باب ماجاء فیامر المدینہ کتاب الجامع کی حدیث نمبر: ۲۰، ج ۲، ص ۸۹۲)

☆ مصنف عبد الرزاق حدیث نمبر: ۱۷۱۷۰

☆ سنن سعید بن منصور، حدیث نمبر: ۲۶۷۶

☆ منصف ابن شیبہ، حدیث نمبر: ۳۷۰۰۶

کہ یہ (اُحد) پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

محبوب کی آمد پر پہاڑ بھی جھوم جھوم کر خوشی کا اظہار کر رہے ہیں تو اے اشرف المخلوقات انسان تجھے کوئی چیز نبی اکرم ﷺ کی آمد پر خوشی منانے سے روکتی ہے؟؟؟

حدیث نمبر 50:

نبی اکرم ﷺ کے بول و غاٹ اور خون مبارکہ کی خوشبو، برکت اور طہارت:

”عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قلت يا رسول الله

(ﷺ) انك تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت على

الترك فلا ارى شيئاً الا انى اجد رائحة المسك“

حوالہ: (عبد مالک بن محمد ابراہیم النساہوری متوفی ۵۴۰ھ، شرف مصطفیٰ، دار البشائر الاسلامیہ، مکہ مکرمہ، ۱۴۲۸ھ، ج ۲، فصل ذکر الآیۃ فی بولہ ﷺ، ص ۱۱۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور ﷺ

سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بیت الخلاء میں جاتے ہیں اور جب باہر آتے ہیں تو میں آپ ﷺ کے فوراً بعد (بیت الخلاء میں) داخل ہوتی ہوں تو میں کوئی چیز نہیں دیکھتی مگر مجھے مشک کی خوشبو آتی ہے۔

حدیث نمبر 51:

“عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْغَائِطَ دَخَلَ فِي أَثَرِهِ فَلَا أَرَى شَيْئًا إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أَشْمُ رَائِحَةَ الطَّيِّبِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ أَجْسَادَنَا نَبَتٌ عَلَى أَرْوَاحِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ ابْتَلَعَتْهُ الْأَرْضُ”

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل البہانی، متوفی ۱۲۵۰ھ جامع المعجزات، القسم الثالث،

الباب الثانی عشر، ص ۴۹۰، قدیمی کتب خانہ،

☆ الخصائص الكبرى ج ۱، باب المعجزة فی بولہ وغائطہ ﷺ، ص ۱۲۰، رحمانیہ)

ام مؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا تشریف لے جاتے تو اس کے فوراً بعد میں وہاں جاتی تو بجز پاکیزہ خوشبو کے کچھ بھی نہ پاتی میں نے اس کا ذکر حضور ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم واقف نہیں ہو کہ ہمارے (انبیاء) کے اجسام کی نشو و نما جنتی ارواح پر ہوتی ہے اور چیز ہمارے جسموں سے خارج ہوتی ہے اسے زمین نگل جاتی ہے۔

حدیث نمبر 52:

“عَنْ لَيْلَى مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ فَدَخَلَتْ فَلَمْ أَرْ شَيْئًا
وَوَجَدْتُ رِيحَ الْمِسْكِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَرْ
شَيْئًا قَالَ: إِنَّ الْأَرْضَ أُمِرَتْ أَنْ تَكْفِيَهُ مِنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ“

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل النہانی، متوفی ۱۳۵ھ جامع المعجزات، القسم الثالث،

الباب الثانی عشر، ص ۴۹۰، قدیمی کتب خانہ،

☆ الخصائص الكبرى ج ۱، باب المعجزة فی بولہ وغائطہ ﷺ، ص ۱۲۱، رحمانیہ

حضرت لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام مومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کی باندی فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ قضائے
حاجت کے لیے آئے تو آپ ﷺ کے فوراً بعد میں داخل ہوئی تو میں
نے کچھ نہ دیکھا اور میں نے مشک جیسی خوشبو پائی تو میں نے عرض کیا یا
رسول اللہ ﷺ میں نے (بیت الخلا میں) کچھ نہیں دیکھا تو
آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمین کو حکم ہے کہ ہم انبیاء کے اخراج کو چھپا
لے۔

حدیث نمبر 53:

”عن لیلیٰ مولیٰ عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قلت
یا رسول اللہ ﷺ انک تدخل الخلاء فاذا خرجت دخلت
فی اثرک فما اری شینا الا انی اجد رائحة المسک قال
انا معشر الانبیاء تثبت اجسادنا علی ارواح اهل الجنة فما
خرج منها من شئی ابتلعه الارض.“

حوالہ: (امام یوسف بن اسماعیل النہانی، متوفی ۱۳۵ھ جامع المعجزات، القسم الثالث،

الباب الثانی عشر، ص ۴۹۰، قدیمی کتب خانہ،

☆ الحصاص الكبری ج ۱، باب المعجزة فی بوله وغائطه ﷺ، ص ۱۲۱، (رحمانیہ)

حضرت لیلیٰ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی باندی فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ بیت الخلا میں داخل ہوتے ہیں تو جب آپ ﷺ باہر آتے ہیں تو آپ ﷺ کے فوراً بعد میں داخل ہوتی ہوں تو میں کچھ نہیں دیکھتی لیکن میں مشک جیسی خوشبو پاتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم انبیاء کے اجسام جنتی ارواح کی طرح نشوونما پاتے ہیں جو کچھ ہم سے خارج ہوتا ہے اس کو زمین کھا جاتی ہے۔

حدیث نمبر 54:

”عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَيْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَوْلَمْ يَأْتِ بِالْقُرْآنِ لَأَمَنْتُ بِهِ تَصَحَّرْنَا فِي جَبَانَةٍ تَنْقُطُ الطَّرِيقُ دُونَهَا فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوءَ وَرَأَى نَخْلَتَيْنِ مَتَفَرِقَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ اذْهَبْ إِلَيْهِمَا فَقُلْ لَهُمَا اجْتِمَعَا فَاجْتَمَعَا حَتَّى كَانَتْهُمَا أَصْلٌ وَاحِدٌ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَادَرَتْهُ بِالْمَاءِ وَقُلْتُ لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يَطْلُعَنِي عَلَى مَا خَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ فَأَكَلَهُ فَرَأَيْتُ الْأَرْضَ بَيْضَاءَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا كُنْتَ تَوَضَّأْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّا مَعْشَرَ النَّبِيِّينَ أَمَرَتِ الْأَرْضُ أَنْ تَوَارِيَ مَا يَخْرُجُ مِنَّا مِنَ الْغَائِطِ وَالنَّوَلِ ثُمَّ الْفَرَقَتِ النَّخْلَتَانِ“

حوالہ: (شرف مصطفیٰ، باب فی ذکر صفہ رسول ﷺ و خلقہ و نعتہ و خلیتہ فصل ذکر

الآية في بولہ، ج ۲، ص ۱۱۵۔

☆ خصائص کبریٰ، ذکر المعجزات التي وقعت عند وفادة الوفود، باب ما وقع في وفد الحن،

ج ۲، ص ۵۰۰

اس حدیث کا ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے شرح کے ساتھ یوں فرماتے

ہیں،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے ہمراہ تھا حضور ﷺ کو قضائے حاجت کی ضرورت ہوئی دو متفرق پیڑ الگ الگ کھڑے تھے اور کچھ پتھر ادھر ادھر پڑے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا اے جابر ان پیڑوں اور پتھروں سے جا کر کہو کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے کہ تم آپس میں مل جاؤ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جا کر کہا دونوں پیڑوں نے جنبش کی اور اپنے تمام رگ و ریشہ زمین سے نکالے ایک ادھر سے چلا اور دوسرا ادھر سے اور دونوں آپس میں مل گیا اور پتھروں نے ایک دیوار کی مثل ہو کر اُرنا شروع کیا اور درختوں کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔

پھر حضور ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور قضائے حاجت فرمائی جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں گیا اس قصد سے کہ جو کچھ آپ ﷺ سے خارج ہوا اس کو کھاؤں، وہاں کچھ نہیں تھا البتہ اس جگہ مٹک کی خوشبو آ رہی تھی، فرمایا ان پیڑوں اور پتھروں سے کہو کہ اپنی اپنی جگہ چلے جاؤ، وہ اپنی اپنی جگہ چلے گئے۔

میں نے عرض کیا حضور میں اس نیت سے گیا تھا کہ جو کچھ ملے گا اسے تمر کا کھاؤں وہاں سوائے مٹک کی خوشبو کے اور کچھ نہ پایا؟ فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ

زمین جو انبیاء سے خارج ہوتا ہے اس کو نکل لیتی ہے۔ جو اچھی چیز ہوتی ہے اس کو زمین نہیں چھوڑتی۔

حوالہ: (سیرت مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ، از افادات امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمة، ج ۱، ص ۷۴۹، شبیر برادرز لاہور،)

حدیث نمبر: 55

“وروی الشعبي قال هاج الدم برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فحجمه أبو طيبة فقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اشكموه فأعطوه دينارا وقال ابن الزبير واره يعنى الدم قال فتواری ابن الزبير فشرب الدم فبلغ رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فعله فقال اما إنه لا تصيبه النار أو لا تمسه النار قال الشعبي فقبل لابن الزبير كيف وجدت طعم الدم فقال اما الطعم لطعم العسل وأما الرائحة فرائحة المسك“

امام شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے خون مبارک نے جوشن مارا تو ابو طیبہ نے آپ ﷺ کو پچھنا لگایا (فصد لگایا) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس کو اجرت دو، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اُن کو ایک دینار دیا، حضرت ابن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا خون مبارک چھپا لیا، امام شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خون مبارک کو چھپا لیا اور پھر پی لیا، نبی اکرم ﷺ کو جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فعل کی

خبر ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو (ابن زبیر کو) آگ نہیں چھوئے گی۔ امام شعبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کے خون مبارک کا ذائقہ کیسا پایا؟؟

تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُس کا ذائقہ تو شہد کے ذائقے جیسا تھا اور اُس کی خوشبو مشک جیسی تھی۔

حوالہ: (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلیٰ جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه ح ۱، ۱۷۰)

شرح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ عام انسان کی طرح نہیں تھے بلکہ خوشبودار اور پاک تھے۔ اور کبھی بھی نبی اکرم ﷺ کا بول و براز مبارک زمین پر نہ دیکھا گیا۔ جیسا کہ احادیث میں وارد ہوا۔

امام شہاب الدین المقری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

”مَا ظَهَرَ بَوْلُهُ ﷺ عَلَى الْأَرْضِ قَطُّ“

زمین پر آپ ﷺ کا بول کبھی بھی ظاہر نہ ہوا

حوالہ: (ہرمس بن اسماعیل النہانی، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۳، ص ۱۳۳،

دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء، من جواهر الامام شہاب احمد المقری)

طہارت فضلات نبی کریم ﷺ:

ہم یہاں پر حضور ﷺ کے فضلات مبارکہ کے پاک اور طیب و طاہر ہونے پر چند دلائل پیش کر رہے ہیں۔

(۱) ”عَنْ أُمِّ أَيْمَنِ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى فَخَّارَةٍ فَبَالَ فِيهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مَا فِيهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرْتُهُ فَضَحِكَ وَقَالَ أَمَا إِنَّكَ لَا تَسِيجَعْنَ بِطَنِكَ أَبَدًا“

حوالہ: (المستدرک علی الصحیحین: أبو عبد اللہ الحاکم محمد بن عبد اللہ بن محمد بن حمدوبہ بن نعیم الیسابوری، المتوفی: ۵۴۰ھ، تحقیق: مصطفیٰ عبد القادر عطاء، دار الکتب العلمیۃ، الطبعۃ الأولى ۱۴۱۱ھ-۱۹۹۰ء)

☆ یوسف بن اسماعیل النہانی ۱۲۵۰ھ، امام، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار (بیروت دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۲ھ-۱۹۹۸ء) ج ۱، ص ۴۸۸

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ رات کو اُٹھے اور ایک پیالے میں بول فرمایا پھر اس کے بعد میں اُٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی میں نے اس پیالے میں جو کچھ تھا پی لیا صبح کے وقت میں نے حضور ﷺ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا کہ تم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنے پیٹ کو آگ سے محفوظ کر لیا ہے۔

(۲) ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے پچھنا لگوایا تو ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا خون دیا کہ اس کو کسی محفوظ جگہ پر بہاؤ اس صحابی رسول ﷺ نے نبی اکرم ﷺ کا خون پی لیا تو آپ نے فرمایا۔

”فَقَالَ النَّبِيُّ وَيَحْكُ مَا صَنَعْتَ بِالْدَّمِ؟ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَفْسُ عَلِيٍّ دَمَكَ أَنْ أَهْرِيقَهُ فِي الْأَرْضِ فَهُوَ فِي بَطْنِي قَالَ إِذْهَبْ فَقَدْ إِحْرَزْتَ نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ“

حوالہ: (یوسف بن اسماعیل النہانی ۱۲۵۰ھ، امام، جواهر البحار فی فضائل النبی المختار

(بیروت دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۸ء) ج ۱، ص ۴۸۷

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے خون کا کیا کیا؟ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں نے بُرا محسوس کیا کہ آپ ﷺ کے خون کو زمین پر بہاؤں پس وہ میرے پیٹ میں ہے (یعنی میں نے پی لیا ہے) تو حضور ﷺ نے فرمایا جا چلا جا تو نے اپنے آپ کو آگ (دوزخ) سے بچا لیا۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کے فضلات مبارک امت کے حق میں پاک ہیں اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نوش فرمایا، اور دوسری بات یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنا منہ دھونے کا حکم بھی نہ دیا۔ بلکہ آپ نے ان کو جہنم کی آگ کے حرام ہونے کی بشارت دی۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور طہارت فضلاتِ انبیاء علیہم السلام:

حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فاضل بریلوی فرماتے ہیں کہ،
 ”انبیاء کرام علیہم السلام کے فضلات شریفہ (امت کے حق میں) پاک ہیں اور ان حضرات کے والدین کے وہ نطفے بھی پاک ہیں جن سے یہ حضرات پیدا ہوئے۔“
 پھر فرماتے ہیں کہ،

سب انبیاء علیہم السلام طاہر محض ہیں اور جو شئی ان سے علاقہ رکھنے والی ہے سب طاہر، ہاں ان کے فضلات ان کے حق میں ایسے ہی ہیں جیسے ہمارے حق میں ہمارے فضلات ہیں اگر ان سے کوئی فضلہ خارج ہو جو ہمارے لیے ناقض وضو ہے تو بے شک ان کا وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

پھر آپ علیہ الرحمۃ عاشقانہ انداز میں فرماتے ہیں۔

میری نظر میں امام ابن حجر عسقلانی شارح بخاری کی وقعت ابتداً امام بدرالدین محمود عینی علیہما الرحمة سے زیادہ تھی۔ فضلات شریفہ کی طہارت کی بحث ان دونوں صاحبوں نے کی ہے، امام ابن حجر نے ابحاثِ محدثانہ لکھی کہ یوں کہا جاتا ہے اور اس پر اعتراض ہے اخیر میں لکھا کہ فضلات شریفہ کی طہارت ان کے نزدیک ثابت نہیں۔ امام عینی علیہ الرحمة نے بھی شرح بخاری میں اس بحث کو بہت بسط سے لکھا ہے آخر میں لکھتے ہیں کہ یہ سب کچھ ابحاث ہیں جو شخص طہارت کا قائل ہو میں اس کو مانتا ہوں اور جو اس کے خلاف کہے اس کے لیے میرے کان بہرے ہیں میں سنتا نہیں۔ یہ لفظ ان کی کمال محبت کو ثابت کرتا ہے اور میرے دل میں ایسا اثر کر گیا کہ میرے دل میں ان کی وقعت زیادہ ہو گئی۔

حوالہ: (ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ چہارم، ص ۴۵۷-۴۵۸، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی، -)

اسلامی، -

☆ سیرت مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ، از افادات امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ

الرحمة، ج ۱، ص ۷۴۹-۷۵۰، شبیر برادرز لاہور،)

امام ابن حجر عسقلانی اور امام بدرالدین محمود عینی علیہما الرحمة نے اپنی اپنی شروحات میں جہاں فضلات مبارکہ پر بحث کی ہے ان کے حوالے یہ ہیں۔

حوالہ: (عمدة القاری، کتاب الوضوء، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، ج ۲، ص ۴۸۱، فتح

الباری، کتاب الوضوء، باب الماء الذی یغسل بہ شعر الانسان، ج ۲، ص ۲۴۶)

مزید حوالہ جات کے لیے مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد اشرف

القادری صاحب کی کتاب ”شرب بول نبوی ﷺ“ کا مطالعہ فرمائیں۔

(ابوالاحمد غفرلہ)

نکتہ مفیدہ:

اوپر بیان ہوا کہ حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کا بول مبارک نوش کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کہ تم نے ہمیشہ کے لیے اپنے پیٹ کو آگ (جہنم) سے محفوظ کر لیا ہے“ اور ایک دوسری حدیث میں عام آدمی کے بول کے بارے یہ الفاظ آتے ہیں۔

”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هَذَا فَإِنَّهُ كَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطَبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَعَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسَا“

حوالہ: (بعماری شریف، کتاب الحنائن، باب عذاب القبر من الغيبة والبول، ج ۲، ص ۹۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا دو قبروں کے پاس سے گزر ہوا، تو نبی اکرم ﷺ (نے اپنی نگاہ غیر محدود سے قبر والوں کا مشاہدہ کیا اور) فرمایا ان دونوں قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا یہ قبر والا اپنے بول (پیشاب) سے نہیں بچتا تھا اور یہ چغل خوری کرتا تھا (یہ دونوں گناہ کبیرہ ہیں لیکن نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کی نسبت کہا کہ لوگ ان کو کبیرہ گناہ شمار نہیں کرتے“ ابوالاحمد) پھر نبی اکرم ﷺ نے (ان کے درد کا مداوا فرماتے ہوئے) ایک تر شاخ منگوائی اور اس کے دو حصے فرما کر ایک حصہ ایک قبر پر اور ایک حصہ دوسری قبر پر گاڑ دیا اور فرمایا جب تک یہ شاخ

تر رہے گی یقیناً ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

اب یہ دونوں احادیث آپ کے سامنے ہیں ایک میں نبی اکرم ﷺ کے بول مبارک کی بات ہے جس کو پیا جا رہا ہے اور دوسری میں عام آدمی کے بول کی بات ہے جس میں ضمناً اجتناب کا حکم دیا جا رہا ہے، ایک حدیث میں یہ بیان کہ نبی اکرم ﷺ کا بول مبارک سارے کا سارا حضرت اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیٹ میں چلا گیا، اور دوسری میں عام آدمی کے بول کے ایک قطرے سے بھی بچنے کا حکم (کہ جہاں لگے گا وہ جگہ یا چیز نجس ہو جائے گی)، ایک حدیث میں یہ بیان کہ جب نبی اکرم ﷺ کا بول مبارک پیا گیا تو نبی اکرم ﷺ مسکرا پڑے اور بول مبارک پینے کی وجہ سے جہنم سے آزادی اور بیماری سے دائمی تحفظ کی بشارت دی۔ اور دوسری حدیث میں آدمی کے اپنے بولوں سے نہ بچنے کی وجہ سے عذاب قبر کی وعید سنائی۔

اے صاحبانِ عقلِ سلیم، اے صاحبانِ دنیاۓ علم و دانش، اے خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر رکھ کر میزانِ انصاف سے حق کا پرچار اور باطل کا ابطال کرنے والو، کیا میری یہ بات درست نہیں کہ ”نبی اکرم ﷺ کا بول مبارک ہی ہمارے بول جیسا نہیں چہ جائیکہ سراپائے نبوت کو ہم اپنے ساتھ تشبیہ دیں“ آپ ہی بتائیے کہ عقلِ سلیم کا فیصلہ کیا ہوگا؟؟؟ شرطِ محبتِ نبوی ﷺ اور انصاف۔

آپ ﷺ نے جن پتھروں کو استعمال کیا ان سے خوشبو آتی

حدیث نمبر 56:

ایک صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی تو میں اس جگہ گیا جہاں آپ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی تھی۔

”وَرَأَيْتُ فِي ذَالِكَ الْمَوْضِعِ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ فَأَخَذْتُهِنَّ
فَوَجَدْتُ لَهُنَّ رَائِحَةً طَيِّبَةً وَعِطْراً“

میں نے اس جگہ تین پتھر دیکھے تو ان کو اٹھا لیا ان سے مجھے بہت ہی عمدہ
خوشبو آ رہی تھی۔

حوالہ: (المواهب الدنیہ، المقصد الثالث، الفصل الاول فی کمال خلقیہ ج ۲، ص ۹۱)

حدیث نمبر 57:

اور ایک روایت میں اس کے آگے یہ الفاظ بھی ہیں۔

”فَكُنْتُ إِذَا جِئْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمَسْتَجِدَّ أَخَذْتُهِنَّ فِي كُمِي
فَتَغَلَّبُ رَائِحَتُهُنَّ عَلَيَّ رَائِحَةً مِنْ تَطْيِبٍ وَتَعْطَرٍ“

کہ جب جمعہ کا دن آتا تو میں ان پتھروں کو اپنی آستین میں لے کر مسجد
میں جاتا تو اس کی خوشبو ہر اس شخص کی خوشبو سے اعلیٰ ہوتی جو وہ خوشبو لگا
کر آتا تھا۔

حوالہ: (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلیٰ جل و عز، الباب

الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه ج ۱، ص ۱۷۰)

شرح:

سبحان اللہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا معمول تھا کہ جہاں سے بھی نبی
اکرم ﷺ کا تبرک ملا اس کو اٹھا کر محفوظ فرما لیتے تھے اور اس کو ضائع نہ کرتے تھے اسی
طرح اس مذکور صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی آپ ﷺ کے استعمال شدہ پتھروں کو
اٹھا لیا یہ وہ پتھر تھے جن کو نبی اکرم ﷺ نے بطور استنجا استعمال فرمایا تھا لیکن لاکھوں
جانیں قربان صحابہ کی محبت رسول ﷺ پر کہ بالکل بغیر کسی نفرت کے ان پتھروں کو اٹھا لیا

اور پھر، نور علی نور، یہ کہ جمعہ کے دن اپنی آستین میں رکھتے تھے اور پھر مسجد میں؟؟؟ سبحان اللہ“ اور پھر اور مزے کی بات یہ کہ نماز کے دوران بھی ان کو اپنی آستین سے نکالتے نہیں، واہ اصحاب رسول ﷺ تمہاری محبت رسول ﷺ پر دو جہاں قربان کروں کہ تمہاری زندگیوں سے ہم کو محبت کی ایسی مثالیں ملتی ہیں جن کو پڑھ کر مؤمن کا دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔

پھر ان پتھروں کی بھی شان نہ بھولیں کہ یہ بھی وہ پتھر ہیں جو حضور ﷺ کے جسم انور سے مس ہونے کی وجہ سے عطر فشائی کر رہے ہیں اور اس شدت اور جوش سے مہک رہے ہیں کہ کسی آدمی کی بھی اعلیٰ سے اعلیٰ خوشبو کو خاطر میں نہیں لاتے۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ“

چلا گیا وہ پھول مہک پھر بھی آتی ہے

حدیث نمبر 58:

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

”قَالَتْ وَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ فَمُرَبِّي جُمِعَ الْكُلُّ وَاتَّوَضَّأَ مَا يَذْهَبُ رِيحَ الْمِسْكِ مِنْ يَدِي“

کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اس دن میں نے اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے سینے مبارک پر رکھا تھا اب تک بہت جمعے گزر چکے ہیں کہ میں اسی ہاتھ سے کھاتی بھی ہوں اور وضو بھی کرتی ہوں (اس کو دھوتی بھی ہوں) مگر وہ خوشبو ابھی تک میرے ہاتھ سے آتی ہے۔

- حوالہ: (دلائل النبوة لبيهي، باب ماجاء يؤنثر عنه ﷺ، ج ۷، ص ۲۱۹،
 ☆ السيرة النبوية لابن كثير، اسماعيل بن عمر بن كثير، ذكر امره عليه السلام ابا بكر، ج ۴،
 ص ۴۷۸، دار المعرفة للطباعة والنشر وتوزيع بيروت،
 ☆ حصائص الكرى، ذكر ما وقع عند وفاته ﷺ،
 ☆ اسوار غوثيه شرح الشمائل النبويه، محمد امير شاه قادري گيلاني، ضياء الدين پسيكيشنر،
 كراچی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۹۳)

شرح:

اس کی شرح کرتے ہوئے امام ابن ابی بکر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

“وروی ابن ابی بکر فی سیرتہ أن أم سلمة وضعت يدها
 على صدر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بعد موته
 فمكثت جمعا لا تاكل ولا تتوضأ إلا وجدت ريح
 المسك بين يديها.”

حوالہ: (شرح شفاء، ملأ على قارى، القسم الاول فى تعظيم العلى الاعلى جل و عز، الباب
 الثانى فى تكميل الله تعالى له المحاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه ج ۱، ص ۱۶۷)
 حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد
 اپنا ہاتھ نبی اکرم ﷺ کے سینہ اقدس پر رکھا، کئی جمعے گزرنے کے باوجود
 جب بھی حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا کھاتیں یا وضو کرتیں تو ان
 کے ہاتھوں سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

حدیث نمبر 59:

”عن عَلى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ غَسَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَلَذَبْتُ أَنْظُرُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَيِّتِ فَلَمْ أَجِدْ شَيْئاً فَقُلْتُ طِبْتُ

حَيًّا وَمَيِّتًا قَالَ: وَسَطَعَتْ مِنْهُ رِيحٌ طَيِّبَةٌ لَمْ نَجِدْ مِثْلَهَا قَطُّ“

حوالہ: (الشفاء، فصل اما نظافة جسمه و طيبه، ج ۱، ص ۶۴،

☆ دلائل النبوة للبيهقي، ماجاء في دفن رسول الله ﷺ، ج ۷، ص ۲۵۳،

☆ السيرة النبوية لابن كثير، ذكر اعتراف سعد بن عبادة بصحته، ج ۴، ص ۵۳۵،

☆ وسائل الوصول الى شمائل الرسول، باب واما ريقه الشريف ﷺ، ج ۱،

ص ۲۷۸،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو غسل دیا جب میں نے نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس سے خارج ہونے والی کوئی ایسی چیز نہ پائی جو دیگر مردوں سے خارج ہوتی ہے تو میں پکار اٹھا کہ اے اللہ کے محبوب ﷺ آپ ﷺ ظاہری حیات اور بعد از وصال دونوں حالتوں میں پاکیزگی کا سرچشمہ ہیں، (دورانِ غسل نبی اکرم ﷺ کے جسم اقدس سے ایسی خوشبو کے خُلقے اُٹھے جو خوشبو ہم نے پہلے کبھی نہ سونگھی تھی۔

شرح:

نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے عشق و محبت پر قربان جاؤں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کتنا پیار کرتے تھے۔ کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات اور وفات دونوں کو اچھا کہہ رہے ہیں جیسا کہ حضرت علی کا فرمان گزرا اسی طرح حضرت ابکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی کہا تھا۔ ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

”وَمِثْلُ قَوْلِ عَلِيٍّ طَبْتُ حَيًّا وَمَيِّتًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَصِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حِينَ قَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَوْتِهِ رَوَاهُ

الْبَزَارُ عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ“

حوالہ : (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه ج ۱، ص ۱۶۹)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد نبی اکرم ﷺ کا بوسہ لیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول “ (کہ آپ ﷺ کی حیات اور وفات دونوں پاکیزہ ہیں) ” کی مثل کہا۔ اس کو امام بزار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سند صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث نمبر 60:

دوسری روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

”فاح ریح المسک فی البیت لما فی بطنہ“

حوالہ : (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه ج ۱، ص ۱۶۹)

کہ نبی اکرم ﷺ کے پیٹ مبارک میں جو ہوا تھی اس سے سارا گھر مشک جیسی خوشبو سے مہکے گا۔

حدیث نمبر 61:

اور تیسری روایت میں یہ الفاظ ملتے ہیں

”انتشر فی المدینہ“

حوالہ : (شرح شفاء، ملا علی قاری، القسم الاول فی تعظیم العلی الاعلی جل و عز، الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ له المحاسن خلقاً و خلقاً، فصل و اما نظافة جسمه و طيبه ج ۱، ص ۱۶۹)

کہ جب وہ ہوا خارج ہوئی تو اس سے سارا شہر مہک اٹھا۔

حدیث نمبر 62:

حضرت سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور ﷺ کی قبر انور پر
حاضر ہوئیں اور

”وَ أَخَذَتْ مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ الشَّرِيفِ فَوَضَعَتْهُ عَلَى عَيْنَيْهَا“
(سیدۃ النساء خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے)
تھوڑی سی مٹی حضور ﷺ کی قبر انور سے لے کر اپنی آنکھوں سے لگائی اور
یہ شعر پڑھا۔

مَا ذَا عَلَيَّ مَنْ شَمَّ تَرْبَةَ أَحْمَدَ
أَنْ لَا يَشُمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا
جو شخص حضور ﷺ کی قبر انور کی مٹی سونگھے اس کا کیا حکم ہے؟ تو اس کا حکم
یہ ہے کہ جب تک زمانہ ہے ایسی خوشبو نہ سونگھے گا (سبحان اللہ)۔

حوالہ: (عبود الأثر فی فنون المغاری والشمائل والسير: محمد بن محمد بن محمد بن أحمد
ابن سید الناس البعمری، متوفی ۵۷۳ھ، ذکر المصيبة الأولین و آخرین، ج ۲، ص ۴۰۹، دار القلم
بیروت،

☆ أحمد بن حسین بن علی بن الخطیب، متوفی ۵۸۱ھ، وسیلة الاسلام بالنبی علیہ السلام:
مجلد الثالث فی وفاته ﷺ، ج ۱، ص ۱۱۹، دار الغرب الاسلامی بیروت لبنان،

☆ محمد بن عبد اللہ ابی بکر بن محمد ابن أحمد بن مجاہد القیس الدمشقی الشافعی، متوفی
۵۸۴ھ، سلوة الکتیب بوفلة الحبيب صلی اللہ علیہ وسلم، رثاء سیدۃ فاطمہ، ج ۱، ص ۱۶۲، دار
البحر للدراسات الاسلامیة (المطبات،)

شرح:

امام بوصیری علیہ الرحمۃ اس کی شرح کرتے ہوئے کیا خوب فرماتے ہیں۔

لَا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ أَعْظَمُهُ

طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ مِنْهُ وَمُلْتَمِمْ

ترجمہ: حضور ﷺ کی اس مٹی سے بہتر کوئی خوشبودنیا میں نہیں جس مٹی

سے اعضائے مبارک مس کیے ہوئے ہیں مبارک ہیں وہ ہستیاں

جنہوں نے اس خاک مبارک کو سونگھا اور چوما۔

دنیا کی کوئی خوشبو اس خاک پاک کی خوشبو سے بہتر نہیں ہو سکتی جس خاک پاک

پر جسد اقدس آرام فرما رہا ہے۔ اور وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے اس مبارک خاک کو

سونگھا اور اس کو چوما اور بوسہ لیا، یہ بات مسلم ہے کہ قبر معطر محمد رسول اللہ ﷺ تمام

روئے زمین بلکہ کعبہ معظمہ اور عرش اعظم سے بھی افضل ہے اور کیوں نہ ہو احادیث

میں آتا ہے کہ ہر ذی روح کی پیدائش اس خاک سے ہے جس میں وہ دفن ہوتا ہے تو وہ

خاک مبارک جس پر حضور ﷺ جلوہ فرما ہیں حضور ﷺ کے جسد اقدس کا جزو ہوئی

اور حضور ﷺ کا ہی صدقہ یہ تمام عالم، لوح قلم، عرش و کرسی ہیں تو نتیجہ صاف ظاہر ہوا

کہ حضور ﷺ تمام عالمین سے افضل ہیں۔

اسی بنا پر علماء کرام فرماتے ہیں۔

”ان تربة قبره ﷺ الفضل من البيت و المسجد الاقصى

والعرش والكرسى“

حوالہ: (شفاء شریف، فصل اما شرف نسبہ و کرم بلدہ، ج ۱، ص ۲۰۴)

☆ یحییٰ بن ابی بکر بن محمد بن یحییٰ العامری الحرّضی المتوفی ۵۸۹۳ھ، بہجة المحافل

وسيلة الأمثال في تلخيص المعجزات والمسير والشمايل، مطلب في الكلام على ما ورد في فصل مكة، ج ۱، ص ۱۸، دار صادر بيروت

کہ نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کی خاک پاک بیت اللہ، مسجد اقصیٰ اور عرش و کرسی سے افضل ہے۔

حاضری روضہ اقدس:

نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت ایک مبارک اور دین و دنیا کی بھلائیوں کو سمیٹنے والا کام ہے، حضور ﷺ نے اپنی قبر کی زیارت کو اپنی زیارت کہا فرماتے ہیں۔

”مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي“

حوالہ: (محمد بن عمر بن مبارک الحمیری الحضرمی الشافعی المتوفی ۵۹۳: حدائق الأنوار ومطالع الأسرار فی سیرۃ النبی المختار، باب الروضة الشریفة، ج ۱، ص ۴۹۳، دار المنہاج جدة)

جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی۔

فرمایا جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر جفا کی یہ نہیں فرمایا کہ جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی بلکہ اپنی قبر مبارک کی زیارت کو اپنی زیارت کہا، اور نبی اکرم ﷺ کے روضہ اقدس کی زیارت بعض علماء کے نزدیک واجب ہے اور بعض کے نزدیک ایسی سنت ہے جس پر اجماع قائم ہے۔ اور ہم تو یہ کہتے ہیں کہ۔

حاجو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو کعبہ تو دیکھ چکے اب کعبے کا کعبہ دیکھو
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت اب مدینہ کو چلو صبح دل آراء دیکھو
آب زم زم تو پیا خوب بھائیں پیاسیں آؤ جو دشہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے ابر رحمت کا یہاں زور سے بر سنا دیکھو
واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا میری آنکھوں سے میرے پیارے کار و ضہ دیکھو

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ)

یہ تو نبی اکرم ﷺ کی قبر کی بات تھی اب ذرا آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بھی شان سنتے جائیں۔

حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عشق رسول ﷺ میں بے پناہ جاں نثاریوں اور فداکاریوں کی وجہ سے یہ شان ملی کہ ان کی قبر انور سے اس قدر تیز کستوری کی مہک آتی کہ سارا میدان ہر وقت مہکتا رہتا۔

چنانچہ منقول ہے کہ (جب حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین ہوئی تو) ایک مدت کے بعد حضور اقدس ﷺ کا صحابہ کرام کے ساتھ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک سے گزر رہا تھا تو صحابہ کرام نے حیران ہو کر بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس صحرا میں کستوری کی اس قدر تیز خوشبو کہاں سے آرہی ہے؟؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس میدان میں ابو معاویہ (حضرت عبیدہ بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر موجود ہوتے ہوئے تمہیں تعجب کیوں ہو رہا ہے کہ یہاں کستوری کی خوشبو مہک رہی ہے۔

حوالہ: کرامات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، عبد المعطی اعظمی علیہ الرحمۃ، شبر برادر، لاہور،

ص ۱۱۴

تھے مہکتے اُن کی سواری کے جانور بھی

حدیث نمبر 63:

”حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي فَا نَطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ حِمَارًا فَا نَطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ يَمْشُونَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِيحَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِلَيْكَ عَنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ: وَاللَّهِ لِحِمَارِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطِيبُ رِيحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَشَتَمَهُ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَالْأَيْدِي وَالنَّعَالِ“

حوالہ جات: (محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ۲۵۶ھ - امام - صحیح بخاری (لاہور

مکئہ رحمانیہ) کتاب الصلح، باب ما جاء فی اصلاح بین الناس، ج ۱ ص ۴۷۳،

☆ مسند ابی یعلیٰ الموصلی، ج ۷، ص ۱۲۵،

☆ مسنحرج ابی عوانة، باب بیان عفو النبی ﷺ، ج ۴ ص ۲۴۵،

☆ السنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما جاء فی قتال اهل البغی، ج ۸ ص ۲۹۷،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے غرض کیا گیا کہ آپ عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جائیں تو اچھا ہو، حضور ﷺ عبد اللہ بن ابی (منافق) کی طرف ایک دراز گوش پر سوار ہو کر نکلے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ پیدل چلنے لگے، وہ شور والی زمین تھی

آپ ﷺ جب اس منافق کے پاس پہنچے تو اس نے کہا میرے پاس سے ہٹو اللہ کی قسم تمہارے گدھے کی بو مجھے تکلیف دے رہی ہے (پھر حضور ﷺ کے صحابہ میں سے) ایک انصاری آدمی نے کہا اللہ کی قسم حضور ﷺ کے گدھے (مبارک) کی خوشبو تیری خوشبو سے زیادہ خوشگوار ہے، پھر عبد اللہ بن ابی کی قوم کا ایک آدمی غضب میں آگیا اور اس نے (آپ ﷺ کے) صحابی کو برا بھلا کہا پھر ہر دو طرف کے اصحاب غضب میں آگئے اور ایک دوسرے کو درخت کی شاخوں، ہاتھوں اور جوتوں سے مارنے لگے۔

شرح:

یہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نظریہ ہے کہ حضور ﷺ کی سواری کا جانور بھی اتنا مہکتا ہے کہ لوگوں کی خوشبو میں اس کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں اور یہ یقیناً اُس جانور کے ساتھ حضور ﷺ کے جسم کے مس ہونے کی وجہ تھی کہ وہ بھی مہک رہا تھا ورنہ قارئین جانوروں کی بو سے خوب آشنا ہیں لیکن جو جانور بھی نبی اکرم ﷺ کی سواری بنتا تو آپ ﷺ جتنی دیر تک اُس پر سوار رہتے وہ نہ بول کرتا اور نہ ہی گوبر۔

خاتمہ:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج یکم ذوالحجہ بمطابق ۱۶ ستمبر ۲۰۱۵ء کو ہم نے اپنی اس کتاب (تسکین القلوب بعطر المحبوب) ”کیا مہکتے ہیں مہکنے والے“ کو مکمل کیا اللہ تعالیٰ کے نہایت فضل و کرم سے ہم نے اس میں حضور ﷺ کی ظاہری

زندگی کی نسبت سے تریسٹھ احادیث کو نقل کیا اور اپنی علمی طاقت کے مطابق ان کی تشریح بھی کی اللہ تعالیٰ سے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس کاوش کو اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور اس کہ مہری، میرے والدین، میرے اساتذہ، دوست احباب اور جمیع مومنین و قارئین کی بخشش کا ذریعہ بنا کر شافع محشر کی سنگت میں جنت الفردوس کی کلیوں پھولوں اور پھلوں کی مہک نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف

مکرات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خوشبو کے متعلق

فقہی مسائل

مرتب

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراٹھاں شریف گجرات

خوشبو کے متعلق فقہی مسائل

اس حلقہ پر ہم خوشبو کے متعلق کچھ فقہی مسائل پیش کر رہے ہیں کہ خوشبو کو کہاں استعمال کرنا سنت کہاں مستحب کہاں جائز اور کہاں ناجائز ہے اور کون سی خوشبو لگانی جائز ہے اور کونسی ناجائز ہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ احسن طریقے سے بیان کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

خوشبو سے محبت نبوی ﷺ:

(۱) "عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ وَالذَّهْنُ وَاللَّبَنُ"

حوالہ: (شمائل ترمذی "باب ما جاء في نِعْطَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ"، ص ۱۷۹، المكتبة التجارية،

مکہ مکرمہ،)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
تین چیزوں کے لیے انکار نہیں کرنا چاہیے، تکیہ، (خوشبو والا) تیل، اور

دودھ۔

شرح:

حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ اس کی شرح کرتے ہوئے
فرماتے ہیں کہ اگر میزبان اپنے مہمانوں کو آرام کے لیے تکیہ پیش کرے پھر سر میں

ملنے کے لیے تیل اور پینے کے لیے دودھ یا لسی تو مہمان اسے رو نہ کرے بلکہ بخوشی قبول کرے عرب شریف میں تیل بھی مہمان کی خاطر کے لیے پیش کیا جاتا تھا۔

(2) "عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطَّيِّبَ"

حوالہ: (شمائل ترمذی "باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ"، ص ۱۷۸، المكتبة النجارية، مکہ مکرمہ،)

حضرت ثمامہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ خوشبو کے تحفے سے انکار نہ فرماتے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی خوشبو کے تحفے سے انکار نہ فرماتے تھے۔

(3) "عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ"

تخریج: (شمائل ترمذی "باب ماجاء فی نعط رسول اللہ ﷺ"، ص ۱۸۱، المكتبة النجارية، مکہ مکرمہ،)

حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو ریحان (خوشبو کا نام) دی جائے تو اس سے انکار نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے آئی ہے۔

شرح:

اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ حدیث اپنے ظاہر پر ہے بہت سی چیریں دنیا میں جنت سے آئی ہیں جن میں

سے ایک خوشبو بھی ہے اسے رد کرنا اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت کی ناقدری ہے مراد وہی ہے جو پہلے عرض کی گئی کہ خوشبو کا ہدیہ واپس نہ کرو یہ مطلب نہیں کہ خوشبو کا سودا رد نہ کرو ضرور خرید لو، جیسا کہ عام عطر فروش کہتے ہیں۔

حوالہ: (شرح شمائل ترمذی، علامہ ناصر الدین ناصر المدنی، ص ۲۹۰)

نبی اکرم ﷺ کا خوشبو کو استعمال کرنا:

(۱) "عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطِيبٍ مَا نَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِضْ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ"

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب اللباس، باب الطيب في الرأس واللحية، ج ۷، ص ۱۶۴)

حدیث نمبر: ۵۹۲۳)

ام مؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، کہ میں رسول اللہ ﷺ کو نہایت عمدہ خوشبو لگاتی تھی، یہاں تک کہ اس کی چمک نبی اکرم ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں پاتی،۔

شرح:

طیب کے دو معنی ہو سکتے ہیں کہ خوشبو تیار کرتی تھے یا خوشبو لگاتی تھی حضور ﷺ کو خوشبو بہت ہی پسند تھی، اس لیے ازواج المطہرات خصوصاً ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور انور کے لیے خوشبو تیار کرتی تھیں حتیٰ کہ احرام کھولتے وقت بھی خوشبو تیار کی گئی تھی، اور جب حضور ﷺ کو سر مبارک اور داڑھی مبارک میں خوشبو لگائی جاتی تو اس قدر زیادہ ہوتی کہ بالوں میں اس کی چمک دیکھی جاتی تھی یہ چمک خوشبو کا رنگ نہ تھا، چمک تھی، چمک تو پانی کی بھی محسوس ہو جاتی ہے لہذا یہ حدیث

اس کے خلاف نہیں کہ مردوں کی خوشبو بغیر رنگ والی ہونی چاہیے، وہاں رنگ سے مراد زینت والا رنگ ہے اور اسی کی ممانعت ہے۔

حوالہ: (مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ، مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب الشرج، الفصل الاول، ج ۶، ص ۱۲۸، تحت حدیث نمبر: ۴۲۳۷)

(۲) ”عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجَمَرَ اسْتَجَمَرَ بِالْأُلُوَّةِ غَيْرَ مُطْرَأَةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأُلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ يَسْتَجِمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

حوالہ: (مسلم شریف، کتاب الألفاظ من الأدب وغيرها، باب استعمال المسك وانه اطيب الطيب.... الخ، ج ۴، ص ۱۷۶۶، حدیث نمبر: ۲۲۵۴)

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی خالص لوبان (ایک خوشبو کا نام جس کو اُردو میں ”اگر“ کہتے ہیں) کی دھونی لیتے یعنی اس کے ساتھ کسی چیز کی آمیزش نہیں کرتے تھے اور کبھی لوبان کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔

شرح:

استجمار وہ خوشبو لینا جو جمرہ یعنی آگ کے انگاروں پر رکھ کر حاصل کی جائے یعنی نجور یا دھونی اس لی انگلیٹھی کو جمرہ کہتے ہیں یہ جمرہ سے ہے نہ کہ جمار سے، جمار سے جو استجمار آتا ہے اس کے معنی ہوتے ہیں ڈھیلے سے استنجا کرنا، اسی سے جمار ہے جن کی رمی حج میں کی جاتی ہے۔

لوبان مشہور خوشبو ہے جو پہلے بہت مروج تھی اب اگر بتیوں کی وجہ سے اس کا رواج کم ہو گیا ہے۔

(3) "عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا"

حوالہ: (سنن ابی داؤد "کتاب الترحل، باب فی استنجاب الطیب، ج ۴، ص ۷۶، حدیث

نمبر: ۴۱۶۲)

☆ شمائل ترمذی "باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ، ص ۱۳۰، دار الاحیاء التراث،
حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ ﷺ کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ ﷺ خوشبو استعمال
فرماتے تھے۔

مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق:

یاد رہے کہ مرد کے لیے بغیر رنگ کے خوشبو کا استعمال جائز ہے رنگ والی نہیں اور
عورت رنگ والی خوشبو استعمال کر سکتی ہے اسی رنگ اور غیر رنگ پر ہی آگے احکام
مرتب ہوں گے "ابوالاحمد غفرلہ"

(1) "عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طِيبُ الرَّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ
النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ"

حوالہ: (شمائل ترمذی "باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ، ص ۱۷۹، المكنة النحرية،

مکہ مکرمہ،)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو رنگت چھپی
رہے اور عورتوں کی خوشبو ایسی ہو جس کا رنگ ظاہر ہو اور مہک چھپی
ہوئی۔

شرح:

جیسے گلاب، مشک، عنبر، کافور، وغیرہ مرد کے لیے یہ خوشبوئیں بہتر ہیں کہ ان میں رنگ نہیں مہک ہے خیال رہے کہ عورت مہک والی چیز استعمال کر کے باہر نہ جائے، اپنے خاوند کے پاس خوشبو مل سکتی ہے، یہاں کوئی پابندی نہیں۔ جیسا کہ دوسری روایات میں ہے جو عورت خوشبو مل کر باہر نکلے وہ ایسی ایسی ہے، دوسری روایت میں ہے کہ عورت بخور (خوشبو) لگا کر ہماری مسجد میں عشاء کے لیے نہ آئے اس سے معلوم ہو رہا ہے کہ عورت مہندی لگائے ہوئے باہر نہ پھرے کہ مہندی میں مہک ہے اور عورت کو مہک لگا کر نکلنا ممنوع ہے۔

حوالہ: (معنی احمد یار حار نعیمی علیہ الرحمة، مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، ج ۶، ص ۱۳۰-۱۳۱، تحت حدیث نمبر: ۵۲۴۵)

(۲) "عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهُ: هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَاغْسِلُهُ ثُمَّ اغْسِلُهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ"

حوالہ: (نسائی شریف، کتاب الزیۃ، باب التزغیر والحلق، جز ۸، ص ۱۵۲، حدیث نمبر: ۵۱۲۱)

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خلوق خوشبو (جو رنگ دیتی ہے) لگا کر نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے، تو نبی اکرم ﷺ نے اُن کو فرمایا کیا تمہارے پاس بیوی ہے عرض کی نہیں فرمایا تو اسے دھو دو پھر دھو دو پھر آئندہ ایسا نہ کرنا۔

مشکوٰۃ المصابیح میں بھی یہ حدیث چند الفاظ کے تغیر کے ساتھ موجود ہے حوالہ یہ ہے۔

حوالہ: مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الباس، باب الترحل، الفصل الثانی، حدیث نمبر ۵۲۴۲

شرح:

خلوق خ اور لام کے پیش کے ساتھ عرب شریف کی مشہور خوشبو ہے، جو زعفران وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے رنگت بھی دیتی ہے، اور صحابی سے بیوی کا اس لیے پوچھا کہ تمہارے پاس بیوی ہو تو تم اس رنگت میں معذور ہو کہ اس نے رنگت والی خوشبو استعمال کی ہو اور اس کے کپڑوں سے تمہارے جسم یا کپڑوں کو لگ گئی ہو۔ اس صورت میں تم معذور ہو اور اس خوشبو کے لگ جانے سے تم پر کوئی گناہ نہیں، اور تین بار دھونے کا اس لیے فرمایا کہ یا تو اس خوشبو کی رنگت اتنی تیز اور پختہ ہوگی جو تین بار دھوئے بغیر کپڑے سے چھوٹ نہ سکتی ہو، اس لیے تین بار دھونے کا حکم دیا مبالغہ کے طور پر فرمایا کہ خوب اچھی طرح دھوؤ تا کہ بامشقت انہیں یاد رہے اور پھر کبھی استعمال نہ کریں۔

حوالہ: (معنی احمد بن حنبل، نعیمی علیہ الرحمۃ، مرآۃ المساجیح شرح مشکوٰۃ لمصابیح، باب

الترحیل، الفصل الثانی، ج ۶، ص ۱۲۹، تحت حدیث نمبر: ۴۲۴۲)

(۳) "عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا مُوسَى يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَعَالَى صَلَاةَ رَجُلٍ فِي جَسَدِهِ شَيْءٌ مِنْ خَلْقٍ"

حوالہ: (سیر ابی داؤد، کتاب الترحیل، باب فی الخلق للرجال، جزء ۴، ص ۸۰، حدیث

نمبر ۴۱۷۸)

❦ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الناس، باب الترحیل، الفصل الثانی، حدیث نمبر: ۴۲۴۳)

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کے جسم میں کچھ خلوق ہو۔

شرح:

”رجل“ فرما کر اشارۃً بتایا کہ عورت کا یہ حکم نہیں اسے خلوق استعمال کرنا جائز ہے اور ”شئی“ فرما کر بتایا کہ خلوق تھوری ہو یا زیادہ بہر حال مرد کے لیے ممنوع ہے، اس کے ساتھ نماز مکروہ ہے لہذا مرد اگر ریشمی لباس یا چاندی، سونے کا زیور پہن کر نماز پڑھے تو اس کی نماز سخت مکروہ واجب الاعادہ ہوگی۔

حوالہ: (مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ، مرآۃ المسابیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب

الترجل، الفصل الثانی، ج ۶، ص ۱۲۰، تحت حدیث نمبر: ۴۲۴۳)

بطورِ علاج مرد کو رنگ والی خوشبودار دواء استعمال کرنا کیسا؟

”عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى أَهْلِي لَيْلًا وَقَدْ تَشَقَّقَتْ يَدَايَ فَخَلَقُونِي بِزَعْفَرَانٍ فَعَدَوْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: اذْهَبْ فَاغْسِلْ هَذَا عَنكَ“.

حوالہ: (سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، باب فی الخلق للرجال، حرر: ۴۰، ص ۸۰، حدیث

نمبر: ۴۱۷۶)

☆ مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الباس، باب الترجل، الفصل الثانی، حدیث نمبر: ۴۲۴۳)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں سفر سے اپنے گھر والوں کے پاس آیا، میرے ہاتھ پھٹ گئے تھے • انہوں نے زعفران والی خلوق مجھے لگا دی پھر میں صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کے خدمت میں گیا میں نے آپ ﷺ پر سلام عرض کیا تو مجھے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے جسم سے دھوؤ۔

شرح:

خُوق بغیر زعفران کے بھی ہوتی ہے اور زعفران والی بھی اور یہ زخم کا علاج ہے جیسے آج کل ویسلیں کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے اور یہ زخموں وغیرہ کا علاج بھی ہوتی ہے، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم پر زعفرانی (یعنی رنگ والی) خُوق لگائی گئی تھی، غالباً اس پھٹن کا علاج خُوق کے سوا اور بھی ہوگا جیسے موم، تیل وغیرہ یا اس وجہ سے ناراضگی ہے کہ تم اس کو لگا کر باہر کیوں آئے اور یا اس وجہ سے کہ تم نے خُوق پر پانی بہا کر اس کا رنگ کیوں نہ زائل کر دیا اور نہ مجبوری اور معذوری میں معافی ہوتی ہے۔

حوالہ: (معنی احمد یار حار نعیمی علیہ الرحمۃ، مرآۃ المسامیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، باب النرجل، الفصل الثانی، ج ۶، ص ۱۳۰، تحت حدیث نمبر: ۴۲۴۴)

ضروری نوٹ:

معلوم ہوا کہ جب مجبوری ہو تو ایسی چیز جس میں رنگ اور خوشبو ہو تو مرد اس کے ساتھ علاج کر سکتا ہے، اور مجبوری کا مطلب یہ ہے کہ جب اس کے علاوہ کوئی اور چیز ایسی نہ ملے جس سے علاج کرے۔

جمعہ کے دن نہانا اور خوشبو لگانا:

(۱) "عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ وَيَدْهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى"

حوالہ: (بخاری شریف، کتاب الجمعة، باب الدعاء للجمعة، ج ۱، حدیث ۸۸۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت کی استطاعت ہو کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو ملے پھر نماز کو نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ کرے پھر فرض نماز پڑھے پھر جب امام خطبہ پڑھے تو خاموش رہے تو اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔

(2) "عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَحْسَنَ غُسْلَهُ وَتَطَهَّرَ فَأَحْسَنَ طَهُورَهُ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ وَلَمْ يَلْغُ وَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى"

حوالہ: (سیر اس ماحہ، کتاب اقامۃ الصلوات، باب ما جاء فی ریتۃ یوم الجمعة، حدیث ۱۰۹۷)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا اور اچھی طرح طہارت کی اور اپنے بہترین کپڑے پہنے اور اپنے گھر کی وہ خوشبو لگائی جو اللہ تعالیٰ نے اُس کو عطا فرمائی پھر جمعہ کی نماز کی طرف آیا اور نہ لغو کلام کیا اور نہ ہی دو آدمیوں کے درمیان جدائی کی تو اس کے لیے ان گناہوں کی جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں مغفرت ہو جائے گی۔

(3) "عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقُّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ: أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ"

وَلَيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ“

حوالہ: (جامع ترمذی، ابواب الجمعة، باب ما جاء في السواك و الطيب يوم الجمعة، حديث ۵۲۸)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں پر حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور ان میں سے ہر ایک اپنے گھر میں جو خوشبو موجود ہو لگائے اور اگر خوشبو نہ ملے تو پانی ہی اُس کے لیے خوشبو ہے۔ (یعنی بدن سے پانی کے ساتھ بدبو ختم ہو جائے گی یہی اس کے لیے کافی ہے)

(4) ”عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ هَذَا يَوْمٌ عِيدٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ وَإِنْ كَانَ طِيبٌ فَلْيَمَسْ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ“

حوالہ: (سنن ابن ماجہ، کتاب افاعة الصلوات، باب ما جاء في ربة يوم الجمعة، حديث ۱۰۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے دن کو مسلمانوں کے لیے عید کیا ہے پس جو جمعہ کی نماز کو آئے تو چاہیے کہ وہ غسل کرے اور اگر اُس کے پاس خوشبو ہو تو لگائے اور تم پر مسواک ضروری ہے۔

مسئلہ:

جمعہ کے دن خوشبو لگانا امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک مستحب ہے اور جمہور کے نزدیک سنت ہے۔

حوالہ: (الفہم الاسلامی وادلہ، ڈاکٹر وہبۃ الزحیلی، سنن الجمعة و مکروہاتہا، مکتۃ الاسد،

دمشق دار المعرفۃ، ج ۲، ص ۲۷۱)

حالتِ روزہ میں خوشبو کا استعمال:

مسئلہ: اگر بتی وغیرہ خوشبو سلگتی تھی اس نے منہ قریب کر کے دھوئیں کو ناک سے

کھینچا روزہ جاتا رہا۔

حوالہ: (بہار شریعت، ج ۱، ص ۹۸۲، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

احناف کے نزدیک حالتِ روزہ میں خوشبولگانا اور داڑھی وغیرہ کو خوشبودار تیل

لگانا اور سرمہ لگانا جائز ہے۔

لیکن مالکیہ کے نزدیک دن کو (حالتِ روزہ میں) خوشبولگانا یا سونگھنا مکروہ ہے۔

حوالہ: (الفقہ الاسلامی وادللہ، ڈاکٹر وحیدہ الرحیلی، الباب الثالث، الصیام والاعتکاف، مفصل

الاول، الصیام، مکرہات الصیام، مکتبۃ الاسد، دمشق دار الفکر، ج ۲، ص ۵۶۱)

عید کے دن خوشبولگانا:

عید کے دن خوشبولگانا مستحب ہے۔

حوالہ: (بہار شریعت، ج ۱، ص ۷۸۰، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

حج و عمرہ کرنے والے کے لیے بحالتِ احرام خوشبولگانا کیسا؟:

نوٹ: مندرجہ ذیل مسائل میں جہاں دم کہا جائے گا اس سے مراد ایک بکری یا

بھیڑ ہوگی اور بدنہ سے مراد اونٹ یا گائے ہوگی، یہ سب جانور انہیں شرائط کے ہونگے

جو شرائط قربانی میں ہیں اور صدقہ سے مراد نصف صاع گیہوں (گندم) یا ایک صاع

جو یا ایک صاع کھجور اور پھر ان کی قیمت ہے۔

حوالہ: (قانون شریعت، حج کا بیان، ص ۲۴۲)

مسئلہ:

خوشبو اگر بہت سی لگائی جس دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگرچہ عضو کے تھوڑے

سے حصہ پر یا کسی بڑے عضو جیسے سر، منہ، ران، پنڈلی، کوپورا سان دیا اگرچہ خوشبو

تھوڑی تھی تو ان دونوں صورتوں میں دم ہے، اور اگر تھوڑی سی خوشبو عضو کے تھوڑے سے حصے کو لگائی تو صدقہ ہے۔

حوالہ: (المناوی انہدیه، کتاب المماسات، الباب الثامن فی حیاتیات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۴۰-۲۴۱، حوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۳، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

کپڑے یا بچھونے پر خوشبو ملی تو خود خوشبو کی مقدار دیکھی جائے گی زیادہ ہے تو دم اور کم ہے تو صدقہ۔

حوالہ: (المناوی انہدیه، کتاب المماسات، الباب الثامن فی حیاتیات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۴۱، حوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۳، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

خوشبو سونگھی پھل ہو یا پھول جیسے لیمو، نارنگی، گلاب، جمیلی، نیلے، جو ہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں۔

حوالہ: (رد المحتار کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۳)

مسئلہ:

احرام سے پہلے بدن پر خوشبو لگائی تھی احرام کے بعد پھیل کر اور اعضاء کو لگ گئی تو کفارہ نہیں۔

حوالہ: (رد المحتار کتاب الحج، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۳)

مسئلہ:

محرم نے دوسرے کے بدن پر خوشبو لگائی مگر اس طرح کہ اس کے ہاتھ وغیرہ کسی عضو میں خوشبو نہ لگی یا اس کو سلا ہوا کپڑا پہنایا تو کچھ کفارہ نہیں مگر جب کہ محرم کو خوشبو لگائی یا سلا ہوا کپڑا پہنایا تو گناہ گار ہوا اور جس کو لگائی یا پہنایا اس پر کفارہ واجب ہے۔

حوالہ: (رد المحتار "كتاب الحج، باب انجاسات، ج ۳، ص ۶۵۳)

مسئلہ:

تھوڑی سے خوشبو بدن کے متفرق حصوں میں لگائی اگر جمع کرنے سے پورے بڑے عضو کی مقدار کو پہنچ جائے تو دم ہے ورنہ صدقہ اور زیادہ خوشبو متفرق جگہ لگائی تو بہر حال دم ہے۔

حوالہ: (رد المحتار "كتاب الحج، باب انجاسات، ج ۳، ص ۶۵۴)

مسئلہ:

ایک جلسہ میں کتنے ہی اعضاء پر خوشبو لگائے بلکہ سارے بدن پر بھی لگائے تو ایک ہی دم ہے اور ایک کفارہ واجب اور کئی جلسوں میں لگائی تو ہر بار کے لیے الگ الگ کفارہ ہے خواہ پہلی بار کا کفارہ دے کر دوسری بار لگائی یا ابھی کسی کا کفارہ نہ دیا ہو۔

حوالہ: (رد المحتار "كتاب الحج، باب انجاسات، ج ۳، ص ۶۵۴، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱،

ص ۱۱۶۴، مکتۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

کسی شئی میں خوشبو لگی تھی اسے چھوا، اگر اس سے خوشبو چھوٹ کر بڑے عضو کامل کی قدر بدن کو لگی تو دم دے اور کم ہو تو صدقہ اور کچھ نہیں تو کچھ نہیں، مثلاً سنگ اسود شریف پر خوشبو ملی جاتی ہے اگر بحالت احرام بوسہ لیتے ہیں بہت سی لگی تو دم اور تھوڑی سی تو صدقہ۔

حوالہ: (المنار فی المسائل، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جناسات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۴۱،

بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۴، مکتۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

خوشبودار سرمہ ایک بار یا دو بار لگایا تو صدقہ دے، اس سے زیادہ میں دم اور جس

سرمہ میں خوشبو نہ ہو اُس کے استعمال میں حرج نہیں، جب کہ بضرورت استعمال اور بلا ضرورت مکروہ۔

حوالہ: (انسوای الہدیہ، کتاب المناسک، باب الثامن فی حیایات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۴۱، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۴، مکتبہ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

اگر خالص خوشبو جیسے مشک، زعفران، لونگ، لاپنجی، دارچینی، اتنی کھائی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دم ہے ورنہ صدقہ۔

حوالہ: (رد المحتار، کتاب الحج، باب الحیایات، ج ۳، ص ۶۵۴، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۴، مکتبہ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

کھانے میں پکتے وقت خوشبو پڑی یا فنا ہو گئی تو کچھ نہیں، ورنہ اگر خوشبو کے اجزاء زیادہ ہوں تو وہ خالص خوشبو کے حکم میں ہے اور کھانا زیادہ ہو تو کفارہ کچھ نہیں مگر خوشبو آتی ہو تو مکروہ ہے۔

حوالہ: (رد المحتار، کتاب الحج، باب الحیایات، ج ۳، ص ۶۵۶،

انسوای الہدیہ، کتاب المناسک، باب الثامن فی حیایات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۴۱، بحوالہ بہار

شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۴، مکتبہ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

پینے کی چیز میں خوشبو ملائی گئی اگر خوشبو غالب ہے یا تین بار یا زیادہ پیا تو دم ہے ورنہ صدقہ۔

حوالہ: (رد المحتار، کتاب الحج، باب الحیایات، ج ۳، ص ۶۵۴، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱،

ص ۱۱۶۴، مکتبہ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

تمباکو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ احرام میں خوشبودار تمباکو نہ کھائیں کہ پتیوں میں تو ویسے ہی کچی خوشبو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی اکثر پکانے کے بعد مشک وغیرہ ملا تے ہیں۔

حوالہ: (بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۵، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

خمیرہ تمباکو نہ پینا بہتر ہے کہ اس میں خوشبو ہوتی ہے مگر پیا تو کفارہ نہیں۔

حوالہ: (بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۵، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

اگر ایسی جگہ گیا جہاں خوشبو سُلگ رہی ہے اور اس کے کپڑے بھی بس گئے تو کچھ نہیں، اور سُلگا کر اس نے خود بسائے تو قلیل میں صدقہ اور کثیر میں دم اور نہ بے تو کچھ نہیں اور اگر احرام سے پہلے بسایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے مگر کفارہ نہیں۔

حوالہ: (استنای الہدیہ، کتاب المساک، الباب الثامن فی حیایات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۱۱،

بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۵، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

سر پر مہندی کا پتلا خضاب کیا کہ بال نہ چھپے تو ایک دم اور گاڑھی تھوپی کہ بال چھپ گئے اور چار پہر گزرے تو مرد پر دو دم اور چار پہر سے کم میں ایک دم اور صدقہ اور عورت پر بہر حال ایک دم، چوتھائی سر چھپنے کا بھی یہی حکم ہے۔

حوالہ: (الجواهر النیرہ، کتاب الحج، باب الجبایات، ص ۲۱۷، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱،

ص ۱۱۶۵، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

داڑھی میں مہندی لگائی جب بھی دم واجب ہے، پوری ہتھیلی یا تلوے میں لگائی تو دم دے، مرد ہو یا عورت، اور چاروں ہاتھ پاؤں میں ایک ہی جلسے میں لگائی جب بھی ایک ہی دم ہے، ورنہ ہر جلسہ پر ایک دم اور ہاتھ پاؤں کے کسی حصہ میں لگائی تو صدقہ۔

حوالہ: (رد المحتار کتاب النجس، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۴، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۵، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

خطمی سے سر یا داڑھی دھوئی تو دم ہے۔

حوالہ: (الفتاویٰ اہمدیہ، کتاب النجاسۃ، الباب الثامن فی حیایات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۴۱، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

عطر فروش کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لیے بیٹھا تو کراہت ہے ورنہ حرج نہیں۔

تخریج: (الفتاویٰ اہمدیہ، کتاب النجاسۃ، الباب الثامن فی حیایات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۴۱، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

چادر یا تہبند کے کنارے میں مشک، عنبر، زعفران باندھا اگر زیادہ ہے اور چار پہر گزر کے تو دم ہے اور کم ہے تو صدقہ۔

حوالہ: (رد المحتار کتاب النجس، باب الحایات، ج ۳، ص ۶۵۴، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۵، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

خوشبو استعمال کرنے میں قصد یا بلا قصد ہونا، یاد کر کے یا بھولے سے ہونا مجبوراً یا

خوشی سی ہونا مرد و عورت سب کے لیے یکساں حکم ہے۔

حوالہ: (الفتاویٰ الہدیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی حیاتیات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۴۱،

بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

خوشبو لگانا جب جرم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد زائل نہ کیا تو پھر دم وغیرہ واجب ہوگا۔

حوالہ: (الفتاویٰ الہدیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی حیاتیات، الفصل الاول، ج ۱،

ص ۲۴۱-۲۴۲، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

خوشبو لگانے سے بہر حال کفارہ واجب ہے اگرچہ فوراً زائل کر دی ہو اور اگر کوئی غیر محرم ملے تو اس سے دھلوائے اور اگر صرف پانی بہانے سے دھل جائے تو یوہیں کرے۔

حوالہ: (لباب المناسک و"المسلک المنقسط" کتاب الحج، باب الحایات، فصل لا یشرط

بماء الطیب، ص ۳۱۹، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

روغن جمیلی وغیرہ خوشبودار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوشبو استعمال کرنے میں تھا۔

حوالہ: (الفتاویٰ الہدیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی حیاتیات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۴۰،

بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۶، مکتبۃ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

تیل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حکم میں ہے اگرچہ ان میں خوشبو نہ ہو البتہ ان

کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔

حوالہ: (رد المحتار کتاب الحج، باب الجسایات، ج ۳، ص ۶۵۵، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۶، مکتبہ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

مشک، عنبر، زعفران وغیرہ جو خود ہی خوشبو ہے ان کے استعمال سے مطلقاً کفارہ لازم ہے اگرچہ دوا استعمال کیا ہو یہ اس صورت میں ہے جب کہ ان کو خالص استعمال کریں اور اگر دوسری چیز جو خوشبودار نہ ہو اس میں ملا کر استعمال کیا تو غالب کا اعتبار ہے اور دوسری چیز میں ملا کر پکالیا تو کچھ حرج نہیں۔

حوالہ: (رد المحتار کتاب الحج، باب الجسایات، ج ۳، ص ۶۵۶، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۷، مکتبہ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

زخم کا علاج ایسی دوا سے کیا جس میں خوشبو ہے پھر دوسرا زخم ہوا اس کا علاج پہلے کے ساتھ کیا تو جب تک پہلا اچھا نہ ہو اس دوسرے کی وجہ سے کفارہ نہیں اور پہلے کے اچھے ہونے کے بعد دوسرے میں وہ خوشبودار دوا لگائی تو دو کفارے واجب ہیں۔

حوالہ: (المعانی النہدیہ، کتاب المناسک، الباب الثامن فی جسایات، الفصل الاول، ج ۱، ص ۲۴۱، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۷، مکتبہ المدینہ دعوت اسلامی)

مسئلہ:

گسم یا زعفران کا رنگا ہوا کپڑا چار پہر پہنا تو دم دے اور اس سے کم تو صدقہ اگرچہ فوراً اُتار ڈالا۔

حوالہ: (لباب المناسک و"المسلک المتقسط" کتاب الحج، باب الجسایات، فصل فی تطیب

الثوب اذا كان الطيب شبراً في شبر، ص ۳۲۰، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۱۱۶۷، مکتبۃ المدینہ
دعوتِ اسلامی)

میت کے متعلق خوشبو کے احکام: مسئلہ:

(غسل کے بعد) میت کی داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں اور مواضع سجود یعنی
ماتھے، ناک، ہاتھ، گھٹنے، قدم، پر کا نور (خوشبو کا نام) لگائیں۔

حوالہ: (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث،
ج ۱، ص ۱۶۱، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۸۲۱، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

کسم یا زعفران کا رنگا ہوا یا ریشم کا کفن مرد کو ممنوع ہے اور عورت کے لیے جائز
یعنی جو کپڑا زندگی میں پہن سکتا ہے اُس کا کفن دیا جاسکتا ہے اور جو زندگی میں نا جائز،
اُس کا کفن بھی نا جائز،

حوالہ: (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث،
ج ۱، ص ۱۶۱، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۸۱۹، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

مرد کے بدن پر ایسی خوشبو لگانا جائز نہیں جس میں زعفران کی آمیزش ہو عورت
کے لیے جائز ہے جس نے احرام باندھا اُس کے بدن پر بھی خوشبو لگائیں اور اُس کا
منہ اور سر کفن سے چھپایا جائے۔

حوالہ: (الفتاویٰ الہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثالث،
ج ۱، ص ۱۶۱، بحوالہ بہار شریعت، ج ۱، ص ۸۲۱، مکتبۃ المدینہ دعوتِ اسلامی)

مسئلہ:

احناف اور مالکیہ کے نزدیک میت چاہے محرم ہو یا غیر محرم دونوں کو خوشبو لگائی

جائے گی لیکن شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اگر مرنے والا محرم (احرام باندھنے والا) ہو تو اس کو خوشبو نہیں لگائی جائے گی۔

حوالہ: (الفقه الاسلامی وادلہ، ڈاکٹر وہبہ الزحیلی، مکتبۃ الاسد، دمشق دار الفکر، ج ۲، ص ۴۱۲)

مسئلہ:

احناف، شوافع، اور حنابلہ کے نزدیک قبر پر خوشبو لگانا جائز ہے اور اس پر پانی چھڑکنا اور اس پر کوئی تر ٹہنی لگانا سنت ہے۔

(الفقه الاسلامی وادلہ، ڈاکٹر وہبہ الزحیلی، مکتبۃ الاسد، دمشق دار الفکر، ج ۲، ص ۴۶۳-۴۶۷)

ص ۴۶۳-۴۶۷

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الکو حل آمیز پر فیومز
(خوشبوئیں) ودیگر اشیاء

اور

علمائے کرام کے فتوے

مرتب

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد و صلوٰۃ بندۂ فقیر الی اللہ و رسولہ عرض کرتا ہے میں نے مناسب سمجھا کہ جہاں پر ہم نے خوشبو کے متعلق فقہی مسائل بیان کیے وہاں یہ مسئلہ بھی بیان کر دیا جائے کہ علمائے کرام اور مفتیانِ عظام الکحل آئینہ پر فیومز کے متعلق کیا فرماتے ہیں بندۂ فقیر الی اللہ و رسولہ اپنی کم علمی کے باوجود الکحل کی تاریخ اور صرف علمائے کرام کے فرمان اور تحقیق نقل کرتا ہے، اللہ تعالیٰ احسن طریقہ سے بیان کرنے کے بعد قابلِ عمل احکام پر عمل کی توفیق سے مالا مال فرمائے آمین بجاہ النبی کریم الامین صلی اللہ علیہ وسلم

الکحل کی تاریخ:

سب سے پہلا شخص جس نے الکحل کا اظہار کیا اور اس کی تقطیر کے (Distention) کے عمل کو انجام دیا وہ جابر بن حیان التوحیدی ہے اور یہ واقعہ 185ھ یعنی 800ء کا ہے۔ پھر عربوں سے یورپ میں منتقل ہوا تو یورپین حضرات نے اس کو ہر علاج کے لیے استعمال کیا اور کہا کہ یہ مرض کی دوا ہے۔

تخریج: (الحمر، ص ۲۵، مترجم سید ابوالحسن برنی، بحوالہ الکحل کی شرعی حیثیت،

محمد انوار الحق جنید، ص ۴۹، مکنہ جمال کرم لاہور)

لکحل کی خصوصیات:

- 1- بے رنگ شفاف مائع ہوتا ہے۔
- 2- بہت سی اشیاء کو حل کرنے کی خاصیت رکھتا ہے۔
- 3- پانی، کلوروفام یا ایتھر میں ہر نسبت سے حل ہو جاتا ہے۔
- 4- اس کا اپنا مخصوص ذائقہ اور بو ہوتی ہے۔

- 5- بہت تیزی کے ساتھ بخارات میں تبدیل ہو کر اُڑ جاتا ہے۔
- 6- جلد آگ پکڑتا ہے اور اس کا شعلہ نیلے رنگ کا ہوتا ہے۔
- 7- جلد پر لگانے سے ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے۔
- 8- 10 فیصد یا اس سے زائد طاقت میں جراثیم کش ہوتا ہے۔
- 9- درجہ ابال 78 فیصد سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔
- 10- کثافت اضافی 790 ہوتی ہے۔
- 11- جب درجہ حرارت 10 فیصد سینٹی گریڈ ہوتا اس کا درجہ حرارت انجماد منفی 144 ہوتا ہے۔

تخریج: (Homeopathic Pharmacy) بحوالہ الکحل کی شرعی حیثیت، ار محمد

انوار الحق جید، ص ۴۹، مکتبہ جمال کرم لاہور،

الکحل کی پہچان:

- 1- اگر یکساں مقدار میں الکوحل اور آب مقطر ملایا جائے تو الکوحل کی خارجی بو ختم ہو جاتی ہے۔
- 2- اگر سلور نائٹریٹ سولوشن کے چند قطرے اس میں شامل کیے جائیں اور تیز روشنی سے متاثر کیا جائے تو خالص ہونے کی صورت میں اس کی رنگت میں تبدیلی نہیں آتی۔
- 3- اگر سلفیورک ایسڈ کے چند قطرے اپنے ہم وزن کے برابر الکوحل میں ملائے جائیں تو اس کی رنگت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

تخریج: (Homeopathic Pharmacy) بحوالہ الکحل کی شرعی حیثیت، ار محمد

انوار الحق جید، ص ۴۹، مکتبہ جمال کرم لاہور،

الکحل کا استعمال:

- 1- ہومیو پیتھک مدرٹینکچر اور مدرسلوشن کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے۔
- 2- دواؤں کی طاقتوں یا یوٹینٹا سٹریشن میں استعمال ہوتا ہے۔
- 3- بیرونی استعمال کی ادویات میں شامل ہوتا ہے۔
- 4- کیمیائی اشیاء کو محفوظ کرنے کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔

فتویٰ نمبر: 1

از مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد اشرف القادری محدث نیک آبادی مدظلہ العالی

(نیک آباد مراٹھاں شریف گجرات)

سوال: قبلہ معلوم یہ کرنا ہے کہ سردیوں میں لوشن، کولڈ کریم، ہم استعمال کرتے ہیں لیکن ان چیزوں میں الکوحل اور پرفیوم علیحدہ سے شامل ہوتی ہے ان چیزوں کا استعمال ہر خاص و عام کرتا ہے اس طرح صابن اور شیمپو میں بھی الکوحل کا استعمال ہوتا ہے، کیا ان چیزوں کا استعمال جائز ہے اگر جائز ہے تو پرفیوم کی بھی وضاحت فرما دیں۔ (نامعلوم سائل)

جواب: آدمی کو ایسی چیزوں سے پرہیز کرنی چاہیے۔ بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہماری اس میں مجبوری ہے۔ جیسا دوائیں وغیرہ میں فریقین کی باتیں سننے کے بعض اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ حتیٰ الامکان اس سے پرہیز کرنی چاہیے۔ اور جہاں مجبوری بن جائے کہ اس کے بغیر گزارا نہیں ہو سکتا تو وہاں الکوحل والی دواؤں کا استعمال کر لیں۔

لیکن یہ لوشن، کولڈ کریم، اور پرفیوم وغیرہ یہ تو ہماری ضروریات نہیں ہیں اور نہ ہماری مجبوری ہے یہ صرف ایک فیشن ہے بس، اس کے علاوہ اور کچھ نہیں، جب الکوحل والا بھی خوشبو ہے اور بغیر الکوحل کے بھی تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہم الکوحل والی کو اختیار کریں؟ اسی طرح جو لوشن ہوتے ہیں یا کولڈ کریم وغیرہ چیزیں ہوتی ہیں، ان ساری چیزوں میں الکوحل نہیں ہوتی یہ نسخہ پیکنگ پر لکھا ہوتا ہے جس چیز میں الکوحل ہو تو اس کی پیکنگ پر لکھا ہوتا ہے کہ اس میں الکوحل کی ملاوٹ ہے اور جہاں نہ ہو تو وہاں الکوحل کا نام نہیں

ہوتا۔

یہ مسلمانوں کا ملک ہے اس میں آپ رہتے ہیں تو نیک گمانی کرتے ہوئے جس پر الکوحل نہ لکھا ہو اس قسم کا لوشن یا کریم آپ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کی اجازت ہے جب الکوحل کے بغیر والی اور الکوحل والی اشیاء موجود ہیں تو پھر ہمیں کیا مجبوری کہ ہم الکوحل کے بغیر والی چھوڑ کر الکوحل والی استعمال کریں؟

البتہ ہو میو پیٹھک کی دواؤں میں معاملہ بعض اوقات سنگین بن سکتا ہے تو وہاں ہم اس صورت میں مجوزین کے فتوے کے قابل ہو سکتے ہیں۔ (از انٹرنیٹ، بتصرف)

فتویٰ نمبر: 2

از صاحبزادہ پیشوائے اہلسنت مفتی محمد عثمان افضل قادری مدظلہ العالی

(نیک آباد مرادیاں شریف سبھرات)

سوال: حضرت صاحب پوچھنا یہ ہے کہ کیا الکوحل والی پرفیوم لگانا جائز ہے؟
(سائل ابوالاحمد)

جواب: حتیٰ الامکان اس سے پرہیز کرنی چاہیے۔ جب الکوحل کے بغیر والی اور الکوحل والی پرفیومیں موجود ہیں تو بغیر الکوحل والی ہی استعمال کریں۔ لیکن بوقت مجبوری الکوحل کا استعمال کسی طریقہ سے بھی ہو جائز ہے۔

فتویٰ نمبر: 3

از دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ پرفیوم لگانا

جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب
 پر فیوم کا استعمال جائز ہے کیونکہ جید علمائے کرام نے لوگوں کے کثرت سے اس
 مسئلہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے امام اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے قول پر فتویٰ دیا ہے
 لہذا ہمارا فتویٰ بھی یہی ہے تاکہ الکوحل والی خوشبوؤں سے کروڑوں مسلمان گناہگار نہ
 ہوں اور نہ ان کی نمازیں باطل ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ بالصواب عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ: ابو الصالح محمد قاسم قادری

۱۷ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۵ء

فتویٰ نمبر: 4

از علامہ غلام رسول سعیدی صاحب علیہ الرحمۃ

الکوحل اور اسپرٹ کی تحقیق:

علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی الکوحل اور اسپرٹ کی تحقیق بیان کرتے
 ہوئے فرماتے ہیں۔

میتھے نول کو وسیع پیمانے پر محلل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اس سے فارم
 ایلڈی ہائیڈ (FORMALDEHYED) تیار کی جاتی ہے یہ بہت زہریلا
 مرکب ہے اس سے اندھا پن بلکہ بعد اوقات موت بھی واقع ہو سکتی ہے، اس لیے میتھے
 نول (METHANOL) کو میتھے نول (ETHANOL) میں شامل کر دینے
 سے میتھے نول (ETHANOL) پینے کے قابل نہیں رہتا یعنی
 ڈنچرڈ (DENATURED) ہو جاتا ہے۔

اتھتھ نول (ETHANOL):

زمانہ قدیم سے اتھتھ نول (ETHANOL) چینی کے محلول یا غلے کے نشاستے کی تخمیر سے تیار کیا جاتا ہے تخمیر (FERMENTATION) ایک حیاتی کیمیائی (BIOCHEMICAL) عمل ہے جو خمیر (YEAST) یا دیگر باریک جراثیموں (MICRO ORGANISMS) میں پائے جانے والے اینزائمز (ENZYMES) کی موجودگی میں واقع ہوتا ہے یہ اینزائمز (ENZYMES) پیچیدہ نامیاتی عمل انگیز ہیں جن کا عمل مخصوص ہوتا ہے۔

عمل تخمیر سے محلول میں 12 فیصد اتھتھ نول (ETHANOL) پیدا ہوتا ہے تخمیر شدہ محلول کو کسری کشید (ERACTIONAL DISTILATION) سے 95 فیصد اتھتھ نول حاصل ہوتی ہے جسے ریکیٹ فائیڈ اسپرٹ (RECITIFIED SPIRITE) بھی کہتے ہیں، مکمل طور پر غیر آبدہ الکوحل (سو فی صد خالص) حاصل کرنے کے لیے 95 فیصد اتھتھ نول میں CaO لے کر آمیزے کو کشید کر لیتے ہیں۔ ڈسٹیلیٹ یعنی حاصل کشید کو خالص یا مطلق الکحل (ABSOLTUTE ALCOHOL) کہتے ہیں۔

اتھتھ نول کو ناقابل استعمال مشروب بنادینے کے لیے اس میں میتھتھ نول (METHANOL) جیسی زہریلی اشیاء ملا دی جاتی ہیں یہ الکحل کو ڈینچر ڈکرنا (DENATURING OF ALCOHOL) کہلاتا ہے جب اتھتھ نول الکحل میں میتھتھ نول الکحل ملا کر اس کو ڈینچر کر دیا جاتا ہے تو اسے میتھیلٹیڈ اسپرٹ

(METHYLATED) کہتے ہیں۔

حوالہ: (شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی، ج ۶ ص ۲۲۰-۲۲۱، فرید بکسٹن لاهور)

اور جلد نمبر ۴ میں الکحل کے بارے یہ فرماتے ہیں۔ کہ ہم فقہ حنفی کی متعدد کتابوں کے حوالہ جات سے یہ بیان کر چکے ہیں، کہ خمر کے علاوہ دیگر شرابوں کی قلیل مقدار جو نشہ آور نہ ہو وہ امام ابو حنیفہ اور امام یوسف کے نزدیک جائز ہے اس لیے الکحل بھی اگر اسی مقدار میں ہو تو وہ بھی جائز ہے۔

کیونکہ الکحل انگور اور کھجور سے نہیں بنائی جاتی بلکہ شہد، شیرہ، مختلف دانے، جو، انناس، گندھک، ادراک کی جڑ، اور دیگر نشاستہ دار اشیاء سے بنائی جاتی ہے جب کہ خمر کے لیے صرف انگور سے بنایا جانا کافی نہیں بلکہ انگور کا کچا شیرہ جو پڑے رہنے سے جھاگ چھوڑ دے وہ خمر کہلاتا ہے، اس لیے الکحل پر خمر کی تعریف صادق نہیں آتی۔ اور الکحل کی وہ مقدار جو حد نشہ تک نہ پہنچے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک جائز ہے۔

حوالہ: (شرح صحیح مسلم از علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی، ج ۴ ص ۳۲۲، فرید بکسٹن لاهور)

پرفیوم کا حکم:

یہ تحقیق کرنے کے بعد علامہ غلام رسول سعیدی صاحب مدظلہ العالی الکحل آمیز اشیاء کا شرعی حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ہم اس بحث کے شروع میں قرآن مجید، احادیث صحیحہ، آثار صحابہ، اقوال تابعین اور ائمہ احناف کی تصریحات سے بیان کر چکے ہیں کہ خمر کے علاوہ باقی نشہ آور مشروبات قلیل مقدار میں (بوقت اشد ضرورت) جائز ہیں، اس لیے ایلو پیتھک اور ہومیو پیتھک دوائیں جائز ہیں جن میں الکحل استعمال کی جاتی ہے، اسی طرح قلیل مقدار میں طبی ضرورت کی بناء پر اسپرٹ کا

استعمال بھی جائز ہے اور سینٹ اور "پرفیوم" وغیرہ جن میں الکحل ملی ہوتی ہے ان کا استعمال بھی جائز ہے۔ (شرح صحیح مسلم ار علامہ علامہ رسول سعیدی مدظلہ العالی،

ج ۶ ص ۲۲۰-۲۲۱، فرید بکستان لاہور)

فتویٰ نمبر: 5

از مفتیان مجلس شرعی مبارک پور (انڈیا)

الکحل کی لفظی تشریح:

ایلکوہل (۱) (Alcohol) کا طبی نام الکحل ہے جس کا معنی عربی میں "روح الخمر" اور اردو میں "روح شراب" یا "جوہر شراب" ہے انگریزی زبان کی بڑی مشہور لغت "بھاگواز" میں اس کا معنی یہ لکھا ہے، خالص شراب کی روح، پورا سپرٹ آف وائن (Pure Spirit of Wine) (۲) انگریزی کی دوسری مستند اور متداول لغت "ایڈوانسڈ ٹوئینتھ سنچری ڈکشنری" میں اس کا معنی "روح شراب" درج ہے (۳) مخزن الادویہ ڈاکٹری (۴) میں اس کی تشریح اس طرح ہے "انگریزی لفظ ایلکوہل مشتق ہے عربی لفظ "الکحل" سے جس کے معنی اصطلاح کیمیا میں نہایت مقطر یا روح کے ہیں، مگر اب اس لفظ کا اطلاق "مطلق روح شراب" پر ہوتا ہے۔ (۵)، (۶)

تحریر:

(۱) الکحل کا انگریزی تلفظ "ایلکوہل" ہے۔

(۲) بھاگواز ڈکشنری کلاں، ص 45۔

(۳) ایڈوانسڈ ٹوئینتھ سنچری ڈکشنری، ص 20۔

(۴) مخزن الادویہ ڈاکٹری، یہ اپنے موضوع پر بہت جامع اور منفرد کتاب ہے یہ انگریزی طب

کی کئی ایٹ مستند کتابوں سے ماحوذ ہے، مثلاً، (۱) فارماکوپیا، (۲) فارماکوبیڈیا، (۳) میٹریا میڈیکا

آف انڈیا، (۴) برٹش فارما سیونیکل کوڈیکس وغیرہ۔

(5، 6) محرن الادویہ ڈاکٹری، ص 623، بیان ایلکھال، مجلس شرعی کے فیصلے، جلد ۱،

ص 110، والنحی ہلی کیشنز لاہور۔

الکحل آمیز اشیاء کا استعمال:

میز، کرسی، (پرفیوم)، دیوار، وغیرہ میں جو رنگ استعمال ہوتے ہیں، اگر بطریق شرعی یہ ثابت بھی ہو کہ ان میں اسپرٹ یا الکحل کی آمیزش ہے تو بھی اب بوجہ عمومِ بلوئی و دفعِ حرج حکمِ طہارت ہے، جیسا کہ رنگین کپڑوں کے بارے میں مجددِ اعظم اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے بوجہ عمومِ بلوئی حکمِ طہارت دیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم،
دستخط فیصل بورڈ

(۱) فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ (۲) جلال الدین احمد الامجدی

(۳) ضیاء المصطفیٰ قادری عفی عنہ

دستخط دیگر علمائے کرام و مفتیان عظام

(۱) محمد شریف الحق امجدی (۲) قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

(۳) محمد نظام الدین رضوی (۴) محمد معراج القادری،

(مجلس شرعی کے فیصلے، جلد اول، ص 121، والنحی ہلی کیشنز لاہور،)

پرفیوم کا حکم:

قارئین کرام اس فتویٰ میں عمومِ بلوئی کی وجہ سے الکحل آمیز اشیاء کی طہارت (یعنی جواز) کا حکم دیا گیا ہے اور پرفیوم کا استعمال بھی عمومِ بلوئی کے تحت جائز ہے، مفتی نظام الدین رضوی عمومِ بلوئی کی تعریف یہ کرتے ہیں۔

”وہ حالت و کیفیت جس کے باعث عوام و خواص بھی محظور شرعی میں مبتلا

ہوں اور دین، جان، عقل، نسب، مال، یا ان میں سے کسی ایک کے تحفظ کے لیے اس سے بچنا معذریہ یا حرج و ضرر کا سبب ہو“

(فقہ اسلامی کے سات بنیادی اصول، مفتی نظام الدین رصوی، دار المعائن کراچی 2009ء،

ص 163،)

یہ تعریف پر فیوم کے بارے میں بھی صادق آتی ہے کیونکہ پر فیوم کا استعمال اس قدر زیادہ ہو چکا ہے کہ اب اس سے بچنا حرج و ضرر کا سبب ہے لہذا پر فیوم کا استعمال بھی عمومِ بلوئی کی وجہ سے جائز ہے۔ لیکن پھر بھی حتی الامکان احتیاط بہتر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب“ ابوالاحمد غفرلہ“

فتویٰ نمبر: 6

از مفتی عبدالقیوم ہزاروی امیر اہل حق، مفتی عبدالرحیم بستوی و مفتی عبدالواجد قادری، سوال:

کیا فرماتے ہیں علمائے محققین و مفتیان، شرع متین، اس مسئلہ کے بارے میں کہ پر فیوم (الکحل ملی ہوئی خوشبو) کا استعمال از روئے شرع ناجائز و حرام ہے یا جائز و حلال؟ اس جسم یا کپڑے پر لگا کر نماز ہو جائے گی یا نہیں؟ ایک دینی رہنما جن کو یہاں اکثر مسلمان اپنا دینی قائد بھی سمجھتے ہیں انہوں نے کہا کہ اگرچہ الکحل کے استعمال میں علماء کا اختلاف ہے لیکن علمائے پاکستان کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ الکحل شراب نہیں ہے اور اس کا استعمال جس یا کپڑے پر یا دواؤں میں حلال ہے۔

یہاں مقیم ایک مفتی صاحب سے یہی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ الکحل اسپرٹ ہے جو خالص شراب ہے اب تک علمائے اہلسنت کی یہی تحقیق ہے، لہذا اس کا استعمال ناجائز و حرام ہے جس کپڑے یا جسم پر اُسے لگایا جائے گا کپڑے یا جسم کا اتنا

حصہ ناپاک ہو جائے گا۔ اگر وہ ایک درہم کی مقدار میں ہو تو نماز نہیں ہوگی پڑھ لی تو اس نماز کو پھر سے پڑھنا فرض ہوگا اور جہاں تک دواؤں کا تعلق ہے تو الکحل آمیز دواؤں کا استعمال بھی ممنوع ہے ہاں جہاں ان دواؤں کا بدل ممکن نہ ہو اور جان جانے یا اعضائے بدن میں سے کسی عضو کے بیکار ہونے کا یقینی خطرہ ہو تو “اضرورات تیج المخطورات” کے خانہ میں داخل ہو کر محدود حدود میں اس کے استعمال کی رخصت ہوگی ان دونوں حکموں کے پیش نظر آسٹریڈم کی مسلم عوام پریشان ہے لہذا حکم شرع سے آگاہ کیا جائے۔

السائل: عباس علی واجدی

سیکرٹری اسلامک فاؤنڈیشن

الجواب:

اس مسئلہ میں وہاں مقیم مفتی صاحب دام ظلہ وزید مجددہ کا موقف اور بیان درست اور حق ہے ان کے قول کے خلاف کرنے اور کہنے والے جاہل یا گمراہ ہیں اور اپنی رائے میں حلال و حرام کا فیصلہ گمراہی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

“وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ السِّتُّكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا

حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ“ (النحل ۱۶۱-۱۶۲)

نہ کہو جو تمہاری زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ یہ حلال اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ باندھو۔

الکحل اسپرٹ کا جوہر ہے اور اسپرٹ عرقِ خمر ہے یہ خبیث ترین خمر و شراب ہے

لہذا نجس و حرام ہے۔ امام اہلسنت الشاہ احمد رضا البریلوی نے اپنی کتاب “الاحلی

من السِّكْرِ“ میں فرمایا:

“ان اسبارتو وهی روح النبیذوالخمر قطعاً بل من اخبث

الخمور فهی حرام و رجس نجاسة غلیطة کالبول“

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم رضا فاؤنڈیشن)

یعنی اسپرٹ تو یہ شراب کا جوہر ہے اور خمر و شراب ہے بلکہ وہ خبیث ترین

شراب ہے لہذا یہ قطعاً حرام اور نجس ہے اور نجاست بھی غلیظہ جیسے پیشاب

نجس ہے۔

لہذا جس چیز میں اس کی ملاوٹ ہوگی وہ ناپاک و نجس ہوگی جیسا کہ وہاں مقیم مفتی

صاحب نے فرمایا۔ واللہ اعلم“

مفتی عبدالقیوم ہزاروی (جامعہ نظامیہ لاہور پاکستان: 22/1/1999)

اس مسئلہ میں مفتی صاحب کا کہنا درست ہے اسی کے مطابق عمل کریں۔

واللہ الہادی وھو تعالیٰ اعلم

قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

(مرکزی دارالافتاء سوداگران بریلی شریف)

(فتاویٰ یورپ، از مفتی اعظم ہالینڈ عبدالواجد قادری، مکتبہ جام نور دہلی، ص ۵۱۴-۵۱۵)

نوٹ:

علامہ و مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی مدظلہ العالی نے ماقبل گزرے ہوئے ایک

فتویٰ کی تصدیق کی جس میں الکحل آمیز اشیاء کی حرمت (غیر جواز) کا موقف اختیار

کیا گیا۔ لیکن یہاں پر انہی کا موقف الکحل آمیز اشیاء کی حلت (جواز) کا ہے۔ ایسا

اس لیے ہوا کہ پہلے علماء کا فتویٰ الکحل آمیز اشیاء کے حرام ہونے کا تھا اب حلال و جائز

ہونے کا ہے اسی کے متعلق دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) سے سوال کیا گیا تو مفتیانِ کرام نے جواب دیا سوال و جواب دونوں اگلے فتویٰ میں آرہے ہیں۔
ابوالاحمد غفرلہ“

فتویٰ نمبر: 7

از دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ پہلے پرفیوم لگانے کی اجازت نہ تھی اب اجازت ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

الجواب بعون الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب
فی زمانہ علمائے کرام نے پرفیوم لگانے کی اجازت دی ہے کیونکہ ہمارے زمانے میں لوگوں کا اس مسئلہ میں ابتلائے عام ہے لہذا علمائے کرام نے عمومِ بلوئی کی وجہ سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو اختیار کرتے ہوئے اس کی پاکی کا حکم فرمایا تا کہ مسلمان گناہگار ہونے سے بھی بچ جائیں اور ان کی نمازیں بھی باطل نہ ہوں۔ چنانچہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”والحرج مدفوع بالنص و عموم البلوی من موجبات التحفیف“۔ یعنی نص سے ثابت ہے کہ حرج دور کیا گیا اور عمومِ بلوئی اسبابِ تحفیف سے ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۲، ص ۵۳، مکتبہ رضویہ کراچی)

یاد رہے کہ بعض ایسے مسائل ہوتے ہیں جن میں عرف یا کسی حرج کی وجہ سے حکم تبدیل کر دیا جاتا ہے یا اس میں تحفیف کی کوئی صورت نکالی جاتی ہے اس کی مثالیں کتبِ فقہ میں منقول ہیں۔ چنانچہ فقہاء کرام نے جنازے کے ساتھ ذکر کو مکروہ لکھا ہے۔ کیونکہ اس میں مشغولیت کے سبب مردے کو دیکھ کر جو فکرِ آخرت پیدا ہوگی یا

موت کی یاد آئے گی وغیرہ اس سے توجہ ہٹ جائے گی اس وجہ سے مکروہ فرمایا تھا۔ مگر اب لوگوں میں یہ فکر یا موت کی یاد وغیرہ آنا ختم ہو چکا ہے تو فی زمانہ اگر ذکر کی اجازت نہ دی جاتی تو لوگ اپنی اپنی گفتگو میں مصروف رہتے اور دنیاوی باتوں سے گریز نہ کرتے لہذا ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے علماء نے اب جنازے کے ساتھ ذکر کرنے کی اجازت دی ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ بالصواب عزوجل وعلیہ السلام

کتبہ:

ابو الصالح محمد قاسم قادری

۲۸ جمادی الثانی ۱۴۲۸ھ ۲۴ جولائی ۲۰۰۶ء

فتویٰ نمبر: 8

از علامہ و مفتی محمد اکمل قادری عطاری مدظلہ العالی

سوال:

پرفیوم اور باڈی سپرے سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ہوتی؟
(نامعلوم کالر)

جواب:

بالکل اس سے نماز ہو جاتی ہے اگرچہ اس میں الکحل ملا ہو اگر آپ تقویٰ اختیار کرنا چاہیں تو الگ بات ہے کہ آپ استعمال نہ کریں۔ لیکن اس بات کی بڑے بڑے فقہاء نے اجازت دے دی ہے کہ آپ الکحل والی اشیاء استعمال کر سکتے ہیں۔

اور پرفیوم بہت زیادہ لوگوں میں عام ہو چکی ہے اور پھر براہ راست قرآن و

حدیث میں اس کو منع بھی نہیں کیا گیا۔ تو پھر فقہاء اپنی رائے کو واپس لے لیتے ہیں کیونکہ اگر وہ کہیں کہ یہ حرام ہے ناجائز ہے تو پھر نماز نہیں ہوگی تو فقہاء کا صرف اپنی رائے سے ہزاروں لوگوں کو گناہگار قرار دینا اور ان کی نمازوں کی بربادی کا سامان کرنا لازم آئے گا اور فقہاء اس چیز کو پسند نہیں کرتے کہ صرف اپنی رائے سے لوگوں کی نمازوں کی بربادی کا سامان کریں تو آپ اس کو بالکل یوز (استعمال) کر سکتے ہیں۔

(۱۹، صفر المظفر: ۱۷۷-۱۷۸، دوائے، ٹی وی + Q)

عرضِ مصنف

دورانِ تحریر مجھ سے سہواً کوئی غلطی یا بھول ہو گئی ہو تو اپنے اُس رب کے بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں جس کی بخشش اور مغفرت کی کوئی حد نہیں کہ وہ میرے جملہ گناہ بتوسلِ مصطفیٰ ﷺ معاف فرما کر دین و دنیا کی بھلائیاں عطاء فرمائے اور میں قارئینِ کرام سے مؤدبانہ عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ میری کسی قسم کی بھی غلطی پر مطلع ہوں تو بندہ فقیر کو ضرور اطلاع فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔

ابوالاحمد محمد نعیم قادری رضوی

0335 1600053

(فاضل جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراٹھا شریف جہرات)

مآخذ ومراجع

(1) قرآن مجید

(2) تفسیر کبیر

کتاب احادیث:

(3) اتحاف الخیرة المهرقة بزوائد المسانید العشرة، شهاب الدین احمد بن ابی بکر، ۸۴۰ھ۔

(4) السنن الکبریٰ للبیہقی، ابوبکر احمد بن علی الخراسانی البیہقی، ۳۵۸ھ۔

(5) السنن الکبریٰ للنسائی، امام نسائی علیہ الرحمۃ۔

(6) السنن الماثورة۔

(7) السنن لابن ابی عاصم۔

(8) المستدرک للحاکم،

(9) المعجم الصغیر، سلمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، ۳۶۰ھ۔

(10) المعجم الکبیر، سلمان بن احمد بن ایوب الطبرانی، ۳۶۰ھ۔

(11) بخاری شریف، امام محمد بن اسماعیل بخاری، ۲۵۶ھ۔

(12) جامع ترمذی،

(13) دارمی شریف، عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی، ۲۵۵ھ۔

(14) سنن ابن ماجہ،

(15) سنن ابی داؤد شریف،

(16) سنن سعید بن منصور،

(17) شرح مشکل الآثار، امام طحاوی علیہ الرحمۃ

(18) شعب الایمان، ابوبکر احمد بن علی الخراسانی البیہقی، ۳۵۸ھ۔

(19) صحیح ابن حبان،

(20) صحیح ابن حزمہ

(21) صحیح والضعیف الجامع الصغیر و زیادہ، امام جلال الدین سیوطی، ۹۱۱ھ۔

(22) کنز العمال، علی بن حاتم الدین، ۹۷۵ھ۔

- (23) مستخرج ابی عوانہ۔
 (24) مسلم شریف، امام مسلم بن حجاج القشیری، ۲۶۱ھ۔
 (25) مسند ابی داؤد الطیالسی۔
 (26) مسند ابی یعلیٰ موصلی۔
 (27) مسند امام احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ۔
 (28) مشکوٰۃ شریف،
 (29) مصنف ابن شیبہ،
 (30) مصنف عبد الرزاق،
 (31) مؤطا امام مالک،
 (32) نسائی شریف،

شروحات احادیث:

- (33) جمع الوسائل، علی بن سلطان المعروف بملا علی قاری الحنفی، ۱۰۱۲ھ۔
 (34) خاشیہ علی الوفا، مفتی محمد اشرف سیالوی علیہ الرحمۃ۔
 (35) شرح السنۃ للبغوی، حسین بن مسعود بن محمد البغوی، ۵۱۶ھ۔
 (36) شرح صحیح مسلم، علامہ غلام رسول سعیدی۔
 (37) شرح نوذی علی مسلم، امام شرف الدین النوذی۔
 (38) فتح الباری شرح صحیح بخاری، امام ابن حجر العسقلانی،
 (39) مراۃ المناجیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ۔
 (40) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ علی بن سلطان المعروف بملا علی قاری الحنفی، ۱۰۱۲ھ۔

کتاب سیرت و فضائل:

- (41) الریاض الانیقۃ فی شرح اسماء حیر الخلیلہ، امام عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین (42) السیوطی علیہ الرحمۃ،
 ۹۱۱ھ۔
 (43) السیرۃ الخلبیہ، علی بن ابرہیم بن احمد الحنفی، ۱۰۴۴ھ۔
 (44) السیرۃ النبویہ، امام عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر، المعروف بابن کثیر۔
 (45) الشفاء، ابو الفضل قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ، ۵۴۴ھ۔
 (46) الوفا، امام عبد الرحمن ابن جوزی،
 (47) امتاع الاسماع بما للنس من الاحوال والاموال والمخلدۃ والمحتاج، احمد بن علی بن عبد اللہ مقریزی، ۸۴۵ھ۔

- (49) انوار غوثیہ، محمد امیر شاہ کیلانی،
- (50) جامع المعجزات، امام یوسف بن اسماعیل النہانی، ۱۳۵ھ۔
- (51) جامع المعجزات، محمد بن عبدالوہاب الرہاوی۔
- (52) جواہر البحر فی فضائل النبی المختار، امام یوسف بن اسماعیل النہانی علیہ الرحمۃ، ۱۳۵ھ۔
- (53) حدائق بخشش، امام احمد رضا خاں البریلوی علیہ الرحمۃ۔
- (54) خصائص الکبریٰ، امام جلال الدین السیوطی علیہ الرحمۃ، ۹۱۱ھ۔
- (55) دلائل النبوة، ابو نعیم علیہ الرحمۃ۔
- (56) دلائل النبوة للسیوطی،
- (57) زرقانی علی المواہب، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی الزرقانی، ۱۱۲۲ھ۔
- (58) سبل الہدیٰ والرشاد، امام محمد بن یوسف الصالحی، ۹۵۴ھ۔
- (59) سلوة الکلیب بوفاۃ الحبیب، محمد بن عبد اللہ ابی بکر الشافعی، ۸۴۲ھ۔
- (60) سیرت ابن ہشام،
- (61) سیرت مصطفیٰ جان رحمت، از افادات امام احمد رضا خاں البریلوی علیہ الرحمۃ۔
- (62) شرح حدائق بخشش، مفتی غلام حسن قادری۔
- (63) شرح شفاء، علی بن سلطان القاری المکرمی، ۱۰۱۴ھ۔
- (64) شرح شمائل ترمذی، علامہ ناصر الدین ناصر۔
- (65) شرف مصطفیٰ ﷺ، عبد المالک بن محمد ابراہیم النیشاپوری، ۴۰۸ھ۔
- (66) شمائل الرسول، احمد بن عبد الفتاح۔
- (67) شمائل ترمذی،
- (68) عیون الاثر فی فنون المغازی والسير، محمد بن عبد اللہ ابی بکر الشافعی، ۸۴۲ھ۔
- (69) قصیدہ الطیب النعم، شاہ علی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔
- (70) قصیدہ بردہ شریف، امام بوصیری علیہ الرحمۃ۔
- (71) مجموع لطیف انسی فی صیغ المولد النبوی، ڈاکٹر عاصم بن ابراہیم الکیالی۔
- (72) مدارج النبوة، شاہ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ۔
- (73) مواہب الدنیہ،
- (74) مولد العروس، امام ابن قیم الجوزی۔
- (75) مولد المناوی، امام مناوی علیہ الرحمۃ،
- (76) وسیلۃ الاسلام بالنبی علیہ السلام، احمد بن حسین بن علی الخطیب، ۸۱۰ھ۔

کتاب اسماء الرجال:

- (77) الاصابہ، امام احمد بن علی حجر العسقلانی،
(78) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، یوسف بن عبداللہ انصاری، ۵۴۶۳ھ۔
(79) أسد الغابہ، امام ابن اثیر علیہ الرحمۃ، ۵۶۳۰ھ۔

کتاب فقہ:

- (80) الفقہ الاسلامی وادلتہ، ڈاکٹر وحیدہ الزحیلی۔
(81) بہار شریعت، محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ۔
(82) قانون شریعت، علامہ شمس الدین احمد جونپوری علیہ الرحمۃ۔
(83) الفتاویٰ الہندیہ (فتاویٰ عالمگیری)
(84) رد المحتار،
(85) جواہر النیرۃ،
(86) لباب المناسک،
(87) المسلك المتقسط۔
(88) الکمل کی شرعی حیثیت، محمد انوار الحق چنید،
(89) فتاویٰ یورپ، مفتی عبدالواحد قادری،
(90) مجلس شرعی کے فیصلے، مفتی نظام الدین رضوی مصباحی،
(91) فقہ حنفی کے سات بنیادی اصول، مفتی نظام الدین رضوی مصباحی،

کتاب عامہ:

- (92) اتحاف السعاده للمتقین فی شرح احیاء العلوم الدین،۔
(93) الاتحافات الربانیہ، امام دومی علیہ الرحمۃ،
(94) الاعلام بمافی الدین انصاری من الفساد والادھام، ابو عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی، ۵۴۷۱ھ۔
(95) البدایہ النہایہ، امام عماد الدین اسماعیل بن عمر بن کثیر،
(96) النحر، مترجم سید ابوالحسن برنی،
(97) السنن والمبتدعات، محمد بن احمد بن عبد السلام خوامدی، ۵۵۲۱ھ۔
(98) الصوائق المحرقہ، احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی، ۵۹۷۴ھ۔
(99) الطبقات، امام ابن سعد علیہ الرحمۃ۔
(100) الفتح الکبیر، امام عبد الرحمن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی، ۹۱۱ھ۔

- (101) ایڈوانسڈ ٹو بیٹھ پنچری ڈکشنری،
 (102) بھاگواز ڈکشنری کلاں،
 (103) ہجہ الحافل، یحییٰ بن ابی بکر الحضرمی ۸۹۳ھ۔
 (104) حدائق الانوار و مطالع الاسرار، محمد بن عمر بن مبارک حضرمی، ۹۳۰ھ۔
 (105) سیر اعلام النبلاء، شمس الدین احمد الذہبی، ۷۴۸ھ۔
 (106) فضائل الصحابة لاحمد بن حنبل۔
 (107) فیض القدری شرح جامع الصغیر، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی، ۱۰۳۱ھ۔
 (108) کشف الحفاء و مزیل الالباس، اسماعیل بن محمد العجلونی، ۱۱۶۲ھ۔
 (109) مخزن الادویہ ڈاکٹری،
 (110) مقاصد اسلام،
 (111) ملفوظات اعلیٰ حضرت، الشاہ احمد رضا خاں البریلوی ۱۳۴۰ھ۔

فتاویٰ جات:

- (112) مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد اشرف قادری محدث نیک آبادی۔
 (113) مفتی محمد عثمان افضل قادری مدظلہ العالی نیک آباد گجرات۔
 (114) مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ۔
 (115) دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی) کراچی۔
 (116) علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی کراچی۔
 (117) مفتی قاضی عبدالرحیم بستوی صاحب۔
 (118) مفتی محمد اکمل قادری عطاری مدظلہ العالی کراچی۔
 (119) مفتی عبدالواجد قادری صاحب۔
 (120) مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری کراچی۔

احادیث فقاری مراد علی حسن قادری کی ماقامات پر دیگر تصانیف



نیشنل سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

اکبر پبلشرز